بعون صانع مکین و مکان و فضل خلاق زمین و زمان

درین زمان بہار افزای [illegible] تر و تازہ فرمای مضامین [illegible]

[illegible]

[illegible] منشی [illegible]

[illegible]

یا فتاح

بسم اللہ الرحمن الرحیم

میں جبہ سا ہوں اوس در عالی مقام کا
کعبہ جہاں جواب نہ پائے سلام کا

سکہ رواں ہے کس کے خط خوش خرام کا
نقش قدم نگین ہے قیامت کے نام کا

کیا پاس غیر قصد ہے گر قتل عام کا
ایک مردہ ٹھوکر [illegible] مسیحا کے نام کا

اے [illegible] مقصود مرحبا
جس کا مکین ہو روضہ دار السلام کا

[illegible] تسلیم [illegible]
کس دن جواب لے کے [illegible]

[illegible] اور [illegible]
دل [illegible] سلام کا [illegible]

کیا انتخاب [illegible] ماہ
کس دن [illegible] نامہ [illegible] کا

غالب مجھ سے گو نہیں ملا اس میں [illegible]
[illegible] عرش کی شام کا

وہ اور کسی سے وصل کے وعدہ کو پایا
ایسا [illegible] خیال [illegible] نام کا

پہونچی مجھ سے سوی فلک نالہ تا دل
[illegible] گردو فلک نام کا

وہاں شکوہ عدو [illegible] کدورت سے [illegible]
[illegible] دل فلک [illegible]

ہجھسے ہوا وعدہ نہ پھرا [illegible]
[illegible] وعدہ [illegible] نام کا

غش کیا میں تو طرز کلام [illegible] گیا
[illegible] انداز [illegible]

اوائل سے گرفتہ زلف دراز ہوں [illegible]
[illegible]

اے شوق کہہ دو بلبل غلغلہ ہو [illegible]
تماشا ہی نظر آیا وہ سے میرے رنگین کلام اسکا

پہلے لب پہ وفور شوق میں ہر جا نام میرا
کہا تھا کہ کہا لب جاں تجھ سے سلام میرا

زبان پہ رشک کہ آپ کی تھا نام میرا
کہیو حضرت موسیٰ پہلا سلام میرا

امید وصل [illegible] وعدہ [illegible]
[illegible] خیال [illegible] میرا

بیان [illegible] رنگ [illegible]
[illegible] میرا

[illegible] مطلع [illegible]
فلک [illegible]

[illegible] تمنا [illegible]
[illegible]

الٰہی ہو میری ہستی کا عشق سے آغاز
جدا کبھو جو رہے اوس کبھو نہ [illegible] غفلت
[illegible] عرق دل ہے
الٰہی [illegible] قتل [illegible]

قدم بہ قدم [illegible] رسول ہو آشنا نام میرا
[illegible] ہیں [illegible] نام میرا
[illegible] ہے سرور علی الدوام میرا
[illegible] ہے کیسی تمنا میری [illegible] نام میرا

فلک سمجھا ہے جو کھیل نالۂ دل کو
لگی نہ آگ تو شعلہ ہوئیں ہیں نام میرا

[illegible] لطف تمام تیری پاک ذات کا
[illegible] کیوں ہو دل اللہ نجات کا
کیا بات وہ [illegible] جنت [illegible]
فرشتگان کی [illegible] گیا
قسمت [illegible] کام [illegible] شب وصال
ہوئے وہ کشتگان [illegible] کو فخر
[illegible]
[illegible] ایک ایک [illegible]
[illegible] اور بال اون [illegible]

ہیں کیوں رہین ہوں [illegible] التفات کا
ساقی کے پاس عطر ہے قند و نبات کا
پیمان تار بندھ گیا ہے گریبان [illegible] کا
غنچے [illegible] نباتات کا
اونکو میری [illegible] کا
[illegible] قند [illegible] نبات کا
[illegible] قدرت [illegible] دوات کا
[illegible] حیات کا
[illegible] بات کا

اسے جنون ہی فقط ہے آباد ویرانہ میرا
بستی کا دل ہوا نہ ہوں آباد ہے عالم سے ویرانہ میرا

باعث آرائش گیتی ہے ویرانہ میرا
دل کے گھر روشن زمین کا ہے پیمانہ میرا

ہوں میں نقش روز ازل سے جلوہ دیدار پر
لوگ کی تقریر ہی گویا ہے اک افسانہ میرا

بات چھیڑی ہے کہ کس نے دیکھی ہو زلف
بند ادھی سے ہے لو سن لیجئے کچھ افسانہ میرا

اے نشا و حرص فقط خوب ہی جگر کو ہی
آسمان کی سیاہ گردش میں ہی پیمانہ میرا

میں وہ کشت نامرادی ہوں کہ جس میں
برق خرمن سوز کا مشتاق ہر دانہ میرا

ہے سر و بادۂ الفت بہار بیہوشی
بیخودی دو جہاں سے ہے وہ پیمانہ میرا

سب میں جیتے جی سے دنیا میں تعلق
کون ہے ایسا کہ کوئی بیگانہ میرا

ہے سر و بادہ رنگین سخن یارانہ مجھی
سوچ کر جی ہے سے شعلہ مستانہ میرا

اور جلوے کی جو صورت نے چہرہ کی پیدا
ظاہر حسن کرے گا پردہ بازو پیدا

لاکھ دل جس کے لئے اک لخت جگر آیا ہے
آہ میں سوز ہے اک گرد سے اک ہوا اٹھا

آشنا ہوں الودہ ہوں میں کیا کیا میری تن
[illegible]

سر قرآن کو شبابا تھا [illegible]
[illegible]

شہ [illegible]
کیا [illegible]

لالہ ہوں جس نے نہایا ہی سراپا میرا — سو فنا [illegible] سے کیا ہی قید تو پیدا

بجلی و بکاولی کسی سے کا لگا ہو جیسکی — دل غم کا ہو گیا تھا میرا جگر تو پیدا

میری وہ ہاتھ میں اگر دل نہ گیے یار کا لک — میرا [illegible] سے تری آنکھ سے نہیں [illegible] پیدا

اب ایسا چاپ تھا آنکھ سے تیرے چہرہ پی نگہ — اب کیا [illegible] داغ [illegible] پیدا

درد سا ملتا ہی کہ ہوں جان غمناک — ضعف سا ہوتا ہے [illegible] قوت یار [illegible] پیدا

لی مروت میں زمانہ کے حسینوں ای مشغل
دل لگی کا نہیں ہوتا کوئی پہلو پیدا

دل لگا دلبستہ بلا نکلا — کھول زلفین کہ دم میرا نکلا

ہم سمجھے تھے خیر یہی سو بلا نکلا — [illegible] بندہ [illegible] نکلا

کہیں [illegible] پریشانی — زلف ہی دل کا سلسلہ نکلا

دل و جان و جگر قرار و شکیب — ایک ہی تو [illegible] کام سے کام نکلا

تیک تجھ میں تو کوئی بات نہیں — [illegible] بندہ ہی [illegible] وفا نکلا

ناتوانی میں سخت جانی ہے — ضعف ہی طاقت آزما نکلا

تیرے کوچہ میں نقش پا کی طرح — [illegible] گیا میں جو کوئی آ نکلا

ہمان [illegible] کوئی — دم میرا [illegible] صبا نکلا

اخگر آسا سے سر مژگاں عیادت کو
اس دل سوختہ سے جب جا کے شرر نکلا

ہم دل ہی سے پیدا ہو کے چھپ کے
پھر پھر آیا تو کب سے ادھر نکلا

بیٹھے پر بھی کوئی گریباں نہیں
ہیں اگر جیب دو ہر ا نکلا

مر گئے ابتدائے عشق میں ہم
آسماں کا نہ حوصلہ نکلا

کیا کروں اس کا کچھ علاج نہیں
غم بھی درد آشنا نکلا

شعلہ تا ملو میں پہنچ تو جگر اپنا ہے
دل جلے تاب کیوں خفا نکلا

دل کی بیتابی کیا تھی جو صرف فغاں رہا
ساغر میں فراش کی آگ کا کشتہ و نیم جاں رہا

نالہ بنا ہے سر عشق میں رد اس رہا
سنگ کی گرد میں رہ کر آہ پنہاں رہا

شب ہجر خیال گیسوی عنبر فشاں رہا
پہلو بیا ہو اشب سارا مکاں رہا

آخر کیا اس کا شوق پھر آسماں رہا
بجلی گرا کے چھپ چھپ آشیاں رہا

میں وہی تو آئینہ نقاش پر ہیں
آنسو چھپے ہی پردہ میں دامن بیاں رہا

کہو یا ہے جو اب وہاں ہر آنکھ کو
میں آنکھ ہی سے خیال و ہاں رہا

کچھ بھی کوئی درد ہے جو اب کے رہا
اشکو ہی کو بھی غم ہو دل میں نہاں رہا

اپنی نگہ بھی تو نے نہ کی
ایک بال بھر کا فرق عجب درمیاں رہا

مجنون سے کہہ کے شہر لیلیٰ کا بنا ۔ ہے نامرادی کو بہی کمر کا روان رہا

اونکے جوان ہونے میں بہی سال بہر ہے ۔ یوسف کا بہاؤ لیکے بہی گران رہا

وہ حرف ہون کبھی جو نکرے بند سکا ۔ وہ لفظ ہون جو معنی میں اپنی نہان رہا

بہاران سبز زرد و خون جگر سے ہون سرخرو ۔ ہر رنگ میں میں رنگ بہار و خزان رہا

خورشید آسمان پہ گیا تو میں پہ ہے ۔ میزان چمن میں تیرا پایہ گران رہا

کیا کوئی بہت اعدا سے ہون سکے ۔ وہ سرو مہر کونسے دن مہربان رہا

مقتل میں آج ڈوب گئے سکندرون کے سر ۔ اونچا ایک ہاتھ تیغ کا پانی روان رہا

تہا شمر و عدو کا تنگ انجمن فروز ۔ شب بہر بہارے سینے میں مشتاق ہوا لکا رہا

وہ چلتے پہرتے آسے میری خاک کو بہر ۔ تربت پہ اپنے سایہ سرو روان رہا

وہ لب چہپا اونکا ہو نہیں مژگان پہ وہ گیا ۔ یہان اسے پہنچنے والو تہا خیالی مکان رہا

پہنچے پیرہ کیا مزاج ہوئی میں ہوش کا یقین ۔ میرے میں بات کیا ہی جو دو بیگمان رہا

حسرت سی ہی پائین سے حسرت لپٹ گئی ۔ ہاتھ بہی دل کا سرگشتگان رہا

لینے دیا نہ ایک بہی دم جیرہ گور میں ۔ میرے آتی نہ میں سکے تلے آسمان رہا

خورشید کی مثال میں آئینہ دار حسن ۔ ایک سا ایک ذرہ میں تیرا جلوہ عیان رہا

بہی گی بہار تن کہ اور چمن پہر و گلگشت ۔ گلگشت جو سے آسمان کا جیمن نشان رہا

فرصت ملی نہ رونے سے مرنے کی بعد بھی
آنکھوں میں بند ہو کے لہو بھی رواں رہا

عنقا کی طرح گم ہو جو شہرت طلب ہے
پایا اوسی نے نام کہ جو بے نشان رہا

خندہ تھا لب پہ گریہ تو لینے کی عوض
مرنے کی کیا خوشی تھی کہ جو میں شادمان رہا

کثرت حجاب دیدہ عارف کبھی نہیں
ذروں میں ایک مہر کا جلوہ عیاں رہا

سمجھا تھا ہجر موت سے اوٹھ کر لپٹ گیا
وعدہ پہ آیا جب کوئی پھر اک گمان رہا

میں آپ ہو رہا تھا تمہارا حجاب وصل
تھا پردہ حیات کہ جو درمیان رہا

دل ہی گیا جگر بھی گیا جان بھی گئی
میں تب بھی دیکھتا ہی تری شوخیان رہا

قاصد نہ آیا لوٹ کے یہاں وقت نزع تک
یارب کہاں پہ پھر آخر زمان رہا

میں وہ گنہگار ہوں پہونچا جو دہر میں
رحمت لپٹ کے کہنی لگی تو کہاں رہا

نالہ نکل نہ جائے کہیں چاک سینہ سے
ضبط فغان اگرچہ میں مہر و بان رہا

اے شغلہ کیا طبیعت نازک پہ رو دوں
قدر سخن یہی نہ کوئی قدردان رہا

دل کو کہتا ہے نہ گھبرائیگا
زلف کہتی ہے ہوا کہائیگا

ہجر او رید طالب وصل کا ہم
کہیں پالو نہیں نہ آجائیگا

جو کسے وہ مصحف رخ حضر دل
کوئی صلوات نہ سنوائیگا

ہوا جو غیر سے وہ آشنا ہے
کچھ نہ کچھ اس سے نہ لڑوائیگا

کیوں نہ پریشاں ہو تم گیسو سے
دل جو الجھے گا تو سلجھائیگا

[illegible]
خواب سے پائیں اٹھا جائیگا

وار خنجر کا نہ اوچھا ہے وہ جا سے
اس سے ہم قتل نہ ہو پائیگا

ہو چکا غیر سے وہ وعدۂ وصل
کچھ ہمیں سے نہ وہ پھر جائیگا

[illegible]
گھر سے باہر کہیں ٹہلائیگا

[illegible]
کچھ سے آئینہ نہ دکھلائیگا

[illegible]
[illegible]

[illegible]
یوں ہی مرنا ہے تو مر جائیگا

نہ بچا جوش جنوں سے سر و ساماں آیا
چاک سینہ میں [illegible] گریباں آیا

[illegible] مسلماں آیا
آئینہ خانہ میں جو آیا سو حیراں آیا

[illegible] بیاباں آیا
[illegible] گریباں آیا

[illegible]
[illegible] گریباں آیا

[illegible]
[illegible] پریشاں آیا

آئینہ پاک ہوئی [illegible] / [illegible] آیا

آئینہ [illegible] پاکی [illegible] الشو / اتنک قطرہ شبنم تا کہ [illegible] طوفان آیا

دل کا جانا کوئی آتا تہا کہ جا کر آئے / جب کا دشوار تہا جانا وہی آسان آیا

وسعت جوش جنون اپنی فضا کی دیکھی / [illegible] ذرہ میں بیابان آیا

پردہ حسن سے تا جلوہ عالم افروز / جو جدا تا [illegible] نظر سب کو وہ پنہان آیا

جوشش عشق ازل سے ہے [illegible] / یہ وہ شے ہے [illegible] میں غریبان آیا

بالب [illegible] میری [illegible] / [illegible] آیا

شکر کے [illegible] کسی سے نہ کیا / کوئی [illegible] حال کہا تیرا سا آیا

شہر میں حضرت دل [illegible] گیا / [illegible] بیابان گیا

[illegible] غم خیال [illegible] گیا / آہ [illegible] گیا

قطع [illegible] گیا / [illegible] گیا

[illegible] / [illegible] گیا

[illegible] عاشق [illegible] / [illegible]

[illegible] / [illegible]

دل میں کچھ عشق صنم کی جو ابھری ہی ہوا
کفر اتنا ہی ہوا جس میں مسلمان کیا

قدر وا ہی وحشت جنون جامہ ہی باقی
چاک دامن سے لگا تا گریبان کیا

ہو چکا حشر قیامت کا زمانہ گذرا
نہ ملا ہی بت بدعہد کا پیمان کیا

مشغلہ پیری میں کسی زلف کا سودا کیا تھا
صبح کیوقت سے یہ خواب پریشان کیا

کون ہے وہ جو اوٹھا دیتا ہی پردا تیرا
تیری آنکھیں ہی کیا کرتی ہیں شکوا تیرا

بس وہ حیران ہوں نظر میں ہی تماشا تیرا
صورت آئینہ ہوں دیکھنے والا تیرا

ہوگا نقش میں جی پہ تیری ساری انداز
بے مروت میری نظروں میں ہے شیوا تیرا

یہاں تو ایک دل ہے وہاں قیمت تو سودا
عاقبت میں بکے گا جا تا سے دنیا تیرا

اب تو آتا وہ تصور میں ہی لیکن
کر دیا حال میری صبر نے افشا تیرا

رشک ہے مانع نظارہ وگرنہ اکن
آئینہ میں تجھے دکھلا دوں تماشا تیرا

شور آشفتگی و رو پریشانی سے ہو
چھو لیا کس نے سر زلف چلیپا تیرا

سامنے موسیٰ کی ہی ہو وقف تجلی شب
اور یہی تو ہے کوئی دیکھنے والا تیرا

دل بلبل ہو کہ نظیر سے اگر ہم میں ہوا
رند پیروں کی ملاقات کا چرچا تیرا

[illegible] تو باتیں ہوں شکوہ دل
بیخود ہر دو یہی ستم میں جگر اپنا تیرا

ہم تک نہ چلو بیاں سے کہ مدفن ہے ہمارا
ہم ہیں [illegible] ہمارا

ہر برگ خزاں دیدہ نہ باغ کف حسرت
گلشن میں شغل رنگ [illegible] ہمارا

وحشت نے کیا دفن تہ دشت جنوں میں
ہر ذرہ چراغ سر مدفن ہے ہمارا

للہ تامل ہو ذرا ذوق تپیدن
پامالی دل بس وہ گلشن ہے ہمارا

ہے طائر جاں اسیر ہی تجھ دام بلا کا
شاخ سر ابرو پہ نشیمن ہے ہمارا

شرمندہ جو تجھ سے کبھی نا امید ہوں سے
سب جھوٹ ہے کہ دہ بیت [illegible] ہے ہمارا

ہر ایک سانس میں تجھ بن دل تنگ آیا
ہوا کے گھوڑے پہ آیا جو شہسوار آیا

تمام بند سبک بار [illegible] خوار آیا
جگا دے ساقی کو پھر شیشہ اوتار آیا

جنوں کے عشق سے کشمیر میں شمار آیا
پتا دو سنگ [illegible] کو گنہگار آیا

کبھی اٹھیں کبھی [illegible]
بہار [illegible] امیدوار آیا

[illegible]
[illegible] خیال چشم [illegible] بار آیا

[illegible]
[illegible] آیا

[illegible]
[illegible] آیا

جنوں [illegible]
فراق یار میں [illegible] آیا

جگر آنکہوں سے ٹپکا اور دل سینہ سے نکل آیا
مین ایک آنسو ہی سمجہا تہا یہ طوفان کہاں نکل آیا

خیال ابروی قاتل نے پہر دل پہ کمر باندہا
یہ دشمن اور میرے خون کا پیاسا نکل آیا

مرے ضبط فغان کو ہی کہا نالہ تمامی سے
جو درد کا آہ کو سینہ مین تو نالا نکل آیا

اثر باران مہر آئین ہو دی تیر و برق سے آنکی زلفین
پسینہ شبنم بنا شیشے کو ساقی کا جہو را نکل آیا

گیا ہی نوح سے طوفان کو پانی میرے رونے سے
اور اُٹھی جب آستین آنکہوں سے دریا نکل آیا

اوٹہاتا ہے وہ گل مجہہ ناتوان کو بزم سے شعلہ
رقیبونکے جگر سے ایک دہوان سا نکل آیا

بنا ہے کعبہ تیغ عشق بازی کا
جہکا ہے وہ سجدہ مین سر نمازی کا

ہین یا نیازی اشیوہ سے بے نیازی کا
ہین درد مند تجہی ذوق چارہ سازی کا

سر آستانہ پہ سجدہ ہے عشق بازی کا
کہ جہکتی ہے زمین سر تیری نمازی کا

بتون سے عشق مین آخر خدا مل آیا
یہان حقیقی ہے رتبہ مجازی کا

دہنگ کا پایا جاتا ہے گلہ نالہ دل جب
کہلا ہے شمع شبستان نیاز مندی کا

شمر اور پہر جہا اپنے دوست نشتر کو
قریب وقت ہے دشمن کی چارہ سازی کا

وہ چہوٹا اوسے کہ میں ہاتو رہا مہر لوٹن مقطع
ورد خدا ہے شہر اپنا ہم یک بازی کا

ہوے مشتاق وہ پابند فلک کا نہ ترستا

ہوا شعلہ مشعل میں قاتل کی بالا دستی کا

دعا سے مانگنی کو ہاتھ کب اوٹھنا ہی ہمت کا

عجب کچھ ناتوانی نے کیا یارو سے مشتم

ہوی ہی شمع پانی جب سے آ بیٹھی وہ محفل میں

بیاباں ہے آرا یک نہ دہ میں تجھ بن گلو پر ہو رہا

مرا سینہ ہے جو غم سے تجھ بن جو شعور نہ پا سکا

بلا سے ہم نے کیا سو بار رو رو کے دعا ہی مانگا

ہم سے رو رو کی کہتا تھا کہ میں بن تیرے محتاج

مگر کیا جی نہ سمجھا کیا حال ہوا اس دل کا

ہم او پہ آرزوی وصل شعلہ اگر ہی تیری قدرت

تمنا اونکی لو سوں کی بہلا مند کیا ہی خنجر کا

جو ہم پاس میں بیٹھے وہ کب خبر آیا

جھکی میں کو سبب نگہ میں جا بجا خنجر

دکھائی مرگ نے کیا بلندی ولے سیتی

ہمیشہ مغفرت ہی گناہ کا حامی

ہوتے ہیں کوئی بہلائی ہی سوائی ہم

نہ ہی بات نگہ لی نہ رو تشنہ ہی

اجل جدائی کو عشق کس لیے سر آیا

اگر سنگ کو کاہو پانو میں اودھر آیا

چھلنی میں سینہ کے لیے آسمان نظر آیا

ہمیشہ ہم نے تجھے صبر کی حال پر آیا

تیرا ہو سیر اول پاس نہ کالی مند آیا

اور سچھے میں خاک سے ہم جب وہ نگہ پر آیا

گمان کی کیا اوڈ کہا بات بنگی شعلہ

زبان سکے ہاتھی کی قمر پا میں اثر آیا

سرخیِ اشک سے جو پیرہن گلستان ہوگا
سارے جامے میں گریبان ہی گریبان ہوگا

دل پر داغ بھی وقف نمکستان ہوگا
یہی کیا کم ہے جو آرائش گلستان ہوگا

اسکے سینے میں غم یار جو مہمان ہوگا
داغ دل خوان محبت کا نمکدان ہوگا

پھر کسی وحشی نگہ ناز سے پیدا ہو نہ دل
یوں ہی کیا دیکھیے تیر کا پیکان ہوگا

ساتھ جائینگے لحد میں بھی غم و رنج و الم
ایک ہی گور میں کل گنج شہیدان ہوگا

عرصۂ حشر میں تو کیوں نہ مجھے پکڑیگا
ایک ہی تیر سے پلہ کا تو میدان ہوگا

نہ کفن ہے نہ لحد ہے نہ جنازہ نہ مزار
شمع کیا ماتم پروانہ کا سامان ہوگا

لکھی ہرگز نہ ملی شہید شہادت کی عوض
زہر آلودہ تیرا خنجر برّان ہوگا

بیکسی درد و الم چھوڑینگے لاش مری
سب کے مدفن میں تو کیا خاک میں پنہان ہوگا

یاد میں اون کی مجھے جوش سے کیوں رونا آیا
قطرۂ اشک میرا تر گریبان ہوگا

ہجر میں اوس کی مشکل سے نکلنا دم کا
میں اسی بات پہ مرتا تھا کہ آسان ہوگا

خاک میری جو چلی ہے یہاں تشنۂ ناکام کی
تازہ ہو جائیگا وہ داغ جو پنہان ہوگا

مرگ غربت میں یہ ماتم میری کیں رو دیگا
بیکسی کون تیرے حال کا پرسان ہوگا

خون آلودہ آنکھوں سے نکلیگی میری حسرت دید
ہاتھ میں انکا جب گوشۂ داماں ہوگا

[illegible]
آخر اس بزم میں کوئی تو سخندان ہوگا

وہ اگر پیچھے مرا تو بھی پشیمان ہوگا
قیس سے ہاتھ ... لیلیٰ کا گریبان ہوگا

ستم چرخ سے مرنا مجھے آسان ہوگا
صبر آجائیگا دشمن جو پشیمان ہوگا

ہم پہ اس شب ہجر میں بس درد کا ویران ہوگا
دل کا آرام ہے بس نالۂ قلق جان ہوگا

حسرت دیکھی نظارہ کی مشکل کیا ہو
منہ چھپانا ہی تمہارا اگر آسان ہوگا

پند ہوگا نہ کبھی نغمۂ دل طلب ہرگز
آئینہ میری طرح سے جو حیران ہوگا

شرح کہو دیکھے نگہ دوست اغیار و داغ
گل کو دو گوری کا یہ سینہ پہ خندان ہوگا

آتش دل کا تو ہی چھپایا دیکھتے ہو
تم تو کہتے ہو یہ ہوگا کوئی حیران ہوگا

سر پا کر جیب میں ٹک پنہاں ہی وحشت
پہلے تیار کفن سے یہ گریبان ہوگا

ایک قدم چلکے وہ ہنگامہ گور گئی پامال
پاؤں رکھو گے جہاں گنج شہیدان ہوگا

شعلہ چھپاتا ہے کہیں شوق سخن تا دم زیست
رشتۂ عمر سے شیرازۂ دیوان ہوگا

ہم تو ہیں کیوں لطف کا قائل ہوتا
آنکھوں میں مروت کی جگہ دل میں نہ ہوتا

کیا آسے جو جانا دو سہی مشکل ہوتا
دن جوش قلق ... ادا ... ہوتا

دلوں کا بچانا بھی کیا مشکل ہوتا
پہلو کو خالی اپنے اگر دل میں ہوتا

نہ ہوتے ہم وہ عکس کے نظارہ گو کو
آئینہ میں ... کوئی حائل نہ ہوتا

گر دام چمن میں پھنسے تو معترض ہیں
صیاد کبھی فکر سے غافل نہیں ہوتا

غمزہ و ادا خنجر ہے عشوہ ہے قیامت
مرنا تو ذرا بات ہے مشکل نہیں ہوتا

جب حال مرا غیر سے پھر فرق ملا کیا
کیوں غیر میرے حال سے غافل نہیں ہوتا

مرنا ہی پڑا تیغ سے جانکاہ ہے ورنہ
اتنی موت جو میں ہوش سے قابل نہیں ہوتا

کم ہیں پئے خدا کے لئے بہشت جاوداں
لڑکوں کا تماشا سر بسمل نہیں ہوتا

تکلیف ذرا جنبش ابرو کی اٹھاؤ
باتوں سے علاج دل بسمل نہیں ہوتا

ہر روز نئے طور نظر آتے ہیں مشغل
کمبخت کے قابو میں کبھی دل نہیں ہوتا

اے دل چلی وہ چرخ کی بنیاد یا نصیب
کر دے وہ ایک آہ بھی فریاد یا نصیب

میں داد خواہ تم سے بیداد یا نصیب
جو کچھ ہو میرے واسطے ارشاد یا نصیب

شکوہ کیا دل تنگ کی شب گردش فلک
اک بیکسی کے سیکڑوں جلا دیا نصیب

پہلا قدم اٹھایا ہی میدان عشق میں
کہتا تھا مجھے قیس کا استاد یا نصیب

ہوگا کبھی تو اپنے کو چرخ ہوا
ہوتے دو میرے فلک کو برباد

[illegible] لیلی کو ہکنی سے تو جاتا کہیں
ایک تیشہ اور [illegible]

[illegible]
کچھ [illegible] چرخ کی امداد یا نصیب

آسمان سے ... ہزار اسیر | ... اسیری ... آکر ... اسیر

شعلہ اور بھڑکے ... میری خوشی
ہوتا ہے شاد جب دل ناشاد یا نصیب

اسیر حضرت عشق سی بیٹھ کچھ جا کی چمن اسیر | دو آستین کھوئی ... کفن اسیر

سیکھی گیا بہلا ... سیر چمن اسیر | اے شکوہ ... دام ... اسیر

او شوق اسیری ... گستاخ اسیر | ... قفس ... مرغان چمن اسیر

خاموشی نے مقدور کیا اور دہن اسیر | ... کیا ... اسیر

یاران وطن کو ہے عزیزوں کا کنارہ | ... کر ... وطن اسیر

... زمانہ میں ... | کیا جو ... اسیر

سن لی کچھ قصہ ... | جو جی میں ہو ... عشق ... اسیر

... | دل ... سینہ ... اسیر

... | ... اسیر

... | ... اسیر

... | ... اسیر

... | ... اسیر

پہر سینے میں پیکان نہ سمایا ہو کسی کا
کیا بات ہے کہ لیلیٰ کے ہے ہن خون ...

کیا مصر سے یوسف نے کہ پیغام لکھے ہو
کیا وہ زلیخا کو فدا چاہ ذقن اب

پہنچا ہے جو شیریں میں خوشی ہے کہاں کی
سستی کا ہے کن کو بیان ...

کیا باغ پہ بہار آئی ہے سبزہ خندہ
... گل ... رنگ چمن ...

دشت سے گیا قیس کی تلاش کا زمانہ
پیدا ہوا ... ساقی ...

پہونچا نہ کبھی کان تلک نالۂ مجنون
چلاؤں میں ...

کیا فکر ہے ابھی مشغلہ ہے پیالہ رنگین
والو ... بہار میں ...

کیا اس راہ سے ... شکوہ دیدار کی بات
... ہے ... کو ... یار ...

اٹھنے اب نام ہوئی محرم اسرار کی بات
... ہوئی ... کہی ...

... کی اندازہ ... کی بات
... میں ... کی ...

... ہی ابروی تلوار کی بات
... کی ... یار ...

... انکار کی بات
... دل ... اسرار کی

... تجلی ...
... ہے ...

... کی ...
... کہی ...

اسکے سینے میں کہ تھا صد پیام ہو
لوح سینہ میں جو ہے نقش وفا کا تیرے سخن

شکل نیا کیا تھا ہوا تفرقہ انداز جہان
پھر کھلی بلبل و گل بیچ تیری بینائی کی بات

والسلام سب ہیچ کیوں ہیں بہشت
دیکھ پھر تو نے اوٹھائی وہ ہی کلام کی بات

وعدہ غیر لب پیام زمانہ نے سنا
سو تیرے شکلی چھپی کو شوخان تیری اور اسکی بات

شعلہ ہی دیدہ و دل شب کہی لگتا ہے
اے ہمنشین نہ کہی آپ کی دیدار کی بات

سینے میں تھا لو الف کا کوچۂ عشق
اس روشن دل کی نگاہ ہی بیچ عشق

آنکھیں تو لوہے ہی میں سرچشمہ ہیں
اے بی انداز ہی نگہ سے ... عشق

یہاں کس میں وہم شکوہ شکایت کیا
تم حال پوچھو ہمیں وہم والی عشق

افشاں آنکی عقدہ پرور میں کو کیا
کیوں پیچ کر رہا ہے جہان جہان عشق

یہاں پوچھ لیجیے بیچ میں تیرے کو وہ
دیکھی ہوئی کوچۂ جان میں تیرے عشق

دامن کی چھو لیا ہی لب اپنا گناہ
کسو پر ہو یہ عرش بہی تیرے آتش عشق

آزاد عشق کو یہاں سر او دو جہان
آہوں کی ہاتھ سے عالم دنیا و دین عشق

یہاں خاک میں ہیں شوکت ہی زیر ہیچ
کہیں ہو ہی آپ و عرش میں عشق

آزادگان عشق سے کہیں پیر نہ ہو
اور شعلہ ... ہی وہم الشر عشق

بیمار عشق چشم فسوں ساز کا کیا علاج
اچھا ہوں نہ اگر تو مسیحا کا کیا علاج

شکوہ ہیں تجھ کو ہیں ذکر عدو ہیں
اپنے دوست روز دشمن مسیحا کا کیا علاج

معشوق پر جفا ہو تو عاشق کی موت ہے
یوسف کنوئیں میں جائیں زلیخا کا کیا علاج

مرتے تو ہیں جو شکایت گزار ہیں
سر گشتگی ہے شمع تمنا کا کیا علاج

درد آرزوئے وصل میں بیمار نکلے ہیں
اپنی دوا ہیں دل شیدا کا کیا علاج

نسخہ میں تو لگیا رخ کے نقاب کا
پھر بھی چشم محو تماشا کا کیا علاج

اس کا بھی موت ہی ہو تو مرنا ہی ہیچ میرا
ہر بات میں مگر ہیں اچھا کا کیا علاج

قاصد میں آرزو ہو تو پھر آرزو کیجئے
پھر وہ نہیں حسرت دیدار کا کیا علاج

شعلہ جو آیا بے درد ہوا اس کی دوا کر دوں
ہر دم ہے شکایت مسیحا کا کیا علاج

مرا ملال آپ ہی بے کسی کے واسطے سامان آج
اٹھی تھکی چولی کہ سرک کا کاکل پریشان آج

گل و بوسہ دوست کیا ہو مخصوص چشم
دو میان کو بھا ہے اسکی قرآن آج

پیالہ واون کی ہے کل سے عالم بالا ہوم
پنج میں سالہ کی گشتی ہے ... آتش

ماہ ... پیالی پہ ہے اپنے دل پہ سینا ہے کو
اسکی شوخی سا شور اضطراب

وہ ... آگر ... گردی ...
آفتاب ... ہے ...

گذرے ہے شب فراق تو ہوتی نہاں ہے صبح
شاید کہ تم کو یاد نہیں ہے کہ آن ہے صبح

بیتاب ہے مریض کو ہے انتظار صبح
تب انتظار شب نہیں کیا انتظار صبح

نکلی ہے کس چمک سے یہ جو دیں بہار صبح
اک ایک ذرہ بن گیا آئینہ دار صبح

اے وعدہ وصال یہ کیا اضطراب ہے
میں منتظر شام ہوں وہ منتظر صبح

ایک رشک آفتاب کی الفت میں شب کو
آیا نہ کام غیر ہمیں اپنے غم بار صبح

موت آگئی سحر کو شب ہجر یار میں
کیا آفتاب بن گیا مشکبار صبح

ہے عالم شباب کو پیری کا انتظار
جیسے مسافر ہوتا ہے امیدوار صبح

میری شب فراق کو بھی ہو سحر نصیب
سر قبر اوٹھا بھی کہیں او پردہ دار صبح

پہلو نشین تھا صبح تلک اضطراب کا
دن بھر گنا کیا میں تھم بیشمار صبح

لا ساقیا شراب صبوحی کہ لے پیوں
دن بھر لگا رہا ہے طلبت خمار صبح

مشتاق رخ کا کوچہ گیسو میں شام کیا
کیا جانیں لطف اس کا اہل دیار صبح

وہ بھاگتا نہیں ہے میں بھاگتا ہوں غم
یارب شب فراق بھی ہو ہمکنار صبح

ہے عکس روئے یار میری داغ داغ پر
خورشید کیا ہے جیسے ہوں آئینہ دار صبح

پھری یہاں شعلہ عشق صنم کس کو چھوڑ دون
کچھ اور لطف دیتا ہے اس دیکھنا صبح

پانی ہو کے بہا ہے خون عاشق دلا سرخ
آگ صحرا مین لگی ہے کہ تری رفتار سے
کب سکا گواہ ہو سکین نہ اوکی گشتہ ناخنیان
عقدہ دل کیا کھلے گا انگلیان رہ گئین
ایک چہرکا بھی نہ بیٹھا ہاتھ اوسکا رہ گیا
بکتا ہون کا چھپا سے ہو چھپتا ہنن

میرے سے پہلو مین لگا ہے ہاتھ تمہاری تیر سرخ
کیونکے کہتے ہو کی ہے پاؤن کی تیرے سرخ
ہو گئی غصہ سے کہ مارے خود بخود تصویر سرخ
کر دی ہین اس گرہ کی ناخن تدبیر سرخ
سخت جانی پر ہوئی کیا کیا تیری شمشیر سرخ
ہو گئی خون سے میری چشم بہت کی تیر سرخ

شعر ایک ایک حرف ہے تشنہ تمہاری خون کا
قتل کے محضر کی ہے یہ حرف ہی تحریر سرخ

رکی نہ دل مین نہ ٹھہری سر زبان فریاد
ہین ہیجان وہ بلند او ناتوان فریاد
لگا دی ہے لب عاشق سی خونچکان فریاد
کریگا کوچ یا کیا فغان فریاد
اوسیکو کہتے ہین محشر تمہارے داد طلب
تعلق چمن جیلے ثبات بات ہی کیا
وہ سرو مہر ہو اکہ شہر کی دعا بنکر

ضرور سیکھ گئی تیری شوخیان فریاد
کہان ہی خرچ کہان مین ہون او کہان فریاد
لگا نہ دے کہین یاقوت کی دکان فریاد
زبان بلبل تصویر مین کہان فریاد
کوئی کسی کی ہی سنتا نہ جہان فریاد
جو مرغ روح کرے ہے آشیان فریاد
اثر سے کہو نہ لگی اہو کہ بیان فریاد

جو پہونچے دامن لیلی کو چند پہ مجنون
لپٹ گیا قیس کہ پہونچا سینے سے بیابان فریاد

ہر ایک برگ چمن ہو گیا کف حسرت
چلی بہار تو کہنے لگی خزان فریاد

اگر سنو تو سناؤن دل و جگر کا حال
اگر کہو تو کرون پہر امتحان فریاد

کہین جو داغ تو کیون چپ رہے دل نالان
بہار آتے ہی کرتے ہین باغبان فریاد

ملین پہر لب سے لب جیسے ہون صورت ناقوس
ملا دو منہ سے میری منہ سے نو فغان فریاد

شب وصال صنم نالے سے سحر کردی
وہ اوٹہ کہڑے ہوئے کیا بنگی اذان فریاد

کوئی کسیکی بہی سنتا نہین قیامت ہے
تمہین بتاؤ کہون کس سے کرون کہان فریاد

نہ دل مین صبر رہا اوٹہی نہ تیر ابرو
سما گئی انہین دو دل کے درمیان فریاد

اوٹہین وہ ناز سے عوض با گالیان لب سے
جگر بہ سنبل ہوئی جاتی ہے بدزبان فریاد

ہین وہ ستم کش و بیتاب ہون کہ طفل ہین
سپند کی طرح سے اوٹہتی ہے ہر زبان فریاد

بحکم اونکے شب وصل غیر ہون بلبین
نکرنے پاسے کوئی آج پاسبان فریاد

جنون نہین ہے کچھ تو ہے درد کہ ستم ظلم
کوئی ہی کرتا ہے جو جسپہ مہربان فریاد

پہر وہ ہا چشم مین دیکہا خیال یار پسند
مرو بلبین آنکہین لہو پائی دو دیدار بند

فصل گل آئی ہوا ہے ہر طرف گلزار بند
چشم بلبل لگے ہین چشم دیوار بند

سے دل میں آتی ہے اپنی شکن ہو کر پابند
جیوں سہرا ہے یاد خط میں دیدۂ خونبار
کھلے وہ جامے نہ دل میں حسرت دیدار بند
محتسب جو تھیں رند وتکیے پیالہ کسکا رہے بند
پھر سے ہو لہو میری دل لگی سر کا بند
سر گیا دل ہی گیا ہو خیال یار بند
رنگ بکھرا سے چمن کا چھا گئی افسردگی
ہائے حسرت وہاں تمنا ہے کہ کچھ منہ سے کہوں
ہے خیال ہو ن مژگان جراحت کا علاج
ہم تو تقصیر نہ رہتے ہیں عذاب ہجر میں
کس کی آنکھیں لگی ہیں دست اہل ہم کو
ہم ہیں جیسی کی ہے باعث افشای حال
جنس ابرو آیا زندہ ہو کر لے گیا
اے رو سیہ جو میری حال ایک ہم ادم
اس کی کان لپیٹا تک آئے لبوں تک گئی

[illegible]
ہم کہ دنیا ہے الفت میں [illegible] رنگ بند
پھر ہنس ساتھی کی آنکھیں گر ہو بند
پیمانہ این دلوار یاس گرد غبار بند
ساتھ ہو آنکھوں کی میری [illegible]
دوران گر ہیں ہے کچھ [illegible]
تم کہ تو ہوتی ہے چشم نرگس بیمار بند
یہاں آنکھیں ہیں شوق [illegible]
کس کی آنکھیں ہی سے [illegible]
چلتے چلتے ہو گئی [illegible]
ہو گیا محفل میں [illegible]
شب [illegible]
[illegible]
اسے دل [illegible]
[illegible]

جب سنگھلا بازو کا قوہ را ہوکی منقار سید

کس نے جہا لگا ہو کہیں کیون خستہ و افگار

بگویا شکل قفل ابجد ہتا و ہان یا رسید

کیا ہو ٹھیا ہے جس سے ہیں لبے جیو فاسید

نقش سے پہلے کرو کی ہا ہن و دیدہ بیدار سید

سوج کیہو سونا ہن ہو کی شری تکرار سید

شیرہ پرور ہو رہا گ جلوہ رخسار سید

ہاتہ چلنے سے ہن ہو کی بہان نہار

او سنے سو سو با کہو لاکہ یون اکیا سید

سینے کہیں ہو گئے تھے ہیکل لاچار سید

ہو گئی گردن تک آئی اپنے چلنی و ناز سید

درشتا سے دل ہاتہ اپنے سر پر شیر اسیا سید

پہر دو پکہو ہو کی جا لی کر ایہ کی دنیا سید

ہو کیا سے خوشی ہر ہا ... شتا سید

او سنتا او سدہو سیتر و جز ... آیا

عاشق بیتاب کا کیا دفن ہونا سہل ہے | پانو پھیلا سکے تو ہو سنگے گور میں شرمسار بند
آہ دشتہ ہر نفس ملک عدم کی ہے بیان | رات دن میں ایکدم ہوتا نہیں بازار بند
ہر بن مو سرگشتگان ناز ہے گشت چمن سیر | پیر شیشہ و دوا بھی ہوتا نہیں بازار بند
شعر سے ہر کسب ہے بتان کا عشکدہ | کتنے ہو زنار ہیں باہم مرید زنار بند
آپ ہی بت ہے خدا سارے خدائی ہے مجھے | کعبہ میں لاکھوں مسلمان ہو گئے زنار بند
اب جلوہ دیدار کی ہو پیکر تو لکھتی دو رہے | حضرت موسی کے بتنگی کیا رہا کہسار بند

پیرہن گل کے دامان مضمون خوب ہوتی تشبیہ
گوہر افشانی سے شعلہ سالک گوہر بار بند

دل بریشتہ کیا ہو سکے کباب لذیذ | شراب تلخ ہے اور مرا خون ناب لذیذ
بوسہ سیب ذقن کا دم شباب لذیذ | شفق کو لگی ہی مگر ہی آفتاب لذیذ
نصیب ذرا اشک گرم کیا جانے | بچا ہوا نہ سیب بیمار کا ہے آب لذیذ
ہزار فراق کو جلایا نہیں دل بریان | حرام خور کو لگتا نہیں کباب لذیذ

شراب کو ہے ہوا جو نہ نکلے پر اک شعلہ
لکھی ہے خشم کے انگور کی شراب لذیذ

نکتہ ولی لوہی جگر گل ہو دل ہے [illegible] | توڑ میں [illegible]

رنگ لالی کا نہی اچھی نہین رخسارون پر
خط کو پیدا کیا اللہ نے رخسارون پر
پھر نظر ڈالتی ہی اس کے رخسارون پر
کون بازار مین رشک مہ کنعان آیا
کف شہرت و بازار پہ کیون میر یوسف
دہجیان جیب کی دامن مین لگی ہی کنگر
مہر شوقون کو میرے کہ سکی ہی البسی
دل جلا اپنا کو وہ پہلو مرا دیکھا ہی سمجھ

آنکھ ہین کیون نہ لگی دل تیر بلا نرگس پر
کیا لکھی کہ ہین سب ہاتھ کی دیوارون پر
آج بلبل کے کہا سب آج تو انگارون پر
نہ ملاسی چہاہی ہی یوسف کی خریدارون پر
آگ برساتی ہی پانی سر طلبگارون پر
آج کل یاس جو من تیری آوارون پر
چاندنی تک نہین بیٹی میری دیوارون پر
تجلی کرتی ہی کہ کعبہ کی دیوارون پر

اچھی صورت پہ حرف شعلہ نہ لکھا بھی
آنکھین کہو پڑینگی اک دن انہین نظارون پر

ہم ہی یا بنگلی زبان سی تیری جو ہو کر
باغ مین شبہ قبا آپ ہی گھر کے لین
نہ آ لکی وا مین گرد دہنی ہی دو دو
کونسا رشک چمن آج ہی امادہ رقص
گریہ عشق نے کیا آبرو پائی مردم

سبزہ پر حریر ہین ہر ہالہ کی
دم بلبل نہ کہنی جانے کہ ہمین
تو بہی پیر کو بلبل کو
نال ہی غنچہ گل بیٹھا ہی
سوزگر یا خواہش کی نظرون

عشق ابرو کی شان کچھ تو اثر کر ہی گیا
شعلہ کعبہ کو چلا دیکھو ہی بندہ ہو کر

گھر میری یار کا ہو کی نہ دل تیر چمن کے دور
نالہ نکل گیا کہیں چرخ کہن کے دور

جیسا و ظلم پہ شیطے فصل بہار میں
پھر لوٹ کر میری پہ کبھی چمن سے دور

پہنچا جہاں میری نہ گئیں بعد مرگ بھی
لاش میرا ہے گور سے باہر کفن سے دور

سمجھوں کشش ہے جذبۂ وحشت کی پاس یار
مجنوں ہے کہدو جا رہے میری حضور سے دور

بلبل ہے ایسے جسم میں اگر عدم کی روح
بیچارہ جیسے کوئی مسافر وطن سے دور

حسرت ہی ایسی آنے پہ کب آئی پاس وہ
جب جان پہنچ چکی تھی نکلکر بدن سے دور

ابدل کہاں چلا ہی دکہا پہلو آج داغ
گل شمع وہاں نکالی گئی انجمن سے دور

تا تا پہون کی گلا میں نازک دہا نیان
پہونچی شمیم زلف ہوا و ختن سے دور

غربت جدہا کہنچی ہو ہے ابتدا سے ہی
شعلہ تمام عمر رہے ہم وطن سے دور

تنہا مرا سہا ہے جو خنجر میں نہ دعوی امیر کو
وہ بیکس ہوں کہ میرا خون بہا میری گردن پر

سمجھا ہے ان کو پتنگ اپنا سر شمع روشن کو
ہوا ہے وہ سپر دل اور کا آتش تنگ داغ شوق

جب کیا پڑتا ہے سوال خود بخود شب ایک
شکر کر گیا سا رہے بدن کا الجھن شعر دو

نہ تھا کچھ فائدہ سو جو تھے اشا ووست شکوہ
ہیں وہ سون بلبل باغ مقدس آشیانہ
کلیسا میں شہر سے آجنے سیتی کیسا زلزلہ آیا
الہی کیا کیسا کاشتہ طرح خوشی سون
جنون میں دیدہ تر فرش رہا ہو کے گیتی
سیاہ ہو نظارہ بازی کی کہ سو اعجمینہ
بہت ہیبا کے شہر میں بھی تو نا وصلہ ہو تا
لیس میرون ہر سنگ او بھی کچھ چو جو شیر
کہاں سنگ او کیسی تجلی ہتی خدا شناس
خیال حضر فال میں اپنی عمر گستی ہے
دمہ صبح ہو بھو آرمی لب تالی بسمل
سحر بار اس کو جلوہ گاہ شہر کا عالم
بلا یار سی تجلی سے کیا کیا شہر پر لوگی
بیان کشت تھما سحر کیا ہوا پیدا
چلا دن کیو کہ شہر تلک اجا سو الاعزکو

نگر کے بیابان کے الفو و ملا فرخ پاتی تھی
سرا و ملا پیر سدرہ کا اک شاخ نشیمن ہے
ہر چمن وہ فکر بت پر گرا او بیت بھی کو
مسیحا چپکے چپکے رو بھی میں سری بدن
جو ہم آ اور تو سوتی ناک دین صحرا کی دامن
عدو نے تم کو تھا لکا میری انکھین رکھدو
وشپے وصم خم میں بر دو میں بھی شوخی تیری
نہیں جاک کفن کو اپنی ہی جاک دامن
عجیب ہو سکا ہے اسی کی تیری سودی رو
سیہ دو کشتی ہو جا شب دم اپ آ میں
کسی کو دولت تنگ بھی یا مشہر گرد دل
ذکر کو داسطہ کچھ اور فنا الولاکی معلوم
بتی کا تجھ شب پر وانہ پر نظر شہید ان
گہر سے تیشہ قطرہ قطرہ پر شکر میر
خیز شکر ہیوں سری فاک کو شہر

تماشا ہو اگر زندہ ہوا اعجاز مسیحا کی
کوئی پتھر ہو کہ مرتا ہے بیماری عیسیٰ کی

وہیں موج ہوا سے چمن گلشن ہر گھر ہوا ہے
اگر بلبل گذر جاوے میری شاخ نشیمن پر

دم تحسین غزلہ یاد آیا مصرعہ آتش
ہمارے شعر کا انصاف ہے انصاف دشمن پر

کون ہو شست کش دست اجل بسمل سمجھو
دیکھ مرجاؤ نگاہیں مری تیکھی ہیں قاتل سمجھو

دیکھ خود بینی سے یکتائی کی تو منزل سمجھو
عکس رخ کو درمیان آئینہ کو حائل سمجھو

روک دم تا تو سمند عمر رواں ٹھوکر لے
باگ ڈھیلی اپنا سوار ہر دو راحل سمجھو

کیوں نہ ہوا میں ہر گیا آتش مزاجوں کی طرح
سینہ پر دل تو نشتر سے اپنا آب گل سمجھو

لالہ پر تو لیے جان سینہ میں تکمیر پا ہوتی
لالہ جیسا ہے دل اگر پہلو میں تو یہی دل سمجھو

کچھ نہ قسمت میں ہے تمنا تیں داخل لوہے سمجھو
سچ کہو مزان سے اگر قتل مد فاضل سمجھو

چاہئے چرخ بریں پر برق باران سا
قافلہ آنکھوں کا آہ آسمان منزل سمجھو

طرف کعبہ چھوڑ کر اب بتکدہ کی راہ لے
پالو میں جنبش ہے گر باقی کوئی منزل سمجھو

دیکھ پروانہ کہ جیسے جل جاتا ہے نالہ ماہ کا
ہاتھ پاؤں نہ لگا سیکھ راہی کامل سمجھو

جو ہر کی نظر سے گردن میری لہو سے تر
حسن کا غمزہ جو کہ صورت بسمل سمجھو

خون شہید کا اپنا اگر چاہتے ہو کرش ہے
لالہ جیسے اجل پر دامن قاتل سمجھو

[illegible] ... اوپر ... [illegible] / ... مشکل ہے کیونکر ... کوئی ... چھوڑ

بوسہ ایک جان و جگر دو دل ابھی کر دیشا / ناوبندی اونکی عادت ہے قسم فاضل چھوڑ

کچھ وہی ہے جو دستی ... ظلمت ... / راستی پر ہے اگر فرق حق و باطل چھوڑ

جب مرے ... سے اتر دن پر تہ ہی بخشش کرم
ابھی عادت رحم کی اے داور عادل چھوڑ

جلوہ پیدا ... کیے یوں غافل چھوڑ / ہیں کوئی موسی نہیں ہوں پردہ حائل چھوڑ

مرتب کو بھی وصل کا ... تو اس کا ... / اے ... فرقت بھی ... منزل کی ... قاتل چھوڑ

ہاتھ کٹ جائیں مجھے ... دامن ... / پاؤں ٹوٹے پر بھی راہ مرشد کامل چھوڑ

ہاں سیاہی ... عشق خط و خال ... / نامۂ اعمال میں خالی جگہ اک تل چھوڑ

آگیا عشق ... دیکھتے ... / جیتے جی یوں آنکھ میں ... باطل چھوڑ

مال دنیا ... دل ... / جان ہی ... تو خالی ... چھوڑ

ماہ کو ... / اس ... چھوڑ

[illegible] / ... خالی ... [illegible]

اس ... / آشیاں ... چھوڑ

کیوں ... ساربان لیلی پردہ ... / شوق مجنوں ... پردۂ محمل چھوڑ

گر جفا سے ... [illegible]
سینہ ... [illegible] ... عمل ... نہ چھوڑ

دیو ... گردون جدا ہووے تیغ رشک سے
حوصلہ مقتل میں مجکو غیر کے شامل نہ چھوڑ

[illegible]
... [illegible] جفا کو اپنے جفا مایل نہ چھوڑ

سامنے میں تیرے ہو کر کیسے اجزا [illegible]
اسے ہوائی تجھ ایک ذرہ بسمل نہ چھوڑ

شعلہ بیتابی سے پروانہ ابھی دیکھی سہی ہے
دل کو چھینکے سے اوٹھا یوں سر محفل نہ چھوڑ

اپنا ... [illegible] ... وہ بیتاب ... نہ چھوڑ
کیوں زندگی نہیں ... [illegible] ... پردہ در نہ چھوڑ

ہم ... [illegible] ... سوز جگر نہ چھوڑ
ذرہ کی جا میں خاک میں اور ... [illegible] نہ چھوڑ

... دل میں ... [illegible] ... پامال کر ...
ہو سے ... خرام ... [illegible] نہ چھوڑ

نقش ... [illegible] ... کو ... خیال کا
کیوں صورت ... [illegible] ... نہ چھوڑ

دامن اگر ... [illegible]
ہاں میرا ... [illegible] ... وحشت اثر نہ چھوڑ

وحشت ... [illegible] ... کہ چلو شہر کی طرف
... [illegible] ... صحرا میں ... نہ چھوڑ

چھوٹا نہ ... [illegible] ... میں وہ اسیر ہوں
... [illegible] ... قفس میں دو چار پر نہ چھوڑ

ہم ... [illegible] ... جس ...
... [illegible] ... نہ چھوڑ

... [illegible]
... [illegible] ... سفر نہ چھوڑ

تھے ہم وہ اسیر پا در ہوا کی [illegible]
[illegible]

وہاں بات ہی کی آئی یاں آکر چلی سی گئی
اور یہاں کی ہو کی [illegible]

سو شہر اور اک گھر سے ہوئی ظاہر [illegible]
سب یہ کا نہیں ہو اپنا [illegible]

سنے بات ہم نے یاں سے خوشی چاہی تھا
اور اہ ملکوا عشق کا نہیں بات پر ہووے

وہاں جس لوگ نے آپ بیٹھیں دیا
پہنچا سے بات کا [illegible]

اور ایک ہی عہد سے سر بالی [illegible]
اور تھا نہیں [illegible]

اب شعلہ جہاں کہو یا ہی سے سود ہو گیا
سمجھو ہوئی ہے فایدوں کا ضرر ہووے

آتا نہیں جو اپنی جگہ پہ جگہ ہووے
سب ہی نہیں ہو کی [illegible]

دیکھا وہی ہو جاے شب [illegible] ہووے
ایک سے نہیں ہو [illegible]

کس سے لپٹ سے سوچی زلفیں [illegible]
لاتی یا نہیں [illegible]

ہیں وہ شہر ہوں جنگل کوئی ایسا [illegible]
وہ اپنی [illegible]

کیوں یہ بہرہ سے [illegible] کا [illegible]
اور ایسی [illegible]

غفلت نکلی ہو جو ہم کر رہے عشق کیا
[illegible]

و قسمت [illegible]
اور اگلی [illegible]

یہاں ایک جو بھی ہیں جہاں سے گذر گئے
بجز جہاں میں آئے ہی رنگ فنا تھا
پیکاں سے بات چیت تھی وہ بھی نگاہ کیا
پھر کیسے سمجھیں فتح جلوہ و کلیم کو
شاید شب وصال عدو کی رات ہے

اور یہاں کبھی ہم سے ہوئی تھی کہ ہے نہ ہو
دو بارہ تھا ہنر تھا صدف میں گہر نہ ہو
خاموش کیوں نہیں لب زخم جگر نہ ہو
آتے نہیں وہ جو سہہ کو بھی بام پر نہ ہو
بولا نہیں ہے آج جو مرغ سحر نہ ہو

تھا جسکا انتظار وہ آکر چلے گئے
شعلہ نگاہ شوق کا کیوں ہو بے اثر نہ ہو

وہ اور زیادہ ہو گئے نالوں سے خفا بس
مقتل میں عجب دھوم تھی کچھ تیغ نظر کی
کیوں لوٹتے ہو بسمل کے نمکدان پہ کلکار
پھر رفتہ سر راہ نہیں گرمی بازار
ہم ہوش سے تو قابل نہیں ہوتی کہ لکھیں
کیا روک دی شکوہ قاتل نے خنجر
وہ آکے تابوت اٹھا لینگے ہماری
پیری میں کہاں ولولہ جوش جوانی

ایذا اٹھاؤ گے جا بے کہیں تیری ہوا بس
کہتی تھی ادا اور تو کہتی تھی قضا بس
ہم دیکھ چکے زخم کی شورش کا مزا بس
ہو جائیگا اک ہیک مری بیں جان گیا بس
کیا اتنا ہی جلوہ تھا ترا ہوش ربا بس
لب ہلنے نہ پائے کہ جلالی قضا بس
اسے بیکسی خاموش ہوا اہل عزا بس
جاتا رہا بے موت کے مرنیکا مزا بس

کہتا ہے ناصر ... دلسی ... کو ... گر ...

نین دیکھی نا تیری آدھی رات ... لیں

او سنین تیغ پیا جو چوٹ ناوک نظر کی تلاش
پیالا ہے بھری ... نظر کی تلاش

جسے تو کوچہ میں اونکی ہی نامہ بر کی تلاش
پیامبر کو وہاں ہے عدو سے ... کی تلاش

میں وو اسیر ہوا جو گلستان میں
ہے فضا ہی ہی ... بال و پر کی تلاش

کسی کی رنگ طلائی نے کردیا ہے زرد
رہی ہے کیمیا سازی میں ... کو زر کی تلاش

نہ دیکھنے دوں کبھی جانب عدو ہرگز
تیرے اشارے کو اوس نظر کی تلاش

اٹھاو وصل میں تو زلف روی تابا
شب فراق کو تب سی ہی سحر کی تلاش

چرا کے لیگئی چنگی سے زلف دراز
پڑی ہے قامت دلدار میں کمر کی تلاش

وصول کا ربن جب نالک جگر صنو
خراب کرتی ہے سائل کو در بدر کی تلاش

سنین ہی قدر سخن مشغلہ کیا سخن ہی
کمال کسب کہاں عیب ہے ہنر کی تلاش

وہ زلف سو گیا ہے میں نگر مجکو سنین کشش
کیا ہوسے ہیں ... ہی وصل یار کشش

رخ سپید ای یاچمن ... ہوا کا
ادا ہے ... گل سبی ... کشش

کیا ظہر ... ہی تیغ ... قاتل
انداز ... ہی ... کی ... کشش

سب جگہ کو کوا ہے ال دل ناکہ
مر جاؤں میں اس طرح کہ ہو اونکو افشار

کیا وہ ہی چھوڑیں یہ مرگ طلب کا
موت آئی کہیں سالتی ہی کشتی میں کہیں غش

کیا الٹے سے عدم سے کا عمل میں آج کہ
آجا ہے تیرا کشتی وہ دم جمن میں پچھن غش

تھا پیش پر بالکل سکا کیسی سختی میں تھا
مشاطہ کہیں بخشش ہی تو آئینہ کہیں غش

آنکھوں لی نترا سے کہ لئے وہ جلوہ دکھا دے
تو ہی ہے جس جلوہ پیدا ہے پردہ میں نشین غش

ذکر کیا کہ کسی بیتابی دل سے نہ پیرا رقص
کرتے ہوئے بحشر میں اور تنگی شہدا رقص

ہی خاک اڑا نے کی خوشی تنگ بگولا
کرتی ہی مری کو چنگل کی ہوا رقص

پہلو میں نہ تھا ہے ہماری دل پہ داغ
طاؤس ہی کرتا ہی یہاں صبح بہار رقص

ہنستی ہی شعلہ شمع میں وہ یا لوگی کہ یہ شرر
ہر خار پہ کرتا ہی تیرا آبلہ پا رقص

دل لوٹتی میں تیری گھونگھرو کی صدا کی
کرتا ہی پیاسا پہلو میں کیا کو جدا رقص

تم ہی اوڑا دیکھ ہو شمع کا تماشا
خنجر کی تیری چال ہی بسمل کا بنا رقص

کیا ستے ہو سے تم ہو کہ میں اوس وقت کی میں نشکلہ
آکر وہ پانو کا دیا ہے جہاں قبلہ نما رقص

تم تم سرد وہ کہ بالیں میں گلی میں کی ہم تر
وا اہم کہو اپنی الہو جوانی میں شان کی

کچھ وہ راحت نہیں [illegible]
اچھا سو وا [illegible]

رو بیاد کو کھن [illegible] میں زنگی چوسر
ہم غلامی [illegible]

حسن تیرا جس [illegible] دیا اشکوں نے ست دو
[illegible]

گالیاں کو سینے عاشق کہ نیکی سر راہ
[illegible]

بے جا خط کو میری ایسے دل حیران
اور [illegible] کی چوسر

نہ نگ نگہ راہی سر اکت کے کہلایا چمن
استو [illegible] نشان کافی میں نرگس کی چوسر

چکیاں لیتا فضا وہم چوسر خوں
اشکیاں خون میں ڈوبی ہیں [illegible] کی چوسر

کوئی تو چیز ہو سہلا میں ہر آ لیکن
اب کیا ڈھنگ نہادیں دل [illegible] کی چوسر

بال مو [illegible] تا نہ [illegible]
بل [illegible] کیوں زلف معنبر کی چوسر

چرخ نے [illegible] کیا کی
سو کیا [illegible] ہم ایک [illegible] کی چوسر

ایک دم ہی ہمیں [illegible] فنا کی لذت
[illegible] میں وہم [illegible] کی چوسر

طعنہ صبر و وفا ہی میں [illegible]
ادھر [illegible] پالوں میں لپٹا [illegible] کی چوسر

[illegible] کا نہ او [illegible] کوئی [illegible]
[illegible] گوہر کی

[illegible] نے [illegible]
توڑی [illegible]

ادھر آجاؤ کوئی تیغ دو پیکر کی عوض / تم بھی ایک ہاتھ چلا دو سر کو خنجر کی عوض

ہم کو منظور ہے پتھر ہی جو ... کی عوض / ہو ... ساقی کوثر کی عوض

جس کی خاک اوڑی ... کیا / آنسوؤں ہی ہیں زلف میں عنبر کی عوض

آپ ہی ... / اور کیا چیز ہیں ... کی عوض

پھر گیا ... حجت جانے / سر کو ہم ... نوک خنجر کی عوض

شوق دیدار خدا را دم تحریر ... / چھپ گیا ... حرفوں میں مسطر کی عوض

کوئی در پردہ ... نظارہ ہے ضرور / آنکھیں آئینہ میں پیدا ہوں جوہر کی عوض

... ہے ... ہاتھ ... / یوں نہ پیمان وفا توڑ ... ساغر کی عوض

عشق ... خود ہی مشتاق ہوا / آئینہ یار ... سکندر کی عوض

دل مقتل میں ... اپنی ... / آنکھیں پائیں تری ... کی عوض

تم بھی آجاؤ نہ ... میں تصویر کی / کیا ... بدل ... کی عوض

کچھ نہ خاک ہی عاشق کو نہ آرام ملا / آسمان ... چادر کی عوض

شب قیامت ... / تم بھی ... کی عوض

... / ...

...

وادنا ہمسخن و بیت جنون کی سوختن

پڑتی رہی عدو پہ نگاہ غضب غلط
ہاوے فلک کے تیر گئے سب کے سب غلط

انجام کی خبر نہ خبر ابتدا کی ہے
نکلا تمام صفحۂ ہستی عجب غلط

چین سر جبین مین شکوہ آخر سی بار بار
کیسے سمجھ رہے ہین مجھی جان بلب غلط

رخ سے اولٹ پلٹ کے سر بام زلف کو
تم نے تو کر دیے ہین عجب روز و شب غلط

ابدل کچھ اوٹھا یا سب نزاکت ہی چاہیے
ہین بیقرار یان تیری اولی ادب غلط

پہلو اولٹ کے کہا کہ تو نالہ کا نام ہے
کہتا ہون آسمان کی گردش کو اب غلط

نقش قدم کی طرح سراپاؤن کا خاک ہے
پاؤن سے تم مٹا دین ہوتا ہون کب غلط

دل سے زندگی گئی تو ہی کسکی روک ٹوک
سب پہ رکی ہی آہ اجازت طلب غلط

جوش قلق مین شکوۂ دشمن بجا رہے
نکلے مرے قصور سے سارے سبب غلط

نالہ کشی لیا ہی مگر اسکا کیا علاج
کہتا ہون حال دل تو وہ کہتے ہین سب غلط

شعلہ نہین شراب تو خون جگر سہی
آخر کسی طرح تو ہو سوز و تعب غلط

مشکل ہین داغ جگر خدا حافظ
کہا مجھا سے لطف خدا حافظ

دامن کیسو بچھا رہا سے کوئی
دل سے پامال جو ہر خدا حافظ

ہائے کہنا شب وصال اوسکا
ہوگئی لو سحر خدا حافظ

داغ تازہ پسند کرتا ہے
گلشن میں چلکر خدا حافظ

حشر میں اور کوئی حشر ہو
آیا وہ فتنہ گر خدا حافظ

آفریں ہیں نظر بازی
دل و جان و جگر خدا حافظ

برق یا نالۂ دل بیتاب
کچھ تو ہے چیز پر خدا حافظ

اے گریبان شب وصال گئی
صبح ہے پردہ در خدا حافظ

آپ چلنے تک نہیں پائے
وہ چلی اب کمر خدا حافظ

اب لیں مرگ آرزوئی وصال
او [illegible] خدا حافظ

آچکی لب پہ جان اے شعلہ
کس چلے ہو کمر خدا حافظ

سوز پنہاں سے بھی دیکھی اثر شمع
کچھ ہمیں لگی کہ جلتی ہے در پردہ اگر شمع

ہو جاتی ہے گل گور پہ کیوں شب بسر شمع
کچھ دن بھی تربت سے اندھیری کی خبر شمع

[illegible] عشاق کہاں بزم کدھر شمع
پروانوں سے چھوٹ میں اسکی نظر شمع

یوں آہ و بکا میں شب ہجر ہی آ گئی
جوں [illegible] قافلہ ہنگام سحر شمع

[illegible]
کچھ [illegible] ہی جاتی ہے کدھر شمع

چھپایا تیری شمع رو نے جو اپنا الٹا آیا
یہ زبان ان کی زبان پر پروانہ اور داغ اور چشم شمع

کچھ پروانوں نے پہ منہ کو چھپایا
جلتی ہے شب وصل سے انداز دگر شمع

دل ایسا جلا ہے کہ چھاتی ہے پھنکا
گر لگی ہے مری بات سے کیا عوض شمع

انگشت حنائی جو اٹھا ہے یہیں او…
اٹھالی ہے فلک نے اشارہ سے … شمع

بہر کا ہے یہی وہ جشن …
یارب نہ جلا دیکھ کہیں تربت … شمع

وہ بزم مقدس ہے تیری انجمن …
خورشید جلاتا ہے تیرا آ کے قمر شمع

اور سوز محبت … شمشیر …
قبریا کی تربت پہ ہو فریاد کنا سر شمع

اور سے جو دم رقص تیری بست…
اٹھالی ہیں خورشید او شمع اور … شمع

سایہ کی عوض اک تیری ہی ہے یہیں
جھک جھک کے بھی کو … شمع

آہوں سے بہر چراغ جگر کو کوئی جلائے
اندھی تجلی رکھتی ہے ارباب نظر شمع

گر سوز محبت ہیں اثر کچھ و ہیں مشغلہ
ہے ماتم پروانہ میں کیوں خاک بسر شمع

کیا سوزش دل ہے جو کر آگ لگی … شمع
پروانوں کی بستی جلا … شمع

کس خوبصورت لیلی کی اوڑھنی شب کو …
ہے تجھ سے … شمع

عشاق تیری بزم میں جانے …
پروانوں کو پروانگی دیتی ہے مگر شمع

آنکھوں میں جو چھپا ہے اندھیرا شب فرقت
سر پیٹتا ہوں ہاتھ لگا ہے جو لالی ہے لطف سحر شمع

کیا کثرت پروانہ کوئی میری خطا ہے
محفل میں اڑا ہاتھ کر جو پتنگ وہی میری شمع

دو ابروؤں کی بیچ میں قشقہ نہیں کھینچا
کافر نے جلائی ہے دیکھ یہ بتکدہ شمع

محفل میں تیری شرم سے تھا جوش شرارے
ڈوبی ہوئی پانی میں رہی تا بکمر شمع

مجھکو تو اندھیرے میں بھی آنے نہیں دیتی
جاتی ہے بلا لینے بسر کے گہہ شمع

رہتا ہے شب و روز خیال رخ روشن
پروانو چلو جلتی ہے یہاں آٹھ پہر شمع

چھیڑی ہیں بدن توڑ کے نکلیگی نگہ جان
فانوس کو چھپکا لگی ہنگام سحر شمع

اوس محفل یکرنگ کا پروانہ ہوں شعلہ
جلتی نہیں محفل ہو کے جہاں بار دگر شمع

ہے میری قدر تیغ کو میں قدر دان تیغ
بسمل وہ ہوں کہ جسپہ لپکتی ہے جان تیغ

ظالم بلا ہے میری زبان بھی زبان تیغ
کرنے دے آج تیغ سے کچھ امتحان تیغ

میرا لہو پیئگی کہاں تک زبان تیغ
فوارہ بن رہی ہیں لب خونچکان تیغ

میں سرخرو ہوا تو عدو زرد ہو گیا
مقتل میں دیکھ فصل بہار و خزان تیغ

تیغ نگاہ شرم سے کھلنے دیا نہ حال
زخم نہاں سے پوچھیے راز نہان تیغ

ایک ایک پر تیری حملہ سے یہاں لا الہ الا
سو سو نشان ہیں تیری اک اک نشان تیغ

تیغ ہی کی طرح جنبش ابرو بھی ہے ضرور | کھینچیے گا ابھی کیسے کمان سے تیغ

ڈالو نہ پر کہیں کے گوشۂ دامن سے ہی دبا کے لہو | کھینچے ہے پر لقا سے جسم از استخوان تیغ

سینہ میں کھینچ لگے تو لگاوں کہاں تیر | دل میں اوتر گئی تو کہاں ہو نشان تیغ

بھرے ہے لہو سے دامن قاتل بہار سے | پھولا پھلا ہے کیا چمن بے خزان تیغ

شریان اگر کہیں ہے نشتر کی نوک لوں | ابرو اگر کہے ہے تو کر دوں امتحان تیغ

دریا کی طرح جوش ہے رگ تا بہ تن کہیں | پیوست دل میں ہے یہ مرا آب روان تیغ

ہر زخم یہاں ہے باعث آرائش بدن | آلودہ ہوئے ہیں جامۂ تن پر نشان تیغ

یہاں موت و زندگی ہے سبھی قاتل کے ہاتھ ہے | کیا اوس میں حیات ہوا ہمعنان تیغ

ہانکے لگانے کے جان ہی جگر میں ہیم | تجلی سے نکلے ہے زخم نہان تیغ

بے موجب قتلگاہ میں بسمل ہی پڑے | یوسف بغیر چل بسا کاروان تیغ

ہو سے ہے یہاں سبھی نہیں ظالم کے قاید | بے شبہ شاخ تیغ کا بسمل ہے زبان تیغ

شبیہ تیغ لیلی پردہ نشین ہے | محمل اگر ہے جگر تو محمل میان تیغ

اے مشعل ابھی ہے ایک مطلع بلند
جس سے زمین تیغ ہے آسمان تیغ

گردن میں تنگی رگ گردن نشان تیغ | ایا گلے سے تنگ ہے آب روان تیغ

[illegible]

پروانہ [illegible]

[illegible]

ابرو [illegible]

دل میں لگا [illegible] کر گئی

[illegible] ہو گئی [illegible] گردوں [illegible] میں یار [illegible] تھی

کیا [illegible] کوئی [illegible] عشق میں

ابرو [illegible] واسطے

گردوں [illegible]

گردوں [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] تیغ

پیدا [illegible] زبان تیغ

[illegible] تیغ

[illegible]

[illegible] تیغ

[illegible] تیغ

[illegible] نشان [illegible] تیغ

[illegible] تیغ

[illegible] تیغ

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] تیغ

[illegible]

[illegible] تیغ

تو کہہ رہا ہے تو پھر قابل ادب کی جا
یہاں سر سے پا چلے تو یہاں کس شان

نالۂ دل ایک طرف ہے شور محشر ایک طرف
[illegible] شوق [illegible]
تھا ہجوم حسرت دیدار ایسا [illegible]
میں تو میں شمع [illegible]
آج تو کچھ چند ہے دل [illegible]
اونچی جو شمع حرم البتہ [illegible]
شوق سے آ جاؤ [illegible]
[illegible] پیش [illegible] رحمت [illegible]
[illegible] شکوہ ہی شکوہ [illegible]

ساقی و مینا ایک طرف [illegible]
در پہ [illegible] آنکھ [illegible]
[illegible]
اب [illegible]
دیکھتا ہوں بزم میں [illegible]
ساغر و مینا ایک طرف اور [illegible] ایک طرف
آرزوئیں [illegible] ایک طرف
[illegible] ایک طرف
ساری [illegible] ایک طرف [illegible] مضطر ایک طرف

شعلہ قسمت ہے عجب کچھ انقلاب بزم ہے
چلتے چلتے رہ گیا ہے دور ساغر ایک طرف

اب میں اور [illegible] میں فرق
اب [illegible] آگے [illegible]

[illegible] ہزار [illegible] فرق
[illegible]

چشم لیلی سے ہو سکے شاید
ہم سے اور قیس کے شمار میں فرق

کہنے جیسے شمیمہ پہ ہوس ہے
کچھ تو ہے چرخ نابکار میں فرق

جان کو بھی ہیں بیوفا جیسے
آ گیا تیرے اعتبار میں فرق

بات بھی سخت جانی ہے
پر گیا نشان جان نثار میں فرق

داغ گنتی سے ہے قیامت تک
رہ گیا ہے جو کچھ شمار میں فرق

شعلہ کہتی ہے کس زمانہ کی
رو رہے طرز روزگار میں فرق

ضبط افغان سے آ گئی ہونٹوں جان تلک
دیکھو ہو گئے ہیں صبر کی طاقت کہاں تلک

غفلت شعار ہائے تغافل کہاں تلک
جیتا رہیگا کون تیرے امتحان تلک

واعظ کا ربط و ضبط چھپا دن کہاں تلک
توبہ کی بات پہونچی ہے پیر مغان تلک

وہ میری آرزو تھی جو گھٹ گھٹ کے رہ گئی
وہ دل کی بات تھی جو نہ آئی زبان تلک

جوش جنون سے دامن گردون بھی چاک ہے
پہونچے زمین سے ہاتھ مگر آسمان تلک

ڈھونڈھو گے پھر بھی مشق ستم کو کہیں
دشمن جدا ہے تم کا تمہارے کہاں تلک

گلشن میں آکے تم تو عجب حال کر گئے
پہونچے ہی ہو گی صرع چمن آشیان تلک

پامال کر کے خاک اڑا دے تو
ایسی چلو کہ میرا مٹا دو نشان تلک

یا واسطے جنگ کے داو [illegible]
[illegible]

کہتا ہے کیوں [illegible]
[illegible]

دل گیری [illegible]
[illegible]

شعلے کے اونچے [illegible]
کچھ لطف تھا سخن کا [illegible]

ہے گلشن حیات کا [illegible] بہار رنگ
[illegible]

بدلے ہے روز روز [illegible] رنگ
[illegible]

مخلوط ہو کے بھی ہیں عناصر جدا جدا
کیا شور ہے ایک پانی [illegible]

اب زرد ہو کے چہرۂ عاشق ہے سرخ کیا
[illegible]

ہجران میں زرد چہرے کی آنکھیں سفید ہیں
اور لال [illegible] شب انتظار رنگ

[illegible]
عاشق کا خون [illegible] رنگ

[illegible]
سارا [illegible] رنگ

کیوں میری خاک دامن قاتل کی ہے بہار
شغل حنا رہا ہے کچھ اپنا غبار رنگ

وہ ہیں [illegible] دل
جو [illegible] دل

یہ ہمسر شک نہیں ہے گا ہی انتظار میں دل
نسبت دونوں کی ہے آنکھوں کی انتہا میں دل

بہ خوف غم ہے سے رہا ہوں شناسا میں دل
بجل گیا میرا آغوش عکسا میں دل

مراعجز قسمت ہو ہر ایک کی قابل
اوبیٹھے کاؤں اگر لاگ گیا منبر میں دل

ہر ایک سوز درون کا نہ لگائی صورت
اوٹھی وہ خاک جگر لگ گیا غم میں دل

تمہیں بتاؤ کہ قابو ہو کیا طبیعت پہ
تمہارے کیوں نہیں ہوتے ہیں اختیار میں دل

اوٹھا قدم کو ذرا طفل اشک آہستہ
کہ مثل شیشہ بہ نشکست ہے کنار میں دل

اوٹھیگا حشر بپا کا کوئی تو ٹھوکر
کہ راہ دیکھتے ہیں پیکے رہگذار میں دل

دکھاتی ہے نالہ بیدرد ناتوانی میں
یہ نغمہ تار میں ہی یا ہے جسم زار میں دل

تمہارا بستر کی حسرت کو ہی جگہ ملجائے
جو ایک ہو ہی بچھے دل فگار میں دل

یہ کس کا ابلہ پا سوی دشت آتا ہے
پرو یا قیس کا لیلی نے خار خار میں دل

تمہیں نے خاک کی صورت بھری ہے پہلو میں
تمہیں نے دیکھا تھا آئینہ سا کنار میں دل

مری ہے نالوں نے رخنہ کئی پیچ تاب
مراہی گر مقم فغان کے ہر ایک شرار میں دل

بہا ہے اشک ندامت امید رحمت پہ
نکالیے آپ ہے چشم گناہگار میں دل

کہاں دکھائی نشہ لگے ہم حسرت میں
کہاں بتائی ہے ہم بے نشہ بہار میں دل

ہو گیا ہے جوں تماشا سے لو پیدا میں دل
اب ہے تا الفت سے تو شیرا ہم ہا میں دل

نہ روں تو کیا کہیں اچھا و اٹھا فزا میں دل
ابھی تک حال وداع ہو گئی نگہ کیا میں دل

وہ شوق گریہ ہے کہ دم نہ سلسلہ لوٹے
کرہ ٹکا ہے اشک کے تارا میں دل

عدو کو قول او دیتا ہو ہاتھ سے لیکن
نہ لوٹا جائے گا کوئی عہد آشنا میں دل

ابھی ہوں ہے ہی محو چشم مست سیہ
ابھی ہے جام نا قابل شیشہ شفا میں دل

اوٹھا ہے سینہ پہلو تڑپ کشش کمر
تماشا دیں نا دیر کہ کیا میں دل

وہ قدر دو سے نہیں ساقی کہ دردِ تنہا سے
ہوں کس طرح بند دیکھو تا کہ بینا میں دل

دکھا دکھا کے یہ کو سکندر و جم کی
سنا ہے فیض ان کی ہے دارا میں دل

ذرا سرک کے سرِ نالہ پہ تیغ چنگی
تمکیں کہیں کو ہیچ میرا نزاع میں دل

وہ قد بلند ہے پہلو میں یہ تیرہ بالا
ہے اضطراب دل میں کہ اضطراب میں دل

غرور کا ایک لوح پہ کیا دوست ہی
غبار آنکھ میں ایسا ہو اور غبار میں دل

اودی کسی کو ہی ویسا ہی مال ... مطلب
سوال ہے سر و سے امید وار میں دل

ہو گیا ہو سیہ نالوں کو روک اے ظلم
پھر آیا آنکھ میں آہ شعلہ بار میں دل

ہو بھی ابو جو ہر اور ساتھ قابل | ... قابل

کہا رقیبوں نے دیکھ کر ہوا ٹھیکے نہ قابل
ہوا الم سے یہ جی ایسا ہی نکلے قابل

وہ اسکو کب ہوا آپ سے پردہ کیا ہے
ہوا حجاب ہی اور اسی چھپا نکلے قابل

ہم اپنی آنکھوں دل ہوا رسوا جو در پہ
اگر سحر ہی یہ بولا اوٹھا نکلے قابل

اپنے پیر سے اہل جہاں کو ٹھہا دو
نکلا پھر چھٹی دو نکلا نکلے قابل

ابھی تو میری جان جیوڑ نہیں وعدے
ابھی ہو تو آپ ہی جا نکلے قابل

تبسم سے کیا خندہ گل کو نسبت
کہیں تمہیں سے مسکرا نکلے قابل

خدا سے لگی گیسو کو بل دو
یہ موتی ہمن سر جو ہا نکلے قابل

مری قیس کی کوہکن کی کہانی
یہ قصہ ہیں سینہ سے انکے قابل

تو آسمے کہو میں یہ عشق کا ہو
ابھی یہ ہم پہ ہی کیا نکلے قابل

دل پہ خال ہے ہوا مائل
مسلمان سے کافر ہو جا نکلے قابل

ہوں میں ... ہو ... آگے ... نکلے
... دل آنکھ ... قابل

نور دل تو آگیا دل پر لیا انہ آنکھ کی
ادا ... ہو ... آنکھ کی

دل سے قمری پیدہ جاناں آنکھ کی
... آنکھ کی

ساقی کیا کہا ست ... آنکھ کی
... آنکھ کی

[illegible] الفتی کسی کی [illegible] | [illegible] جانانہ آج کل

پہلو میں اسکو [illegible] | کیا سخت ہے اے دل دیوانہ آج کل

کیوں [illegible] | دل میں ہے کسکا جلوۂ مستانہ آج کل

[illegible] | [illegible] پیمانہ آج کل

بیان قصہ [illegible] | [illegible] افسانہ آج کل

قربان ہو [illegible] اک گل [illegible] | دل میں [illegible] بلبل [illegible] پروانہ آج کل

اونکی [illegible] | [illegible] میرا افسانہ آج کل

اے [illegible] آج کل
[illegible] آج کل

[illegible] | [illegible]

[illegible] | [illegible]

[illegible] | [illegible]

[illegible] | [illegible]

[illegible] | [illegible]

[illegible] | [illegible]

شعلہ بعض طبع وہ اہل کمال ہین
ظاہر ہوا ہے ہم سے ہنر اور ہنر سے ہم

پہنا بوئی پیرہن تیری گلہای شوق کو
چھینی شمیم زلف نسیم سحر سے ہم

کون آگیا نظر مین جو حیرت لپیٹا ہین
مثل نظر چھپے ہین کچھ اپنی نظر سے ہم

ای بہار چھوڑ کہین گر پڑ کر اوڑیے
صیاد اوڑ گئے قفس بال و پر سے ہم

اچھا کیا جو غیر کو اچھا دیا ہمسہی
پر تنگ ہین ہاتھ کبھی بھی گذر سے ہم

تجتنی تو ہاتھ سے دامن کو چھوڑئیے
پر جی ہین در گئے تیری نازک کمر سے

نالہ نکالتا ہے اوکھاڑون فلک کے پانو
اور اشک کہہ رہے ہین گذر جا ہین سر سے

ہان اے جراحت ناخن غم کس کا فرسے دی
منہ چومین تیرا اب زخم جگر سے ہم

اس کو بل ہے ہجوم ہما کے تئی اضطراب کیون
کہا خنجر مانگ لائین کسی فتنہ گر سے ہم

شعلہ ہمارا اور ہر روز جرأت تھا
شکوہ زبان پہ لاکے ظالم کے در سے ہم

کون ہے جسے جو دو چار نہین
ایک ہین ہی گنہگار نہین

اے ستم قمری بہار و جوشش نہون
پھاڑ گریبان ہین اک تار نہین

منہ کیر ڈون ہے وہ اک نہین دربان
لاکھ ہم کو ئی غمگسار نہین

ہم نہین وہ جو ایک ہی ہائین
آپ کہیے رہین ہزار نہین

سب ہی گل ہین مے ہی منظور ہے
تو نہین ہی تو کچھ بہار نہین

وصل کیا جب نہ ہجر کے ہون مزے
وعدہ کیا جسکا انتظار نہین

غیر سے مل کے کیون رکھاتے ہو
ہین کدورت کا کچھ غبار نہین

ہاتھ آجاے آپ کا دامن
حشر کا ہی کچھ انتظار نہین

کیا ثبات و ورذہ پر مرے
زندگی کا کچھ اعتبار نہین

سینکڑون بار غیر سے بگڑی
ہین تو ہین ہم کسی کے یار نہین

اوسکے کشتون کا کیا پتہ شعلہ
کہین تربت نہین مزار نہین

کیا ستے جاؤ ہو چٹکی سے چھپا کر ہاتھ مین
دل نہین ہے کر تو کیا ہی شیشہ و پیمانہ ہاتھ مین

تیز ہو جاتا اگر کند خنجر ہاتھ مین
تیغ مین ہوتے نہین جوہر جہان ... جوہر ہاتھ مین

جو نہین پابند دنیا کب ہی پابند ہین
طائر جان کے کبھی آتے نہین ہین ہاتھ مین

بیقراری ہی شب فرقت قیامت ہوگئی
ہین جو شیدا آگیا دامان محشر ہاتھ مین

ان ہتھیلی کا ہی دانہ اور لگین دام مین
طائر رنگ حنا آتا ہے اوسکے ہاتھ مین

پھول ان باغ کو صبا دیتی کیا گزند
بلبل تصویر سکہ آپ نہین ہین ہاتھ مین

شکوہ بیداد کی اور شکوہ ستم کا [illegible]
ہو گیا ہر اُلفت کے نشان اُن پہ ستم ایجاد کے ہاتھ میں

حشر کے دن اُنہیں چھوڑینگے نہ ہم [illegible]
جس طرح اہل ہوس کے ہیں ہاتھ میں

صبح ہی تیر ترے سینہ مجروح میں پیوست ہو گیا
کون آتا ہے لیے پھولوں کی چادر ہاتھ میں

حضرت دل جو ہیں بیٹھے کسی کا اک حرف
ہم لیے بیٹھے ہیں بیان وہ قصہ دفتر ہاتھ میں

[illegible] اپنے کو چپکے سے
ہاتھ سکا پانوں میں اور پانوں کا زیور ہاتھ میں

لے اُڑا کیا اضطراب ان خوب [illegible]
ہیں جو اوچھلا آستین میں جبریل کے پر ہاتھ میں

فصل سودا کا ہے خدا جانے ہم سے کیا ہو گئے
آج کل کس عاشقی کو چاہئے زر ہاتھ میں

جوش وحشت اور ہے اور پانوں کی اور
پانو آخر رہ گئے ہیں اور پھیکر ہاتھ میں

مجکو خود بین کر دیا حیرت نے لیکر چاوڑکا
آئینہ زیر بغل دست سکندر ہاتھ میں

ہوا وہ دیوانہ تیرا جسکے اب ہاتھوں میں دم
دیکھکر مجنوں اٹھا لیتا تھا پتھر ہاتھ میں

کون کہتا ہے کہ ہم نے تیر کو لے دیا
دیکھئے تو اپنا منہ آئینہ لیکر ہاتھ میں

کل کسی کا خون ہو گا شہر میں مشہور ہے
شعلہ مہندی سے لگ گئی ہے آج کہہ کر ہاتھ میں

کیا کہیں [illegible] سے آہ کرم جو فرقت کی رات
شعلہ کہہ کر آگ لگی کیا بتاؤں ہاتھ میں

لاکھوں [illegible] دو چار [illegible]
جو سا [illegible] ڈھونڈ لیا کیا بتائیں ہاتھ میں

چلتی ہی تیری سانس جو ہا سنی مردم
آخر بات ہی یہی کی ہی کہ بات بات مین

پہنچی نگاہ یار نے کچہہ تو چہرا لیا
آنکہین لگی ہوئین ہین مگر دل لگی کی گہات مین

مردون مین جان آگئی جب تیری لب ہلے
عیسی کو کیا کلام رہا تیری بات مین

حق ہے تمہاری گرد لب جان بخش کا مزا
مرجاے خضر ڈوب کے آب حیات مین

ایسے سخن مین کیا ہے مزا جسکی سامعہ
ساقی ہی ہی وہ شیشی پیرہن کشف الذات مین

کیا بات شمع ہی سے یہ محفل جو سر ادبا
شعلہ زبان کٹتی ہی وہان بات بات مین

ہزارون گہر ہوئین بدلی نہ آیا دل ہی قابو مین
خدا کی کوٹ گہر ہو گئی ہی بجلی کوئی پہلو مین

تن لاغر نے کیا کیا داغ کہائی عشق گلرو مین
یہہ وہ کانٹا ہی جو ٹلتا ہی پہولونکی ترازو مین

نہ سینہ مین نہ پہلو مین نہ آنکہون مین نہ آنسو مین
الٰہی کون دل کو کہا گیا پہلو ہی پہلو مین

نہان ہی پلکون ڈوری کی بندش مین ترا گیسو
نشان زانو کی لٹ کے ہین گیسو ہی بازو مین

لپیٹ طبع آرا الفت مین وحشت لپیٹ دو نکو
کبہی دیکہا ہی یہہ سر کسی نی چشم آہو مین

خیال خال لیلا دیکہہ اسی مین جان نکلی
میر ... چہکرا ہی مسلمان ہی ہندو مین

دکہا ہی اثر کر بعد مردن وحشت مجنون
... لیلی ... چشم آہو مین

[illegible]
[illegible]

انہا ہے جب راستا ہین سوتا چور لوٹتا اونکا
تھا جو قفس مین ہو کر تو خضر کا سامان باندھا
خیال اپنے رو ہین اگر اک دم نہ اوٹھے گا

کسی اوستاد کی جلوہ شہر ہین ہیر کی جلوہ
قیامت تھا کوئی فتنہ تھا یہ اوٹھا کے گرد
سما جا بیگا کیا کمبخت میری میراز الون

نکل ہین آج جلا کر ہن سو گنا گل کے بالون
کسیا ہے تیر اسا اگہر کا گرد ہو گی کی خوشبو ہن

بہنا کہتا ہک اے شعلہ جب ہو ہی کہین
ہین جو حضرت دل اونکا اعتبار قسم
کبہی آ بیٹھ گئے تک کی قافلہ والو
جیتے لو کوئی مرتا ہے دیکھ لو آؤ
اوٹھے ہیں ہون کرا دو سر کے چہلن تو جگہ
خبر دو حضرت دل نے طلب ملے لو سے

جو لو ہین مرتا ہے تمکو تو مر چکو بہی کہین
چھٹو عذاب سے کچھ کہا کسی سو ہی کہین
ابہی تو دور ہے منزل چلو ٹہرو ہی کہین
بہانہ کیسی ہین اٹھو چلے چلو ہی کہین
جو ہونا لکھا ہے قسمت مین سو ہو ہی کہین
نکالو بات کوئی منہ سے کچھ ہو ہی کہین

تماب اوٹھا کے وہ کہتے ہین چھپا لو کوئی
جو شعلہ لیتا ہی بوسہ تو جلا لو ہی کہین

منہ سے جی تیرے سوا ہے کی شہرا ہی [illegible]
[illegible]

کہا ظرف ہے شیشون کا جو اثر ہی [illegible]
[illegible]

خنجر پہ اطلس کے لاگی ہی دامن پہ اطلس کا
سب بیری اگر اوس کو دیکھو نظر میں آنسو

کون آیا ... [illegible] ... پایا لوہو میں
بادل ... [illegible] ... پایا لوہو میں

سی ... کیا صندلی کوئی ... نہ تھا
ہم تیری قسم ... قسم کیا ہی ... میں

شانہ لوک کے چلو بہو تنگی ابدا پایا لوہو میں
دیکھتی ہی اوجھکی ... [illegible] ... پایا لوہو میں

پھر بہار آئی چمن میں زور آیا پایا لوہو میں
باندہ وسمہ اسکی جوشش ... لالہ کی صحرا پایا لوہو میں

بالم پاہ فلک ہی آبلہ پائی مری
ہو نہ عیسیٰ ... ہی کاشنا پایا لوہو میں

آبرو شمشیر کی ... [illegible] ... الم
دیکھ کیا ہے ... آیا ... پایا لوہو میں

قسمت ... سے ہو جاتا او دل کو ... [illegible]
آفتاب آتا ہی ... پیر اوسا پایا لوہو میں

ہاتھ دم ... [illegible] ... پامال
رنگ لالہ گلگا مرا خون ... پایا لوہو میں

ہاتھ اوپرا کر ... دامن کو ... [illegible]
ایک ہاتھ گرد سے ... ایک بالا پایا لوہو میں

... [illegible] ... کس ... [illegible]
سر پر آگر ... آیا لوہو میں

کون آیا ہاتھ ... [illegible] ... ادا
... [illegible] ... اوچھا پایا لوہو میں

آیا ... [illegible] ... والا
... [illegible] ... پایا لوہو میں

... [illegible] ... کیا ... خالی
دل لیا ... [illegible] ... پایا لوہو میں

نہ جانوں دل ہے یہ مے کا خمار آنکھوں میں
بسی ہوئی ہے تمہاری بہار آنکھوں میں

پھریں ہیں پتلیاں بیگانہ وار آنکھوں میں
چھپا ہوا ہے کوئی پردہ دار آنکھوں میں

وہ قہر ہے کہ پھری ہے یہ چار آنکھوں میں
ہیں وہ نحیف کہ پلکوں ہیں بار آنکھوں میں

بلا سے جان ہو طلسم بہار آنکھوں میں
جو سرمہ ڈالے وقت خمار آنکھوں میں

بھڑک رہا ہے دم شعلہ بار آنکھوں میں
ہر ایک اشک ہے سیماب وار آنکھوں میں

کہاں گئی تو دم نزع حسرت دیدار
وہ عکس دیکھتے ہیں بار بار آنکھوں میں

ہر ایک لخت جگر ہے گل تر و تازہ
ہر ایک اشک ہے ابر بہار آنکھوں میں

امید جلوۂ دیدار بعد مرگ کہاں
بھری ہے یاس کی خاک مزار آنکھوں میں

ہیں دیکھ لوں کہ لگاتی ہیں کس طرح باہم
وہ آ ہی جائیں کہیں ایک بار آنکھوں میں

دیئے بغیر ترے باغ میں گلوں کو داغ
چبھوئے نرگس شہلا نے خار آنکھوں میں

کسی کی چشم زدن میں تھی اپنی عمر دراز
گذر گئے مرے لیل و نہار آنکھوں میں

الٰہی دیدۂ حیران کھلا نہ رہ جائے
ٹھہر نہ جائے کہیں انتظار آنکھوں میں

یہ کیا غضب ہے الٹتی لہر ہے تیری آنکھ
بہار لوٹے ہے آئینہ دار آنکھوں میں

وہ رونے والا ہوں شعلے کہ بعد مرگ مرا
بنائیں مردم دیدہ مزار آنکھوں میں

وابستگی سے کاکل کے شیدا رہے ہیں
پیالہ دی ہی مجھی اسے ادا رہے ہیں

اے ضعف اٹھو جان ہی کر اپنا رہے ہیں
اک لالہ من کا جو یہ دل داغ رہے ہیں

گریہ میں موت آئی ہے ویرانہ گھر ہوا
رو رہے ہیں مسجد و در و دیوار رہے ہیں

رشک عیدوں میں چمن کہاں چشم سے فرو
ہنگامہ محبت اپنا سے رہے ہیں

دنیا کے خوبرویوں کی زلفوں سے کیا کام
سرکار ہی سے ایک سرو کا رہے ہیں

پھر کیسا وعدہ وعدہ فردا ہی ٹل گیا
اٹھو قیامت آئی سے انکار رہے ہیں

سنتے ہیں اپنی کان سے دل کہیں کسی کی بات
نالہ صدا سے محرم اسرار رہے ہیں

کیوں خون بہا کے نام سے پڑے ہو خبر
صاحب گناہگار ہیں اقرار کئے رہے ہیں

نظارہ کرتے ہیں تیرا اپنے دل
ناسور سینہ شیرہ دلوا رہے ہیں

دل یوں کرا ہے پہلو میں
کیا کچھ شعلہ خاطر پہ آس کئے رہے ہیں

قرآن کی جا تیرا اشعار پڑھا کئے ہیں
کیا فرق ہیں کلام سے اقرار کئے رہے ہیں

کیا وقت مرگ ذوق لب یار کئے رہے ہیں
عیسی کی ہم ان بات پہ تکرار کئے رہے ہیں

لگی کہ
کس کی امید شفاعت گناہ کئے رہے ہیں

سرو تیرے اٹھکے دامن نظارہ پھر لیا
کیا خواب ناز دولت بیدار کئے رہے ہیں

تم ہی کہو کس سبب کہا شکوہ نا
آگے تمہاری بات ہی دشوار رہے ہیں

احباب ہاتھ رکھتے ہیں آنکھوں پہ وقت گریہ
اپنے جہاں نگہ کہ حسرت دیدار [illegible]

عذر ہنر الگ ہے کیا شعلہ درمیان
اب اثر ویسے مشکل ہی دشوار ہاں

شراب میں ساقی بہیں کہا عذر ہے بار چھلکی
نیا جو ہیں لگاتا ہے کیوں سر کا چھلکی

کہاں وسعت جنون کہ جیب و دامان کی ہاتھ
اور ادھر بے جوش وحشت دامن سے چھلکی

کیا شوق خرام ناز نے پامال گلشن کو
کہ جاتی ہے کیا گل شوخی رفتار چھلکی ہیں

نکالی جسم سے سو جان اک اک دشت ہیں
ہزاروں دل سے دل آپ خونخوار چھلکی ہیں

غضب ہے ان نگاہوں کی مشق سے طرز ستم
اور اٹھا لیتے ہیں اب تو آپ ہی تلوار چھلکی

وہم فرق ہے کیا صیاد کا انداز ہی
دیا ہے بال پر مٹھی میں اور منقار چھلکی

یہ کیسا فرق وسعت خیالی کا
بدل جاتا ہے رنگ آئینہ کا بیمار چھلکی ہیں

وہاں زخم میں شمشیر ستم سے اسطرح
دیا ہے کوئی جیسے [illegible] چھلکی ہیں

شب [illegible] ناتوانی کی جہاں
اور اٹھا کر [illegible] خاک جسم زار چھلکی ہیں

مسکرا کیسو کہ جو تاک [illegible] کا سر پہ لیا
کہیں [illegible] شعلہ [illegible] ہاتھ چھلکی ہیں

[illegible] خنجر [illegible] کہتے [illegible]
اوس [illegible] لیے [illegible] جگر [illegible] چھلکی ہیں

[illegible]

ہم نہ کر کوئی اچھا وعدہ [illegible] ہیں

کر لیا غیر نے اوس شوخ کا گھر [illegible] ہیں

اور آگیا نالا ہے جان سے لگے [illegible] ہیں

[illegible]

آنکھ سے ادھر دل [illegible] آیا اور [illegible]

شرط ہم [illegible] دل ہو اگر [illegible]

لے اے شعلہ لبا ئی موتی

شاہیں کہ مٹی ہیں

دشمن کا گھر نہیں کوئی عرش پہ ہیں [illegible]

چمن بھی کچھ اسی جہان و چمن نہیں

کس کا ہم کا ہے دل کہ جو [illegible]

دل دینے کی نگاہ [illegible]

یہاں سا [illegible] ہم ہو چلے اور وہاں [illegible]

[illegible]

ٹپکے میرا زمین پہ الٰہی نہ اشک یہ کہیں
ہوجائے میری آنکہ سے بیہان فرات بھی
ہوتی سہی ہین چرخ مین کیون زندگانیان
جینے کی آرزو ہو یہاں کس امید پر
کہدو ہم نے کیا عدو کو بھی اپنے واسطے
لاکھون کے سر اوڑائے اشارون سے آپ نے
کہتا ہون مین بھی وصل کی شب کو شب فراق
کیا شور شین ہے گور مین ابھی نالہ ہائے دل

دنیا مین مشغول	
یہہ وہ مکان ہے	

او دیکہ کے سے گلین ساری رنگین ذوق دیدان بہی
نہ مجکو صبر صحرا مین نہ مجکو چین گلشن مین
دل پر داغ سے کیا شعلے بہرکا میری تن مین
جو اب مجھے پالو تو ہو بہت لوٹیے نا ہم گہر کہن
ہم کر سی بخت ہدا الٰہی الفت طاقل انجمن جی

رنگا [illegible] سے الٹ [illegible]
پھیلا [illegible]

تہ و بالا کیا ہے ذوق گریہ نے اشکو نکو
[illegible] سینہ [illegible] انکو [illegible]

دلو نے کوچۂ عاشق کے [illegible] آکے [illegible]
الٰہی خیر [illegible] کی [illegible]

[illegible] کسی کا کوئی [illegible] چمن
نظر آتا ہے ایک پردہ [illegible]

عدو نے [illegible] کہا ہے [illegible] وہ کوئی [illegible]
خدا جانے [illegible] ساہی [illegible]

تیری تلوار [illegible] گواہی [illegible] تیری [illegible]
[illegible] دشمن [illegible]

در زندان [illegible] دیوانوں کو [illegible] وحشت [illegible]
بہار آئی [illegible] گریبان [illegible] دامن [illegible]

بہار چمن میں [illegible]
[illegible] میری قسمت [illegible]

چمن میں آشیان [illegible] ہو گیا
[illegible] صیاد [illegible] شاخ [illegible]

امید [illegible] باری [illegible]
[illegible] مقتل [illegible] آئی [illegible]

دل [illegible] داغ [illegible]
چراغ [illegible]

فراق [illegible]
[illegible] کشتی [illegible]

[illegible] خدا [illegible]
[illegible]

[illegible] وصل [illegible]
[illegible]

صبا [illegible] دل [illegible] اشکوں [illegible]

سکھ یا قوت پیدا ہو سینہ پھر سے کی [illegible]

دل و جگر کا رہا اک حساب پہلو میں
یہ کس کا تیر ہوا کامیاب پہلو میں

چھپا ہوا ہے مہِ بے نقاب پہلو میں
غروب ہو ہی گیا آفتاب پہلو میں

اودھر سے اشک ہیں خونِ ناب پہلو میں
کھنچی ہے آنکھ دو بارہ شراب پہلو میں

ودھر سے بیٹھے ہیں جام شراب پہلو میں
دکھائی دیتے ہیں دو آفتاب پہلو میں

سوال بوسہ کا پھر کیا جواب پہلو میں
خدا کرے اونہیں آجائے خواب پہلو میں

پڑا ہی رہ دل پر اضطراب پہلو میں
جگہ نہیں تجھے خانہ خراب پہلو میں

جگر جلا تو ہے دل خونِ ناب پہلو میں
شراب پہلو میں نکلی کباب پہلو میں

نگاہ کو وصل میں کون جانتا ہے
ہمارا انکا ہوگا حساب پہلو میں

شبِ وصال جو سکا فریب کروٹیں بدلی
دل و جگر کا ہوا انقلاب پہلو میں

ہمیشہ شمع کا اقبال ساتھ ہے اودھر ہے
ہمیشہ تیر کی ہے آب و تاب پہلو میں

اونہائیں یاد خدا و صنم کی کیفیت
جو کہیں میرا سا دل شیخ و شاب پہلو میں

نفس کی [illegible]
جگر کے آبلے مثل حباب پہلو میں

وہ شب سوا گیا اور خیال دلبر کا
چھپی عدو [illegible] آئی رکاب پہلو میں

سہی ہے نام کو بھی جان حضرت عیسیٰ
[illegible] لیٹے ہو کبھی اسے حباب پہلو میں

نہ آیا ذکر شب ہجر لب تک شمع قلم
پھر آگ کہی ہے کیا کیا اذیت سہا ہوں

آنکھوں کے سامنے ہو مگر کچھ خبر نہیں
اپنی نظر میں ہو کہ تم آپ اپنی نظر نہیں

حسرت ہے دیکھنا کوئی عیب نظر نہیں
کیوں رخصت نظارہ بیداد گر نہیں

عشق بتاں میں ہستی دل کی خبر نہیں
ظاہر میں جب تلک ہے فروغ شرر نہیں

چاروں طرف سے سجدۂ ابرو میں خلق ہے
کم ہیچ ہے بہت کہ ہے ہو لو کچھ مگر نہیں

افتادگی ہے عشق میں رتبہ بلند ہے
جو اشک آنکھ سے نکلے ہے وہ گہر نہیں

اولٹی نبرد عشق کے مردوں کی بات ہے
اہل جگر وہی ہیں کہ جن کے جگر نہیں

کیوں اپنے سے ہے ہو بار نزاکت سے پیچ و تاب
خنجر بھی وہ جو تمہاری کمر نہیں

مایوسی وصال سے کیا مژدہ دل بھی
لب پر فغاں نہیں ہے فغاں میں اثر نہیں

شب بھر وہ گل دیا رہا آغوش غیر میں
نکہت سوار دوش نسیم سحر نہیں

آنکھوں سے کھل کے ٹپکے تو پینا ثواب ہے
مے کی طرح حرام ہے خون جگر نہیں

شب بھر جلا ہوں آتش داغ سے کیوں اکو
ہو جاؤں آپ گل وہ چراغ سحر نہیں

لپٹے لپٹے ہیں نظر کی کہاں کہاں تک گھر
ہم خاک راہ ہو گئے لو راہ پیشتر نہیں

احسان تیغ منت قاتل کہاں تلک
پاس سر ہیں ہیچ و گوش پہ بار دگر نہیں

خنجر سے بھی ہوا نہ سبکبار زندگی
ای جان کیا ہے توشۂ واماندگی کی فکر
کیا دل ہے دل میں گریہ غم عندلیب ہو گیا
یاران رفتگان سے وہ کیا روشناس ہو
ایا ہے ہو گیا خیال ہم شیخ آیا رام

تھا ندیم سے چھپا ہوا میں جو گرد پیرہن
ایک وہ قدم ہم عدم کو چلے ایسا سفر نہیں
دل وفا پرورش کیوں مری مژگان تر نہیں
جو انکہ نقش پای سر رہگذر نہیں
تھا بہر شگفتہ روئی زخم جگر نہیں

دل سوختوں کو چاہیے کیا شعلہ پیرہن
جز خاک اور کوئی لباس شرر نہیں

گر وہ رحیم ہے تو قیامت کا ڈر نہیں
سہرا وہ چوہری نہ غم راہبر نہیں
سیتی سے بار بار ہے کیوں ذکر طور کا
دل پر نہیں جگر پہ نہیں جان پر نہیں
کیوں اٹھاتے ہیں رنج بار بار ہم
ہم حسرت نظارہ میں ہو کے بیٹھیے
کچھ جامہ مصر و زلیخا کا شوق سے
کیا ہو رہے ہیں کوئی بلا دوش پر سوار

رحمت سے تو گناہ مرے بیشتر نہیں
خود رفتگی کے واسطے فکر سفر نہیں
کیا اہل حسن تم ہو تو ہم اہل نظر نہیں
ہنگامہ ہے کسی کی کسی کو خبر نہیں
گستاخ ہیں اگر یہ سوء خود سر اگر نہیں ہو
پھر کیوں نہ چاہیے سرمہ اہل نظر نہیں
یوسف کو پیرہن کی بھی اپنی خبر نہیں
سودائیان زلف کی گردن پہ سر نہیں

وہ سر نہیں ہے جس پہ ترا گھر نشین ہوا
زانو نہیں کہ جو کہ ہو پامال سر نہیں

لو ہیں شب فراق میں اک عمر کٹ گئی
اسکے سخن فسانۂ گیسو کا سر نہیں

قسمت میں تھا سو آنکھ کا دیدار وقت قتل
الزام تیر و دستی جلاد پر نہیں

وہ صید ہوں میں بستۂ دام فراشی
اب کے قفس میں پا و پیان بال و پر نہیں

تم ہی دکھاؤ جلوۂ عالم فروز کو
موقوف اے سحر تیری فجر یا و سحر نہیں

کیا پا پیاں ہوں تیری خلوت میں ایک شب
مثل چراغ گور شبستان میں قمر نہیں

ہم پھر بھی دیکھتے تیری تیغ آزمائیاں
پھر کیا کریں کہ دوش پہ وہ چار سر نہیں

ہے اشک خاک و خون میں بھی پامال پسند
دل میں جگہ نہیں تجھے آنکھوں میں گھر نہیں

جو چاہا تم سے کہدیا جو چاہا سن لیا
جب دل میں ہو تو حاجت پیغام بر نہیں

روشن ہے سب کہ کوئی بھی مثل نگین بیان
جب نام کر روسیاہ ہو تا مور نہیں

دیتے ہو دوسرے خندۂ بیجا کے سو جواب
ہم بھی بشر ہیں لیک طبیعت میں شر نہیں

۱
متاع سخن کی جنس کا بازار بند ہے
دنیا میں قدر دانی اہل ہنر نہیں

کبھی زلف میں نہ کبھی کاکل میں خدا ایسا ہوں
او تھا سکے آنکھوں میں کہاں او کجا ایسا ہوں

بتوں کو پاتا ہوں اسقدر مسلمان ہوں
شراب پیتا ہوں پیر مغاں کا بندہ ہوں

جو اوس نے نہ دیکھا تو چوم کر انگلی
پکارا میں کہ مجہ سے یار آشنا ہون

نہ مجکو خواہش دنیا نہ خواہش عقبی
کہو ہے یہ دیکھ تیرے امیدوار آشنا ہون

نحیف ہون پہ ہم یار نے کیا مجکو
مجہے تو اب بہی ہے ہون ہزار آشنا ہون

اپس فنا ہی سی گیا ہون کہ جیسے باہر
نہیں ہے ہمکو یا بیقرار آشنا ہون

غم فراق پکارا کہاں گئے دل و جان
انہی میں ہے کہ ہیں بیگانہ ہیں یار آشنا ہون

کبہی کہلی کسی پہ تیری نظر کی بات
وہاں زخم ہے ہی راز دار آشنا ہون

ابہی تو مشغلہ ہی سوز دل ہے میری ہیں
چراغ صبح ہون بے اعتبار آشنا ہون

وہ نازک ہے خلش ہے ہر رگ برگ گل تیر
نکال اپنی جنبش باد صبا سلوٹ بستر میں

گو ندہے تیری سیول شب نرگس کے پہولوں کی زلفوں
پہری آنکہیں کی رہ گئی ہیں تیری بستر میں

کہاں کی مئے کہاں کا جام و مینا تیرے دلبر میں
امو آنکہوں میں بہر آیا جو چہکی بوند ساغر میں

جنون پیغام لایا ہے جو کچہ چرچا سا ہے گہر میں
پہ پہونچا کوئی ہوتا ہے جو دیوار جہنم کی در میں

نکالا شک عدو کا داغ ناحق جان مضطر میں
تجہی پہ کاش مر جاتی جو مرنا تہا مقدر میں

نہ کچہ کہیں رکہا تہا نہ کچہ کہا تہا پیمبر میں
کسی ہم چہرہ کو کہتے تو ہی گہر ہوتا مقدر میں

وہ چشمہ ہیں نا جو پانی ہی کہیں میرا سا جو ہو
وہ آنکہوں میں نہیں جو کہ کام آئین غم شیر و شکر میں

غم سیں اوٹ کر آیا کوی [illegible]
[illegible] ایک چھلی ہیں

کسی پھلو کر انجانی [illegible] بیان [illegible]
شرار و سنگ کا عالم [illegible] اور [illegible] ہیں

پری وصم [illegible]
بیان او او سکا کچھ [illegible] ہوجا [illegible] دم ہیں

او اس نازنین غمزہ [illegible]
غضب کو دل چلے ہیں وو سپاہی [illegible]

ہو لیکا آفتاب [illegible] گرمی [illegible]
جگت [illegible] کی ٹھوڑی چو داماں [illegible] ہیں

بیان بیجا [illegible] دل ہو گیا
زمین و آسمان کا فرق [illegible] اور [illegible] ہیں

بس ایسی آرائش چمن [illegible]
و باجا [illegible]

نکل جا [illegible] روح [illegible]
[illegible]

[illegible]
کھیلے آغوش [illegible] شوق [illegible]

[illegible] چھب [illegible] آفتاب [illegible] گرمی
تیری [illegible]

چلے آ چلی او چلی [illegible]
ہزار [illegible] سایہ [illegible] داماں [illegible]

بیان [illegible]
[illegible]

بیان [illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible] خدا کی [illegible]

[illegible]

یہہ وہ دنیا ہے جو شہزادہ دلبر کا جو ہنر کو ہنر نہیں

دل کہا ہے گا اگر جور و جفا یاد نہیں
ہم بتا لینگے اگر ہم سے ستم ایجاد نہیں

نالۂ بلبل سا نہیں گل کی بھی فریاد نہیں
بلبل باغ کو پھر آج سبق یاد نہیں

کیا کہوں شرع میں کیوں شکوۂ بیداد نہیں
دم بہ یوں آگے بھی فرصت فریاد نہیں

پاس ای شوق اسیری چمن آباد نہیں
پر نکلتے ہیں یہاں اور کہیں صیاد نہیں

کیوں وہ مر جنے بھی دل شاد کی بیداد نہیں
کچھ تری چال تو ای غیرت شمشاد نہیں

وہی نالہ تو ہیں تازہ کوئی فریاد نہیں
اور بگڑا ہو بھی فلک کچھ بھی افتاد نہیں

سلسلہ ٹوٹا اچھا دل ناشاد نہیں
دم جگر بھی نہ اوٹھی جس میں کہ فریاد نہیں

دل کے کہنے کو بھی رشک پری کہتے ہیں
آدمیت تو یہی ہے کہ پریزاد نہیں

سینکڑوں کو نگہ ناز نے یہ کہہ دیں مارا
ہیں نشانہ لگا کہ آنکھیں تری جلاد نہیں

ایسی اثر رشک سے اچھا ہی ہوا آنکھیں سے ہو بیٹھو
نا خلف سے تو یہہ بہتر ہے کہ اولاد نہیں

طبع مین ہے [illegible] ہو — کچھ ہین [illegible] اہل [illegible] او ہین

اپنے لیں قفس انکو شگی سو ہے — آج کچھ تشنگو ذوق تقاضی جیسا نہین

دو رنگی ہے آئی جن فریالشین کیون ہے تعین

مشغول طالب نہین کچھ ذوق سما و شنا ہین

حسرت اوس دل پہ جو تشنۂ ناکامی وصل نہین — خاک اوس خون پہ جو زینت دامن قاتل نہین

وہ شناسا ہے تیرا جو آپ سی غافل نہین — حق تو یہ ہے کہ دعوی منصور بھی باطل نہین

ہاے دل تنگی کہ کہلاتی آرزوی دل نہین — اسے صبا پیغام کچھ لائیکی قابل نہین

اونکو ڈر نے لکہا جو درد نامہ مجھ سے مشکل نہین — آرزو کہتی ہے جس کی کہون کسی قابل نہین

لگی ہے تھک تک سر پہ جی خاک قیس نامراد — ساربان کہتا ہے کیا کوئی لیلی محمل نہین

ہاتھ ملکے آنکھون مین کہنا حسرت دیدار کا — گر امید جشن بھی ہو جسمین کچھ مشکل نہین

بزم مین جو بیٹھا ہے شیدا اوٹھاتا ہے کچھ — اسے سپہر داوری ہے یہ بات تکلیف تحمل نہین

تمکو آسان ہے مرا ایسا جو وحشت سے ہے — تجکو مشکل ہے مرا مارنا تمہین قتل ہے

خضر رہ دل نہین یا خلوت ہے شہر مین اونکو — کچھ کہو بھی میں کسی جو دوست کیا ہم قابل نہین

حشر کی ساعت کو جلوی وہی شرا دم نا ہے — اوسکے کہر اہو اتنا کا مین اوس خواب نما قابل نہین

لگ گئے آنسو پرایا ہے جو اونکو کوٹا کریگا — ایسا کچھ سما ہی ہوا لیکا اوٹہا دل نہین

حال سارے بے سبب ہے	
کونسا فتنہ نہ تھا	

دل کوئی دشمن نہیں کیا مجھکو پیارا دل نہیں

ہیں لہو پیتا جی جو پہلو میں ہمارا دل نہیں

چھپ گیا پہلو میں یا کوئی چھپا کر لے گیا

ہاتھ میں ڈالکر کسی پہلو میں رکھوں دابکر

خال مشکیں روئے زیبا پر ہے یکساں رات دن

استقامت بختی ہے کیوں تیغ نظر کے وار میں

چشم روشن کہ نہیں ہے یہی چشم نم یار

ضعف سے دم آنکھوں میں آتا سفر ہے دور کا

ہم تماشائی اور آئینہ تمہارا ہے روبرو

ہم کہاں اٹھے یہاں دل کی کدورت ہے وہی

پھر نہ کیجے ذکر سنگ در دل اس ہر کے دامن لا کے

پھر ہی جاودان قربان ہیں کسی کی نجف جان

تمکین آرسی سے ہم میں اک جائی کیا کیا لگا

طالع موزون کہاں ہی جیسی طبع ولیعہد کی
کچھ یہ نہین شعر ہی اپنا اجارا دل ہین

شعلہ لاکھون بار ڈوبا اور اچھلا لاکھ بار
پھر بھی بحر عشق سے کترا کنارا دل ہین

برق کہتے ہین کسی کو کسی کو شرر کہتے ہین
جانتے ہو جسے عاشق کا جگر کہتے ہین

مرحبا صیقل عالی زخم جگر کہتے ہین
چشم بد دور اسی کو تو نظر کہتے ہین

آنکھ بھر آئی ہی جب سوز جگر کہتے ہین
اب بھی اشک آگ ہین پانی کا اثر کہتے ہین

کچھ وہ گھبرا سے گئی اگر مری کہتے ہین
پر کیا اسی کو تیرے سے نالون کا اثر کہتے ہین

گو رکچھ دور نہین فکر مسافت کیا ہے
گھر ہے دل لیتی کو دنیا سے سفر کہتے ہین

بیخودی عشق کی یہ بھی کہ خبر وا ہو سے
ابتدا جسکی نہین اوسکی خبر کہتے ہین

پھر دعا کے لیئے لب ہای جراحت وا ہین
کچھ سراحق نمک زخم جگر کہتے ہین

کچھ اگر کہتے تو سنتے نہین عدو دیتے ہین
بات کہنے نہین دیتے وہ اگر کہتے ہین

جوش طوفان اوٹھا ابر بہاری لب گر
[illegible] تک بھی کچھ دیدہ تر [illegible] کہتے ہین

موت مانگے سے بھی پیری مین نہین آئی
پھر مقبول دعا وقت سحر کہتے ہین

آنکھ جیسی بھی جو ملجا سے تو بس بھی ہن لون
کچھ تیرے تیر نظر دل کی خبر کہتے ہین

کیا سے پھر جیسی صبا دوستانکو مرے سے
لو چلے گھر ہی کسا سے کہا انکو ہی پھر کہتے ہین

دیدۂ شیریں مجھ سے لگتے ہیں جاری آنسو
لوگ اولاد کو جب بحکم جگر کہتے ہیں

خاکساری سے ہوا رنگ یہ اپنا ظلم
زرد مٹی ہے لطافت میں جسے زر کہتے ہیں

تم ہو کہ ہاتھ آتا ہے یہ سیر ہیں کون
دیکھو تو پا پڑا ہے کسی کا ادھر بدن میں کون

دل میں اگر نہیں ہے خیال لب پائیچ
پھر تا نمک ہے زخم جگر کے دہن میں کون

صیاد کا گمان تھا کہ آہٹ نسیم کی
کہتی ہے بلبلوں کی پکارا چمن میں کون

شوق فنا میں ہے جو مشتاق قتل ہے
آگے چلا گیا دیکھئے روح و بدن میں کون

شانہ جب آ کے چمک سے وہ کہتے ہیں بار بار
الجھا ہوا ہے زلف شکن در شکن میں کون

باہر نکلکے پردہ سے ہے قدر حسن کی
یوسف کو جانتا ہی تھا پہلے وطن میں کون

دل ہی نہ جان ہی جگر ہی نہ چارہ گر
سچ ہے شریک ہوتا ہے رنج و محن میں کون

یاں اسرف ہی ایک نظر وہ سے پائی
بیٹھا ہے او قریب عدو انجمن میں کون

مرتا ہوں جوش جنون میں بھی مگر
لیتا ہے گا مردہ کھسوٹ کفن میں کون

غربت میں رہتے رہتے زمانہ گذر گیا
شعلہ اگر گیا ہی بیگا وطن میں کون

ہزار حیف ہیں مگر الہی تند خو ایسی
غضب سے ہیں ڈالدوں ال تم ہی جو برو

نکلی سینہ سے یا جگر آرزو تو نہیں
رنگا ہوا ہے سر پیکاں کہیں لہو تو نہیں

صدائے نالہ میں ملتی ہے کچھ تیری آواز
کھلا ہوا کہیں زخم رگ گلو تو نہیں

بھونکے عشق نے جگر و جسم میں چار طرف
ہر اک جگہ سے ہی دل ہر ایک ہو تو نہیں

ہوا سے بچتے ہو یہ بد دماغیاں کیا ہیں
سخن کی بو نہیں ملتی کچھ چمن کی آرزو تو نہیں

لگا رکھیو نہ ہی مسیحا سے قسم باذنی ہے
تری یہ اولے وہ میاں گفتگو تو نہیں

ہوا لبسی سو ہی آئی ہے مشک و عنبر میں
کھلی ہوئی تیری زلف شمیم و لیکو تو نہیں

کہاں چلے ہو نکلتے نکالے گی
یہ میری جان ہے دشمن کی آرزو تو نہیں

یہ کون حشر میں تجھ سے جھگڑا ہے
سوار کر دیں قاتل مرا لہو تو نہیں

تمہاری بزم سے اوٹھ اوٹھ کے بیٹھنا کیسا
صدائے نالہ ہوں آواز خوش گلو تو نہیں

وفا گناہ اگر ہے تو کیا جفا کا ذکر
یہ سچ ہے قابل بخشش میں ہوں تو نہیں

خیال ہو زن مژگاں کو کیوں گلہ ہے میرا
زیادہ زخم سے دیکھو کہیں رفو تو نہیں

یہ سچ ہے عشق میں رونا و لیل کہتا ہے
ہر اشک ہو موتی ہر آبرو تو نہیں

حنا لگانے سے چھپا نہیں کسی کا خون
حیا سے کیا وہ ملنے سے دلیتا مرا لہو تو نہیں

ہزار دوست ہی پاس ہے یگانہ دل سے
وہ لاکھ گم ہی محتاج جستجو تو نہیں

نقاب حشر میں اوٹھا نہیں ہے کیوں رخ سے
یہاں ہی بد لحاظ خاطر عدو تو نہیں

نہ سنو ہنسنے او پہ کچھ ہو سو ہمیں کیا کام — دہن کو بوسہ سے ملتی نہیں فرصت تو ہمیں

سو ہم ہی کہاں کرشن سے کیا جو دیکھو دیگر ہو — چھپکے کس سے ہو آئینہ روبرو تو ہمیں

پینے ہی او کسی شعلہ تر بے تکلف کو

کہاں سے لاؤں یہاں ساغر و سبو تو ہمیں

ہے شور قیامت مری نالہ کی صدا میں — اے چرخ جفاکار ہے تو کسکی ہوا میں

ہر بیت سے ہے جنبش ابرو کی ادا میں — خنجر کو دلو دیکھی خون شہدا میں

اللہ تری کر تغافل ہے جفا میں — کچھ تو ہے مری واسطے دشمن کی وفا میں

رہنے دو مبرا ہی ہے اگر میری قضا میں — جانے دو شکایت ہی سہی شکر جفا میں

کیوں سجدہ کیجئے نہ ہمیں سے مرا کوچہ — کچھ حال ہوئی ہے تری نقش کف پا میں

کیا کہاں تک کیجیے میرا حال پریشان — الجھی ہوئی ہے بات تری زلف دوتا میں

ہے آہ رسا جا کہ کبھی تیر نگہ کر دن — آواز تری ملتی ہے نالہ کی صدا میں

کیا یاد سے باتیں کی ہے مری داغ جنون ہاں — یہ پھول کہاں نکلے کبھی جنگل کی ہوا میں

امید نہ کچھ تیری نہ کچھ اسکا بھروسا — تو او مری جان برابر ہیں وفا میں

کیوں روح نہ خوش ہوتی ہے داغ کی اللہ — دولہن سی بسی رہتی ہے ہو لوگی قبا میں

بچھڑ ہم ہزار اس دل سے گلے کی ہو نشانہ دو — حلقہ ہیں کہ پھانسی ہے تری زلف دوتا میں

جنون کا نہ ٹہکانا ہے نہ انکھوں کا لگانا

کس سے ہی تو دیدۂ تری میں تشنہ جو من تشنگی کا ہے جو بالا

اک شور ہے شعلہ کہ سمجھ میں نہیں آتا

کچھ لطف نہیں نالۂ پیہم کی صدا میں

کیا میرا بس ہے ضبط جو سوزِ جگر نہ ہو

اوس سرو مہر اک مری بات پر نہ ہو

سودا ہو جنون ہو خنجر ستم ڈر نہ ہو

کتنا سبک ہو جسم جو گردن پہ سر نہ ہو

چلیے وہ راہ جس میں غم راہبر نہ ہو

دنیا سے یون اٹھو کہ کسیکو خبر نہ ہو

کہتے ہو مجھکو اوس سے وعدہ پہ جانی دیے

یہ اوس سے کہیے جسکو تمہاری خبر نہ ہو

تمکو چھپاؤن آنکھ سے پردون میں رازِ دل

گر اشک رخنہ ساز مرا پردہ در نہ ہو

لکھتا ہون میں جو شکر تک نامۂ فراق

آزردہ کر طبیعت پیغامبر نہ ہو

اے اہلِ بزمِ عشق پہر وہ جام مجھکو دی

ایسی پیو کہ پہر کسی کو خبر نہ ہو

کیا کیا ہیں انتظام صفِ قتل گاہ میں

بیمار کا وہان بتا ہی اودہر کا ادہر نہ ہو

تو آرزوے دل ہے تمنا ہے جان ہے تو

کیون میرے جیکو چین تجہے دیکہ کر نہ ہو

گریہ نے پہر دکہائی ہیں خانہ خرابیان

اے سیلِ اشک دیکہنا دیوار و در نہ ہو

سنتا ہون میں کہ تجہ میں ہے قتلِ غیر

اے کاش یون ہی سچ ہو کہ اوڑ کے خبر نہ ہو

اوڑ لیے پہرے ہے تو خواب میں شب آسمان کو

کہیں کوئی دعا اثر سے دور کا جیتا نہ ہو

شمع محفل بھی ہے مشتاق ترے شیدا کا حال
کس سے ناصح کا یہ ہے جو ورد چکے ہو

ماجرا ہے دل شیدا سنو | میرے دکھ درد کا قصا سنو
اپنے تو دل کا ہی نالا سنو | بانگ ناقوس کلیسا سنو
طلعت ان بام ہوئی طور کی بات | لوگ کیا کرتے ہیں چرچا سنو
جو کہونگا سر محشر اوٹھکر | پہلے تم بیٹھ کے تنہا سنو
نہ سنو غیر کی کہنے دو اسے | کبھو کچھ میرا کہنا سنو
خوش ہوے حضرت موسیٰ تم پر | اپنے لو اک اور تماشا سنو
وعدہ وصل عدو سے تو سہی | کچھ ہمارا بھی تمنا سنو
عمر برباد خط و لب پہ گئی | حسرت خضر و مسیحا سنو
شب ہجر و کہ ہے ہر جا رنگ فغان | راگ اک اور ہی چلتا سنو
قبر وسادہ لیش بجان و دلش | لو مرے خون کا دعوا سنو
حضرت ناصح بھی ہیں چپ کس کو ہوئی | ذکر دنیا سے نرالا سنو

شعر دلچسپ ہوتا ہے غزلخوان شیدا
بلبل خلد کا نغمہ سنو

خیال مجھ میں نقش و نگار ہو تمکو
دل آشفتہ تری [illegible] یار ہو تمکو

سبکی ہو کسی کہاں عشق یا ہو تمکو
اور مجھے نہ میں [illegible] ہوا ہو تمکو

نفس میں رونی جوش بپا ہو تمکو
ہوا چمن کی نہ تھی ساز گار ہو تمکو

خدا کرے کہیں آجائے ہاتھ میں دامن
وہ کہنہ دل مجھے میں سے اختیار ہو تمکو

مجھے قبول ندامت اگر تری جست
کہ سے سینہ مری کشیدہ سا ہو تمکو

تمہارے چوٹی جو الجھی تک آئی جائے
بلا کے سر پہ تھا خستہ سوا ہو تمکو

یہ ہو جہاں میں یہ جی میں آج [illegible]
ہزار میں [illegible] دلا [illegible] ہو تمکو

وہ مرے [illegible] والا [illegible]
[illegible] ہو تمکو

لبوں تو وعدہ [illegible] کا ہو تمکا
قیامت ہوئی کی انجام کار ہو تمکو

جگہ میں تو جگر کی عوض ہمی پیکان
کوئی تو درد ہو [illegible] ہزار ہو تمکو

ہزار میں مجھے تم ایک ہو خدا کی قسم
میں ایک ہوں تمہیں مجھ سے ہزار ہو تمکو

یہ شوق باعث محرومی وصال نہو
شرور کرے کہیں حیرت دو چار ہو تمکو

فنا ہے شعلہ کی تک عمر کی وفا داری
جہان میں آئے تمہیں بے اختیار ہو تمکو

نظر چلی ہے جگر میں دو سار ہو تمکو
پہنچا ہے تیر کلیجے کے پار ہو تمکو

ابھی سے ہو تو سے رو بیٹھا ہے ہونٹوں کو
وہ ہم چلے ہی جو سہے ایک بار ہونٹوں کو

نکل نہ سینے سے پروانے بیٹھی ہے جان
ہوا ہے لو سے چمن تھے سوا ہونٹوں کو

الٰہی کس کو لسی خانہ نشین کا کشتہ ہوں
زمین چھٹی ہے گو پھر کی نزار ہونٹوں کو

کرو اٹھایا و ید نہ تیرا ہے سرم حجاب لیے
نگاہوں آگ تیرے سے اشکبار ہونٹوں کو

جھکے لگا سر ہے خنجر سے پار ہے
کہ شوق قتل ہے گردن میں ہار ہونٹوں کو

اٹھ نیکے حشر میں بھی کیا نہ کشتہ بیداد
وہ چھو رہے ہیں کفن سا رنگار ہونٹوں کو

بھرا ہوا آرزو ہے وصل کا لبی لب بھی
نکل میں کچھ لیا ہمکنار ہونٹوں کو

تمام عمر بسر ہو گی عشق کا گل میں
وہ قول پہنچے ہے اختصار ہونٹوں کو

اگر جو شوق بہ شرط ہے تاک نہیں
وہ جانے سو میں کیا سفرا ہونٹوں کو

رہے نہ عشق میں اے شعلہ دین دنیا کی
لبوں سے خدائی میں خوار ہونٹوں کو

اوڑھی ہے نکہت گل کے پیرہن کو
چورائی غنچہ نے جھکے سے پچھو دہن کو

دماغ میں ہی بسی کیسی پیرہن کی
فرشتہ سو نگہ ہے ہیں مرے کفن کو

وہ بال کھولکے بیٹھے ہیں اپنی گو
ہوا ہیں لٹی ہے گیسو کی شکن کو

بہ سر رنگ لائی ہے عاشق کی کیا اوقات
کہ تو سے شیریں ہے خون کو کہنا

الٰہی خیر ہو گل ... نہ لگ جا بجا
... ہوا وطن کی بو

رکھا ہے ہاتھ مین مہندی جو یار نے ...
خطا ہے اپنی لگی نافہ ختن کی بو

تری فراق مین گل تھا جار وحشت مین
کہ کیون دماغ پریشان کرے چمن کی بو

چھپا وین ہم ہے تو تعلّہ نہ طبع موزون کو
تمہاری بات مین آتی ہے یان سخن کی بو

آخر مین وقت تصور آہ کی تاثیر کو
کس روش لاکھون لاوین تیری تصویر کو

دیکھا اور نازک لگن شوق وصل تصویر کو
حسرت زخم جگر کیا کیا لگی ہے تیر کو

سینہ دستاویز زخم عاشق دلگیر کو
کب مٹا سکتے ہین اپنے ہاتھ کی تقدیر کو

زلف کے مضمون سے یہ بات ... کی
تم ہی سلجھا دو مری الجھی ہوئی تقدیر کو

[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible]
سارا شب ... اپنی ... تاثیر کو

موت کا آنا مقدم ہے ... کیو اسطلہ
اور ... کی تاثیر کو

... آگے ... شمشیر کو
زندہ ... کتنا ... کو

... والے ... اگر ...
جیب مین ... اور ...

آتا ہے عرق بسکہ ندامت سے ہمیں پیشانی سے
اپنی شہرت نے کیا الفت میں تری تشہیر کو

مرا اجزا کو میرے دل کے کہو اور پھر دم شعلہ دکھا
کیوں ستاتے ہیں کہو جہتی ہو جان بے تقصیر کو

دوستو کہتے ہیں جو جذبہ جا ہے کیا نالۂ شبگیر کو
راہ سے اوٹھا لیتے ہیں چلتے تیر کو

ہاتھ میں بیکار کہ سکہ ناخن تدبیر کو
اور مشکل کر دیا ہے عقدۂ تقدیر کو

آزماتے ہیں اگر جذب دل دلگیر کو
صبح کا غدر ہے کرتے ہیں الگ تصویر کو

ہو امید خون بہا ایسی سے کیا مجھ سے جو
عکس رنگ رخ مرے خون گریبان گیر کو

دل میں پلکون میں ہے جلتا جگر تیری ابرو کا خیال
جسطرح سانچہ میں کوئی ڈہال دے شمشیر کو

طلب کچھ ہے تمہین طواف کعبہ کی تدبیر کیا
چھوڑ دی سنگ در بتخانہ پر تقدیر کو

اپنے مجنون کی ہتھو سے میری دام جنون
کیا کہے داموں بچھا بندی کی زنجیر کو

کشتۂ ناز بتان وہ ہوں کہ سر پہ ہے کفن
ہے چلا مٹی مری بتخانہ کی تعمیر کو

عقدۂ تقدیر مشکل اور فلک ہے سیاہ
بدر کی صورت بڑھاؤن ناخن تدبیر کو

شعلہ یاد آتا ہے جب میری قضا کا آنا
بھول جاتی ہیں خدا جانے کلام میر کو

لب و ابرو کا اشارا دیکھو
چشم مردم نے کیا تماشا دیکھو

پھر مری آنکھ میں کچھ آتا ہے / غیر سے پھر کہیں لڑا دیکھو

کوئی قاتل ہے یہ اسے خنجر / چاہو اپنا کہیں رستا دیکھو

زندگی تم پہ فدا ہوتی ہے / اور تم بچاتے کہیں پروا دیکھو

ہی تیری مستی پیمان پر زور / اسکے کیا معنی کہ اچھا دیکھو

شانہ ہاتھوں میں کہلاتا ہے وہ زلف / اس مداری کا ہی انکا دیکھو

وہ یہاں ہیں کہ جفا سہتے ہیں / غیر پر تو ذرا جھلا دیکھو

اس پہ مرتے ہیں کہ ہم جیتے ہیں / سچائی کا یہ جینا دیکھو

غیر سے خط میں لکھا مجھکو سلام / اپنی تقدیر کا لکھا دیکھو

کیا وکیا ہوگا قیامت مشغلہ
یار کا وعدۂ فردا دیکھو

حسن بے مثل ہے پرتیں کا دعویٰ کیا ہو / شیخ جب تم ہی نہاں پھر کوئی کیسا کیا ہو

آنکھوں میں پھرا ای پان اسکی تمنا کیا ہو / ہاے جس قطرہ کا پیا آنسو دیا کیا ہو

شکلے جھلکی ہے ظالم تو رسوا کیا ہو / دل ہی میں چٹکیاں لیلو تو پھر اچھا کیا ہو

صد جلے نے تیرا نام لیا رو کے کہا جیا لیا / صبر نے روک دیا پھر تیرا اسکو کیا ہو

پھر تجھے بھولو غم وان سے انشا کیا ہو / ظالم کہہ نے نہیں آنے تیرا آیا کیا ہو

یہاں قیامت سی ہو پہلے ہی قیامت ہے بپا — آج موت آپ نے لو کل وعدۂ فردا کیا ہو

تمہاری چال سے ہیں حال ہو تمہیں کی امید — ہم ہی جب غیر کے ٹھیرے تو ہمارا کیا ہو

وعدہ کر کے ٹھہرا ہی کہاں منظور مگر — دیکھتے ہیں کہ عدو سے ترا وعدا کیا ہو

ہوئی جو ہم سے زیادہ ہو محبت کس کی — جان ہو تم سے زیادہ مجھے پیارا کیا ہو

ایسا کر دل میں سما جائے وہ آنسو کیسا — لب تلک آ کے جو پھر جائے وہ نالا کیا ہو

بات بھی ہو تو تشفی ہی کی امید کریں — جھوٹے وعدے ہوں تو مرنے کی تمنا کیا ہو

آنکھ ہے فتنہ ہے بلا زلف ہے آفت قد ہے — جسکا ہر عضو قیامت ہو سراپا کیا ہو

اس میں ہوں جانے میں بیچارا ہوں تو دل میں رکھ لے — تم اگر چاہو بھی تو مرا چاہا کیا ہو

کون عاشق ہو تمہارا جو نہ معشوق ہو — جب تلک تم نہ ہو سوا کوئی بیجا کیا ہو

بیدلی مانگے کیا بوسہ کا گل اور ہنسی — کا نہیں یاں نہیں مفت سودا کیا ہو

تنگی جوشش دامن کی ہوا اب ٹھیری — ہوں چراغ سر رہ میرا بھروسا کیا ہو

مر گئے وہ الوداع شب ہجر کے ہی وصل کا آج — ہیں اگر وصل میں مر جاویں تو پھر کیا ہو

کبھی کا لوٹ گئے ہوتے ہر ایک کی سن لیتے ہو — غیر غماز ہیں سچے مرا کہنا کیا ہو

رکھ لی سینے میں سر کو اشارہ کی — آنکھ کو دیکھتے ہیں کہ اس کا ایما کیا ہو

کوئی وہم تو شرما دیکھو — کیسے ہو سکے تماشا کیا ہو

عشق اہل سخن ہوں تو نہی ہیچ مہمل | نسبت ہاے عیب ہی کا انتساب ہوں او عیاں

بیٹھے ہی مرے پہلو میں وہ شعلہ شب وصل
بیتابی سے آگ کا جیسا شعلہ سا کیا ہو

سو سو قیامت اوٹھتی ہیں اک ایک قدم پر
محشر نکل چلا ترے انداز سے ہر دم کے ساتھ

اب غم ہے ساتھ دل کے نہ دل ہے غم کے
جھگڑے ہیں تمام چھوٹے ایک ہی دم کے ساتھ

لپٹی ہے میری روح ترے دست جور سے
اوٹھا ہے میرا دم ترے خنجر کے دم کے ساتھ

گلشن میں رنگ و بوے فقط اپنے داغ
بلبل کے چہچہے میں فقط اپنے دم کے ساتھ

ہم دم نہ پا سکے یہ نہ دم با زبان گلشن
سو سو گئے ہیں آپ چلے دم بدم کے ساتھ

اک دم ہزار دم ہیں نکلتے ہوئی بہار
قطع ہوا ہے دم کی امید ایک دم کے ساتھ

دم دیکھئے جھلکے ساتھ قیدیوں کی جان پر ہے
[illegible]

کیا دیکھتے ہیں دیکھتے اہل وطن سنگ
جھوٹے ہیں کیسے کیسے الہی قدم کے ساتھ

وہ زخم ہیں کہ خندہ گل سے نمک کریں
وہ داغ ہیں کہ مفت نہ بدلوں درم کے ساتھ

ہے اپنا آہ و نالہ دم صبح پیشوا
لشکر چلا ہے صبح کا طبل و علم کے ساتھ

کس نے کہا وکھا ہے جاتی ہے جگر اوس
کس کی صدا ہے جاتی اہل ستم کے ساتھ

الفت ہے جیسی خبر دن کو قدموں پہ رکھا ہاتھ
اقرار ادھر ہی ادھر ہی سر کی قسم کے ساتھ

کس پیچ دوں میں لعنت گوشین کی جوہر — لب تشنہ جیا وداں کو بنا ہوں نظم کو ستا

ملبوس دل اپنا پہ آئی لو نقش یہاں ہی — اک اور بہی یا شہر ہی کہ قسم اس قلم کی ستا

شیدا لک تپک نکہت مشک کا تحفہ بیا ہوا — کیونہی جو ہو [illegible] قلم کی ستا

مضمون کو مہر تشنہ نظم سبے کی ارتباط — حسن قوانین کو لعل ہوتا ہی جیسی قلم کی ستا

وہاں شکوہ ستم پہ ستم اور بہی فزون — یہاں لب پہ شکر شکوہ جور و ستم کی ستا

مضمون اشک اور بہی پانی جیر ہا ہینگ — دریا کو باندہتے ہیں مژہ پا چشم نم کی ستا

فتانہ سنہا لیتے کہ کمر پاس آ گئی — زلفوں کو بل نہ دینگی ادا شوخ چشم کی ستا

قالبوں میں دل ہی تو ہی عشق بتاں کا — گویا طلسم [illegible] بیت الحرم کی ستا

بالین پہ کس نے آپ کو عیسی نفس کہا — [illegible] ستم ہوا مرا مرہم ستم کی ستا

شعلہ کسی مژہ کا جھپکنا وہ بار بار
سمجھے کوئی گویا خلش [illegible] کی ستا

کیا بنا و شب نے لگا یے شمع تلوار کی ہاتھ — جوں تب یہ سالے میں [illegible] بہر کی سرگا

[illegible] طفل حنا کی ہاتھ — او سجہانہ لگانا دل ہارے کے ہاتھ

سوتے کاہی [illegible] کی ہاتھ — میرا پیغام اجل آتا ہی تلوار کے ہاتھ

[illegible] تلوار کی ہاتھ — تجلی [illegible] شوخ ستمگار کی ہاتھ

تیری شمشیر نے لو کیا کر دی حیطہ
گوشہ دامن جو شہیدوں کا لگا کسی کے ہاتھ

کھینچتا ہے کوئی دل میں تیری تصویر میرا
اوٹھ گئے سینے سے کیوں تیر نگہ یار کے ہاتھ

میں وہ ہوں جنس کہ ہوتا نہیں سودا میرا
بیچتے مفت ہیں گر مجھکو خریدار کے ہاتھ

بیت ابرو پہ ترے تل نہیں یہ مضمون نشست
چڑھ گئی ہات کسی شاعر خوش گفتار کے ہاتھ

کشمکش بعد فنا بھی نگئی دنیا کی
ایک کے ہاتھ میں تربت ہے تو ہے دستار کے ہاتھ

بوالہوس جیب ہی جو آنچل کو تمہارے چھو کر
بات کچھ بھی نہیں پڑی محرم اسرار کے ہاتھ

شانہ کی دست درازی ہے ستم کا باعث
رہ گئے جا الجھ ناحق [illegible] کے ہاتھ

نہ بچا سیل فنا سے یہ مکان خاکی
آکے [illegible] لگا کیوں در و دیوار کے ہاتھ

لو دیدار ہے مطلب یہ نگاہ کا نظر
کس سے جی باندھ کے ہیں ان دنوں بیمار کے ہاتھ

اے زلیخا ہے بہا قیمت یوسف کنعاں
بیچا ہے [illegible] کس نے بازار کے ہاتھ

گویا عاشق ابرو کو سلیمان کہتے
وہ لگا سے [illegible] کے ہاتھ

اب لگے لگنے ہیں ہاتھ اور دلیکھ [illegible]
یار لگا سے ہیں یاد کی کتنی دلی کے ہاتھ

لوٹ جاتا ہے ترے سر دامن یہ قیامت آئی
[illegible] آئی

جب تصدق سے کر چشم کا ہوں راحت آئی
[illegible] آئی

شمع گل [illegible] نظر آتی | [illegible] یاد آتی
اے [illegible] عشق میں [illegible] قیامت آتی | [illegible] قیامت آتی
[illegible] آتی | [illegible] آتی
[illegible] قیامت [illegible] | [illegible] کیوں [illegible] قیامت آتی
[illegible] | اب [illegible] جان اگر [illegible] آتی
[illegible] | [illegible] آتی
جانکی خبری [illegible] سوں معلوم | [illegible] دل [illegible] آتی
سامنے [illegible] زلف [illegible] | [illegible] آتی
[illegible] | [illegible] آتی

[illegible] کو [illegible] آیا
[illegible] آتی

[illegible] دل [illegible] زبان [illegible] | [illegible]
[illegible] گل [illegible] | [illegible]
[illegible] | [illegible]
[illegible] | [illegible]

اور تازہ زخم پیدا کر کوئی ہو خوش جو خون
سرہانے ناصحوں کی احباب سر بالیں ہی تھا
بوسہ لینے لگی کہ گیا ہوا شیشے میں اٹکا

ناخن غم داغ دل کو جب [illegible] کریدا
کوئی گوہر آگیا جیب کی اور [illegible]
وہ دم ہی [illegible] کو ہوا

ایسا کیا سودا ہے جو عالم کہ جب سالہا تک ہی
اشک سے آنکھیں ہی حسرت غم اور کچھ کر گیا

نشان ہے ہی تیرے کشتوں کا پا باقی ہے
تباہ ہو گا جو دل بیقرار باقی ہے
شیشے میں داغ جگر جسم زار باقی ہے
ہوا ہوں تنگ آغوش سے زمانہ کی
شراب خون جگر آج ہو چکی کل کو
ہمارے گور پہ سودا [illegible]
[illegible]
نہ لحد مرگ بھی دل کی گئی پریشانی
[illegible]
جگر کو کیا جو ہوئی دل میں حسرت مردہ

کسی کا ہیر کسی کا مزار باقی ہے
ابھی تو حشر کی فریاد یا باقی ہے
ہزار پھول میں ہے ایک خار باقی ہے
لحد کے بیچ ابھی میرا پیار باقی ہے
جدا ہی اور بقدر خمار باقی ہے
ابھی آنکھیں [illegible] انتظار باقی ہے
ابھی تو کچھ [illegible] باقی ہے
ابھی [illegible] باقی ہے
ابھی تو آنکھ [illegible] باقی ہے
کسی کو [illegible] باقی ہے

سہو لیجا یہ تجہہ بیکسی رہا کوئی
اس کل کے وصل میں یا کہتا تھا کہ تم آکر یا تم
سکر گئے دل جان و جگر تو سینہ میں
اور ایک خشک چراغ مزار باقی ہے
وہی ہیں حسرتیں اکدن جو یار باقی ہے
بس ایک حسرت بے اختیار باقی ہے

شراب پینے میں اب شعلہ بختیار یار
تمام شہر میں تو دیندار باقی ہے

آپ کو ہے اپنی نزاکت کی خبر بھی
زلفوں کو سنبھالو کہ میں خالی ہے کمر بھی
کر شرم ادہر سے تو قیامت ہے ادہر بھی
رفتار یہ کہتی ہے کہ چہوڑو گی کدہر کو
ہیں دفن مرے ساتھ مرے داغ جگر بھی
کہتی ہے مری خاک کہ مٹی ہی ہوں میں بھی
پیدا ہوا نہ کہیں نخل جوانی کے ثمر بھی
حسرت وہ نہیں ہے جو ادہر بھی ہو ادہر بھی
نادان کہیں کٹتا ہے پتھر سے بھی پتھر
چلتا ہے تو اس طرز سے ہستی ہی گئی ہے
لیتا نہیں کیوں تو کبھی کوئی آکے خبر بھی
او فتنہ محشر نہیں کروٹ لی ادہر بھی
تا تاکہ خطا سے دل بیتاب کی لیکن
بجلی نہیں رہتی تری آنکھوں میں نظر بھی
اے ساقی بدمست یہ کیسا ہے نیا قل
ہم بھی ہیں تری بزم میں ہوشی کہ او یا
ختم ہو گئے لگے حسرت یہ معلوم نہیں تھا
ہو سکتے ہیں ہمیں درد کی صورت کو نظر بھی
وہ کیسے شب غم خواب دہ یہ حسرت یہ کہا کہ
آئی ہے ہے نصیب کہ ہاں جان باد سحر بھی

ادھارہ اوٹھا سا ہی کوچہ گہ شائق ہیں / [illegible]

ہر ایک قدم رنجہ مسیحا کو مبارک / کہتی ہے محبت [illegible]

اے جان حزیں ٹھہر تغافل پہ نہ جانا / خود رفتگی دیتی ہے کچھ آنکھی [illegible]

توشہ کی عوض گو ہیں رکھ ہی بناکے غلہ / لازم ہے مسافر کو کچھ اسباب [illegible]

یوں پھیرے وہ جا رہے جیوں رخ محمل / پہوچے نہ یہ ہم گرد ناقہ [illegible]

خالی نہیں گردن کا ڈھلکنا دم آخر / اک بوجھ سا [illegible]

اے شعلہ جہدی ہوتی ہیں ہر جی بہی نہ اوڑ / دیکھا نہ کہیں ہوگا ہمارا سا جگر ہی

پئے شور نمکدان تازہ مضمون لبی کہنا ہے / سلام زخم بسمل خنجر قاتل سے کہنا ہے

سوال بوسہ کیا مشکل ہیں گر لب کو کہنا ہے / معما کہل گیا لیکن ایک نکتہ دل کو کہنا ہے

پہ کیوں ہوتی ہے مقتل میں گلی بسمل سی گرو کی / نہیں کہلتا شریسے خنجر کو کیا بسمل کو کہنا ہے

ذرا او ساربان پہر خدا آہستہ آہستہ / معما قیس کو کچھ صاحب محمل سے کہنا ہے

نشان خون بسمل آپ دہو ڈالینگے محشر میں / پیام دیدۂ تر دامن قاتل سے کہنا ہے

مری حسرت ستم گر کیا سوز دروں اپنا / فسانہ ذات ہر اک شمع کو محفل سے کہنا ہے

شہیدوں کو فنا ہی کیوں ہماری خاک کو شور / ہمیں انداز گرد دامن قاتل [illegible]

صبا جاتی ہے لیکن اوڑتی ہوئی سوئے فلک شعلہ
پیام خاک عاشق آسمان منزل ہے لے کے جا

رگ گل کا دیا تار نفس بلبل کے سینے میں چلی
الٰہی خیر کیجو آگ ہی گھر میں چلی

گرا کے ساغر و مینا کو چور کر دونگا
شراب آج نہ ساقی جو ابر میں نکلی

شگفتہ شانہ سے ہیں پیچ و تاب کہاں اوسکے
تمہاری زلف الجھنے کو سر کہیں چلی

جگر کو تھام لیا جبکہ تیرا ذکر ہوا
چلا میں سیہ کی جیب تیری بات گر چلی

کہاں ہے نام محبت کا آجکل شعلہ
میں دیکھتا ہوں کچھ اثر تو بشر میں چلی

ہوں بیچارہ مسیحا کی اس ادا میں کہ
نہ دل ہے پہلو میں مردہ کوئی فراق میں ہے

وہ سبزہ پاے کا پوشیدہ زلف یار میں ہے
عجیب سیر ہے کہ نرگس و مان یار میں ہے

اوڑا کے چھپے کل لیکن نسیم لے کے
غبار قیس بھی شامل مری غبار میں ہے

اثر سے لیجا لے چلی اوڑ کے دوپہر کا
نہ لب میں ہے نہ دہن اپنی آہ بیار میں ہے

تمہاری گشتہ نے تربت بنا لیا اوپر الٰہی
ہیں ہم مردہ کہ بجلی کوئی مزار میں ہے

اوٹھا دو پنجہ کو سینے سے دیکھیں لیں تڑپنا
یہ کیا چھپا ہوا اشک کے گریبان میں ہے

زمانہ ناقہ لیلی نے کر دیا پامال
ہزاروں سے لیے سیاں کے انتظار میں ہے

انند دلو لیا ہے فلک کا تماشا نہیں چلتا
یہ آگ شعلہ مری او دشوار یا رہیں

عشق سے تیرا ہم ناصبور پامال ہم سہی
جلتا لو دیکھیں تیرا دو ہی جگ ہم سہی

مہر و وفا سے بے سبب ستم ہی ہم سہی
دل ہیں خوشی نہیں غم سہی ہم [illegible]

تجھ زلف چو پیچ سے پریشان ہی گر ہم سہی
الی سکی کیوں نہیں پیر اسکے ہم سہی

ملیا ہے سب جہان کوں شور ہی شگفتہ کہیں
گیسو الگ نہیں ہم لو سیت الفت ہم سہی

مرنے ہی وقت تجھ کوں لب سے استظہار
الی نہیں ہے پلنگ لو خواب سیں ہم سہی

سب سیں تیرا وش مژگان کا دو انشر
ایکے ذرا اکھیاں دیکھی ہے اگر چشم ہم سہی

آخر او ترا سا روندا وستا ہیں فرق ہے
میری طرح سے ہر کی کمر وں ہی ہم سہی

دل ایدر ایک بوسے کو الفت آشنا ہے
اس سے ہری یہ گراں ہے لو کھو ادر کم سہی

تم دل پاکی آرزو ہے کو کیا دل سے درد ہو
ادا ہی جان سو لا کہا طلب قیمت میں آہ سہی

صاحب اپنے ہر ستم کسی بہ روشنا نہ عہد
کیا لاسے کیوں نہیں لیتی ہے گر ہم سہی

[illegible] سیں کیوں مژگاں [illegible]
انکھی [illegible] نیر لوی مرشد ہم سہی

باقی کوئی ستم [illegible] یکا [illegible] مالن
[illegible] ہم سہی

دل اگر جوش [illegible] ماہان کی [illegible]
[illegible]

تیغ قاتل کی ہی یا ہوا او سپر جو پہر تو شمشیر
میری آنکھوں [illegible] ابرو میں ہی سہی

موجود قتل گاہ میں ہی عاشقوں کی فوج
چہرہ [illegible] تو سب ایک قلم سہی

شعلہ کی قبر تربت دشمن [illegible]
محشر خرام او بھی اک دو قدم سہی

کچھ تمنا ہی نرالی ہو تو کیونکر نکلے
آرزو رہتی ہے سینے میں دل مضطر نکلے

ایک حسرت نہیں جو سینہ سے باہر نکلے
آرزو کوٹ کے بھر دی ہو تو کیونکر نکلے

ہو گئی موسی کو اگر تاب تجلی ہو گی
میں تو مر جاؤں جو تو پردہ سے باہر نکلے

فصل گل آئی وہی طوق سلاسل آئے
پھر ہوس رونے کی [illegible] ہو کے زیور نکلا

ہو اک غنچہ سے دل تنگ کو رستا نکلا
جیسے دیوار سے ٹوٹے سے نیا در نکلے

بخت برگشتہ سے کیا شکوہ و زاری ہو
سر [illegible] کا اوٹنا ہی مقدر نکلے

ہو کے پابند قفس طاقت پرواز نہیں
پر جو ٹوٹے ہیں مری [illegible] نکلے

پا سے گردش تو دی [illegible] منظور
سر بھی اپنے سے اگر پاؤں کا چکر نکلے

تو تکلف سے رقیبوں کو بٹھا او [illegible]
ہم [illegible] سر کے کہ تیری بزم سے باہر نکلے

کیوں نہ اچھے ہو کوئی راہ نکالو شعلہ
دل [illegible] نکلے تو [illegible] زلف معنبر نکلے

لب میں لو کہا آپ کی بیداد غضب ہے
ہر روز نئے ... کیا آتا ہو فریاد غضب ہے

پہلو سے چلا پھر دل ناشاد غضب ہے
برباد ہوا خانہ آباد غضب ہے

سینے ہی پہ قیامت ہے ... تیری کمر
کیا چال چلا غیرت شمشاد غضب ہے

اورنگ فلک گار ذرا پاس نہ رکھتے
اے سخت جان مخلص ہوا ... غضب ہے

جب میں نے کہا آئی دل میں تو دم کو
شیشے میں اوتر آئیں پری زاد غضب ہے

اک شب نہ رہے پاس مرے ہائے ستم ہے
اک دن نہ کیا گھر مرا آباد غضب ہے

رو کے ہوئی نالوں کو ہے کچھ پاس نہ رکھتے
یاد آتا ہے تیرا دم فریاد غضب ہے

ہے ناز قیامت تو ستم جور و ستم ہے
ہے قہر تغافل تیری بیداد غضب ہے

اڑتے ہیں شرر آتش گل سے جو چمن میں
بلبل کی مگر گرمی فریاد غضب ہے

سب مان لوں پھر کہ صنم سخت ہے
اے حضرت ناصح یہ ہی ارشاد غضب ہے

ہوں شیفتہ پر مرتی ہے مژہ نوک سی کی
شاگرد جو آفت ہے تو استاد غضب ہے

پھر چھپتے ہیں مرغان چمن دام چمن میں
پھر گھر کو چلی ہے اب گیسوی صیاد غضب ہے

ہوتے ہو سے شکوہ جو زبان پر مرے
کس ناز سے کہتے ہیں تیری یاد غضب ہے

زانو پہ دھرے روتے ہیں سر بخت جگر کو
کیا پھر بڑا یہ ... اولاد غضب ہے

پھر جوش جنوں نکلا ہے خلش ہر رگ دل میں
پھر لوٹا ہے لشکر فرہاد ... غضب ہے

چھپتی نہیں کاکل سے نکلتے ہیں سر نیکا کسی غم
کچھ دل میں نہ آتی ہے کچی بنیاد ستم ہے

اے شعلہ کسی شوق سے ہے ناوک آہ کا
مرغان قفس ہوتی ہیں آزاد غضب ہے

جی اٹھیں جو فرہاد مگر پاس ادب ہے
قربان ستم کے یہ کیا خندہ لب ہے

واں غیر انگلیں ہیں اور عیش و طرب ہے
ہم عید کو یوں پوچھتے پھرتے ہیں کہ کب ہے

مجھ پر ہی ستم کرنے سے فرصت ہے کہ جن کو
اغیار پہ بھی ظلم نگہ مہر سبب ہے

دولت جو نہیں پاس تو کیا پیچ و تعب ہے
مولی کا بھروسا ہے فقیروں کا یہی ڈھب ہے

ہر دار پہ ہے صلی علی جای ادب ہے
او چشم نگہ تیر پہ کیا خندہ لب ہے

وہ کیا ہیں کہ ہو بیٹھے گئے ابھی چھیڑو کی خوشامد
جو بات ہے حضرت دل تم سے عجب ہے

ہر دار پہ خنجر کے ہے ابرو کا اشارہ
ظالم نے نکالا ہے یہ زنگ کا ڈھب ہے

پھر وہ کبھی ہلوں میں آپکی شوخی و شرارت
تنہائی میں آ جاؤ کہیں لطف عجب ہے

ایسا لیکن کہیں ہے سردیا ہمت دنیا
یہاں وصل ہوس ہجر یہاں یا طلب ہے

ہر روز بدلتا ہے زمانہ نئی رنگت
ہجران کا کہیں ان کہیں وصل کی شب ہے

شعلہ جو یہی بت ہیں یہی آپکا ایمان
پھر قابل بخشش ہو امید یہ کب ہے

اب کیا ہے جوش گریہ [illegible]
ہم [illegible]

جو کچھ خرام ناز سے ہونا تھا ہو چکے
کشور سیاہی ہو گئیں جھگڑا [illegible] چکے

مت تک ہی ہے حسرت دیدار قہر ہے
کہتی ہے بیکسی کہ ہیں [illegible] چکے

بیٹھے ہوئی چشم تصور میں اک وہم
نکلے نہیں ہوئے تو تصور [illegible] چکے

حسرت اگر یہی ہے تو رونے کی کیا [illegible]
رونا اگر یہی ہے تو ہم [illegible] چکے

اب خون بہا کے لینے کی امید چھوڑ
دامن کو دیدۂ تر [illegible] چکے

روئے ہیں تیرا تصور گیسوئے تابدار
ہم شب کو بال بال میں موتی پرو چکے

جانے کہیں چمن سے کہ گل رنگ ہو گئے
بلبل کے دل میں سینکڑوں کانٹے چبھو چکے

دل کھینچتے ہیں ایسے اگر ان کے ہاتھ
بوسہ ہی کیا [illegible] قسمت ہی کھو چکے

سودا کو زندہ سمجھے وہ کشتہ ہیں خیر ہے
ہم نے تو آج ہی یہ سنا تھا کہ سو چکے

دیر و حرم میں جلوہ جو پایا نہ ایک سا
پردہ اٹھا تو کعبہ و بت خانہ ایک ہے

کہہ [illegible] جلوہ جو پایا نہ [illegible]
[illegible]

ایمان دل میں [illegible]
[illegible]

ہیں آپ پیر ہوا ہوں وہ آپ عبیر ہیں
میرا اور انکا لو کچھ افسانہ ایک ہے

دل انکا اور خون کے پیاسے ہمارا ہا
سو رند بادہ نوش ہیں پیمانہ ایک ہے

عاشق نہ آج ہو مجھکو کچھ سوز چاہیے
ساقی ہزاروں شمع کو پروانہ ایک ہے

دل اک لگا ہے درد و غم و رنج ہیں بہت
اس ساری گھر کی بزم میں بیگانہ ایک ہے

کس نازبے وہ کہتے ہیں وحشت سے دیکھ کر
شعلہ بھی اپنے ڈھنگ کا دیوانہ ایک ہے

جانکنی کا درد ہے حسرت کا مجمع دل میں ہے
اضطراب نبض تارسیا اس محفل میں ہے

کہہ سکے لب کم الکہہ بھی ستم جو دل میں ہے
یہاں ثواب الٰہی باقی اک دم بسمل میں ہے

یاد ابرو میں تیری خود رفتگی سی دل میں ہے
طاقت پرواز بھی طائر بسمل میں ہے

کیا غرض اہل جہاں سے چاہیے کچھ ہو دل
خلوت فانوس سے شمع محفل میں ہے

کیا سمجھ باعث حسرت میں ہکا ماروح کا
اک گرفتار تعلق سینۂ بسمل میں ہے

کیوں نگاہ تیر سے جان و جگر بیان کھینچ کر
برق کو کیا فائدہ اس سے جو حاصل میں ہے

ہیں کوئی مجنوں نہیں عاشق پہ ہو دیکھ کر
خاک الو منہ پہ لیلیٰ کی اگر محمل میں ہے

کو رنے کھینچا ادھر آنسو بہا لا اودھر
دیکھتے جاؤ کہ ہنگامہ امیر آب گل میں ہے

کوئی جی اوٹھا کوئی بسمل کوئی اک ہوا
قدرت حق کا تماشا کوچۂ قاتل میں ہے

تیرا ہی جلوہ ہے کعبہ میں ترا ہی دیر میں
کچھ پہونچ کی ہاتہ تا [illegible] یا حق [illegible] بابل میں

دل جو ہمراہ آیا اوسکے بہہ گیا طوفان اشک میں
موج [illegible] آئی دریا میں ساحل میں

توسن عمر رواں جاتا ہے کہوئے ہوئے
طرز پرواز ہے مری اس [illegible] میں

کہینچ خنجر سے رگ گردن کہ ٹہیرا یا ہوں
غرق اک دم ہا تہہ ہی کا کشتی ساحل میں

جانب پہلو لگا سے کان ہی جان حزین
تیر ایسا ہے کہ کوئی حرف [illegible] میں

شمع لعلا چہرہ کی اور شمع تجلی نہیں
پھر وہی ہاتھ [illegible] شوخی پردہ [illegible] میں

ساربان ہے خدا ناقہ ذرا روکے ہوئے
جسم [illegible] قیس ہی خاک [illegible] محمل میں

عمر گذری ایک جا ہونے [illegible]
کچھ عجب صورت کا غمزہ میری آنکھ گل میں

چہوڑ وا سا تعلق [illegible] کر وراہ فنا
پاؤں والو [illegible] کا اسی منزل میں

شعلہ نا دم گم رہی ہے مجکو کیون مشق گناہ
رحم کرنے کی تو عادت داور عادل میں ہے

جانے ایسا ہی جانا گر ترا ہو دل میں
پہر کہینگے آپ ہی جو کچھ ہا یہ دل میں

کیا ہے ہم گذرا میں کوئی بات [illegible]
کچھ ادا کی تیرے [illegible] دشمن [illegible] دل میں

پھولوں [illegible] [illegible]
ڈالدون انکو ہی دریا کی کنارہ ہو دل میں

کیون [illegible] [illegible]
کوئی تو ٹوٹا ہوا آئینہ [illegible] سودا ہی دل میں

جان ہے تیرے پاس لیکن تو ہماری جان ہے
دل ہے تیرے پاس لیکن تو ہمارا دل نہیں

اس نگاہِ تیز پر آنکھیں جھپکنا بار بار
تو کہے خنجر سے ٹکڑے کر دوں کو او یار دل میں ہے

کچھ ہے سودا تم سے ہے ایسے تو کیوں ہو دل خفا
سچ تو یہ ہی مفت کا جھگڑا اور وہ تو دل میں ہے

کیا رہا سینے میں باقی پی گیا سارا لہو
ایسے خدنگ یار اب کس کے ہمارا دل میں ہے

کھنچ گیا اب آتے ہیں وہ دہان کی طرف
درد کہتا ہے کہ اب کیا تمہارے دل میں ہے

کہہ گیا چپکے سے کیا تیر نگاہ سنگ گر
زخم ہے تھوڑی جگہ اور بیس سارے دل میں ہے

لب پہ آئی ہے اجازت کیوں خدنگ یار کی
جان اور تیر کے کہ پھر کوئی رکا دل میں ہے

سنتا ہوں خلوت میں خوشی ہے تو پھر میں کیا کروں
مہر ہے کہہ جو کچھ تیری آفت کی یار کے دل میں ہے

سمند ناز پہ آپ بھی مٹا کے چلے
ذرا سی خاک کو کوسوں تلک اڑا کے چلے

ذرا جو ہاتھ کسی بندۂ خدا کے چلے
قیامت اس کی دامن کہاں اٹھا کے چلے

چرائی آنکھ تو جان و جگر چرا کے چلے
بچی نظر تو نگاہوں میں ہم سما کے چلے

جو میری جان میں منت کیوں چلے سو بہ کیے
جو میری روح میں کیوں ہوا اٹھا کے چلے

رہے گا قصہ خدا قافلہ شہید ولا
ذرا بہشت میں شہر کربلا کے چلے

[illegible]
ادھر تو کچھ ہے ہو کے منہ پھرا کے چلے

بجا نہ نقش نقش پا ہمارا ہے کوشہ یمن
نشان اپنے بچھڑے سر پا لو ہے ستارا کے چلے

عدم کی آمد و شد میں ہی پیچ و راہ کو گئے
پیادہ آپ سے تیغ کا نہ ہے پیہ افسر پا سے چلے

ہماری خاک پا سے ہی اونکی ٹھوکر کی
صبا سے کہہ دو کہ بہ سمت نسیم اٹھا کے چلے

ہمیں وہ شوق شہادت تھا عہد طفلی سے
زمیں سے پالو اٹھائے ہے کہ سر جھکا کے چلے

کسی کی آمد و شد کا ہے بیخودی میں خیال
جو اس جا کے جو آئیے تو بیہوش آ کے چلے

قدم اوٹھا نہ سکے ہم تشنہ سے شرار صحرا
کہاں قیام کریں کوچہ فنا کے چلے

وہی قلق ہے وہی دل کا انتشار ہی ہے
جو درد تھا سو بہ سینہ فراہی ہے

ہزار درد ہیں کچھ اون کا چارہ کار ہی ہے
ہزار غم ہیں مگر کوئی غمگسار ہی ہے

سنا ہے کیوں نہ ہمیں نامرادی و حسرت
جنوں ہی ہے یہ گریباں میں کوئی تار ہی ہے

امید یوں نہ تھی اوسکو ستم کی عادت
وہ بخشدے گا اگر او گناہ گار ہی ہے

لبوں پہ جان ہی ٹھہری ہے لوگ کس پہ رو
جو وعدہ آپ کا ہے لطف انتظار ہی ہے

کہاں سے چشم فسوں ساز شب کی کہ نشہ
تمہارے ہی ہے کچھ نیند کا ...

اولجھ نہ بالوں سے اپنے کہو صبا سے ابھی
کہ خیال خم زلف ... ہی

ہمیں چاہو جو وفا ...
بہر حال ...

ستم کو شکوۂ جور و جفا کی رو نہ جبرا
کسی کی بات کا اخر بجز اعتبار بھی ہے

پلا دو ساقی کو شعلہ کدہ میں نکلیں
ہوا ہے ابر سے آندھی بھی پر غبار بھی ہے

بنی ہزار تمنا اک آرزو کے لیے
ملا ہوں خاک میں دنیا کی آبرو کے لیے

ہزار چاہئیں دل ایک آرزو کے لیے
وہ داغ لاؤں کہاں سے تمہاری لو کے لیے

تمہارے دیکھنے والے کھڑے ہیں چاروں طرف
کدھر کو پھر و گئے منہ خاطر عدو کے لیے

اٹھائے جاتے ہیں قتل کو تیغ ہاتھوں میں
چھپائے جاتے ہیں خنجر مرے گلو کے لیے

خمار ہستی ناپائیدار دیکھ چکا
چلا ہوں جوش میں پھر ساغر و سبو کے لیے

وہ ہاتھ کیا ہے جو پابند جیب و داماں ہو
وہ پاؤں کیا جو نہ ہو تیری جستجو کے لیے

کہاں نہ زلف کے پیچ ہی مری پریشانی
بنا ہزار زبان عرض مو کے لیے

ملا ہے نطق زبان کو ترا ذکر کر کے
زبان دہن کو ملی تیری گفتگو کے لیے

بنا ہے کیسا مسیحا مرہم زخم
سلگ رہی ہیں رگ گل مرے رفو کے لیے

بنا گیا ہمیں دیوانہ اک پری وحشی
جنون ہے مشغلہ کس شوخ تند خو کے لیے

نہ جفا تم کو نہ مجھکو ہی وفا آتی ہے
دیکھیے شرم سے کیسے رو نہ جبرا آتی ہے

پھر سرگوشی پیدا ہو یاد آئی ہے — کہاں ہے پاس خبری الفت دوا لاؤ

بیکسی باعث شرمندگی برگ ہوئی — گور کو بھی مرنے کے لئے نہیں جگہ آئی ہے

کھینچ ہے ناقہ لیلیٰ کو سوئے نجد کوئی — ساربان نالۂ مجنوں کی صدا آئی ہے

سر و ہمری سے تری باغ جگر سبز ہے — روز [illegible] سے کچھ [illegible] سودا آئی ہے

ہائے وہ گھر نہ خاموش ہی گم ہے — اشک بہتا ہے کیا آگ لگا آئی ہے

کیسے لکھو نسبی تصویر [illegible] انگلیوں — اشک خون نہ بہے کچھ لہو جفا آئی ہے

ہائے [illegible] — دل ہمارا لگا [illegible] ہوا آئی ہے

ن

شعر [illegible] الفت دنیا کو فقط یاد ہم سے
زندگی یاد کسے بعد فنا آئی ہے

بیگانہ کہ ہو کوئی تو اپنا بنا لی — کیا خوف ہے کیا لگا [illegible] اور کیا بنا لی

ملتے ہیں [illegible] — جہاں پر نظر کچھ سودا بنا لی

پھر خدا نہ دو سر بازار گالیاں — عاشق کو راہ سے ہٹا بنا لی

چوکا نہ کہ سینے میں ہزار دل — پیا [illegible] چلا بنا لی

لیتا ہے کون [illegible] وہاں [illegible] — سا [illegible] جہاں کو [illegible] بنا لی

محشر بپا کچھ کون راہ چلتوں ہے — والان کے لئے کوئی پروا بنا لی

[illegible] کیا [illegible] کو دل [illegible]

[illegible] آشنا [illegible]

[illegible] کو ہم [illegible] سمجھے | کیا کہا میں نے آپ کیا سمجھے

ہم تری بات کا مزا سمجھے | کوئی تجھ [illegible] کو کیا سمجھے

مرض الموت کو شفا سمجھے | درد کو جان کی دوا سمجھے

اس [illegible] کا مدعا سمجھے | دل بد خو تجھے خدا سمجھے

[illegible] ناوانی [illegible] پوچھ | [illegible] کو [illegible] البلا سمجھے

[illegible] اس جہان کی [illegible] | ایسے [illegible] تجھے خدا سمجھے

[illegible] صورت کی آواز | دل شکستن کی یا ہم صدا سمجھے

[illegible] شکایت ہے | کچھ بھی موقع نہ بات کا سمجھے

[illegible] اوٹھائی تیغ | وہ مجھے جان سے جدا سمجھے

[illegible] آنے کا وعدہ | ہم تری [illegible] تنہا سمجھے

[illegible] والی و [illegible] دل | کیا تجھے آپ سے جدا سمجھے

[illegible] | کاش [illegible] لکھا ہوا سمجھے

[illegible] | کس کو اوس کی [illegible] وفا سمجھے

دل کسی کا نہ [illegible]

[illegible] کل [illegible]

آج [illegible]

لطف صیاد سے ہم [illegible] ہوے لوگ

کیا [illegible]

[illegible] اُنکی خوشی میں [illegible]

[illegible] نہ [illegible]

یاد وحشت میں جو دونا ہم صحرا نوردی

یاد وہ دن [illegible] عدم [illegible]

وصل کی آرزو [illegible]

یاد آیا کیسے [illegible] آیا

کوچۂ زلف میں [illegible]

سرو [illegible]

شوق نظارہ [illegible] کیا کیا

کوچہ میں [illegible]

[illegible] ہوے لوگ

[illegible] ہوے لوگ

[illegible] ہوے لوگ

[illegible]

[illegible] ہوے لوگ

[illegible] ہوے لوگ

[illegible] ہوے لوگ

[illegible] ہوے لوگ

[illegible] ہوے لوگ

[illegible] ہوے لوگ

[illegible] ہوے لوگ

[illegible]

شوق ہے یار کہ سنبل کی لٹک ہے پیچ پی | غیرت سے دل چیر کے گیسو سے شکن ہوں

نہ طبیعت میں مزا ہے نہ زبان میں کچھ لطف
شعلہ بدست ہوئی ہم طرح سخن ہوں

کب ہی تیرے ستم سے بت نادان خالی | نہیں حکمت سے مری درد کا درمان خالی

ہاتھ نہ یوسف سے کبھی گرد و دامان خالی | تیری شہرت نے کیا ہی کیا کنعان خالی

پھر ہی مقتل سے چلے لیکے وہ دامان خالی | کر دیے سینکڑوں گردن سے گریبان خالی

تو نے تقتان سینہ نہ جان میں ہی پیکان خالی | رو دیا گھر کو مرے دیکھکے مہمان خالی

ہو گیا اشک سے دشمن کا نہ دامان خالی | دل بھر آیا جو ہوئی دیدۂ گریان خالی

لذت زخم سے تھا شوق تپیدن کیا کیا | کر دیے میں نے قیامت کی نمکدان خالی

چھوڑ دو مصحف رخ دیکھ کے تو لوں قسمت | کفر ہے تم کہو فال سے قرآن خالی

زاہدوں کو ہی مبارک رہے یہ فاقہ کشی | ساقیا دیکھ نہ جائے یہ رمضان خالی

دل تو کہتا ہے کہ سینہ میں کسی کا ہی مقام | ہاتھ کہتا ہے کہ کیا پھاڑوں گریبان خالی

شیخ پہ ہو جو کہیں سرمہ سے کتکل [illegible] | کیا بات ہے اپنی نہیں دشمن ایمان خالی

[illegible] آیا تھا یہاں کس سے تو دیکھا [illegible] | [illegible] دیر و حرم گبر و مسلمان خالی

[illegible] | [illegible] کسی کا کوئی احسان خالی

جنبش لب سے جو مسیحا کو کیا ہے بیمار
بات کی بات میں ہو جاتا ہے بیمار [illegible] خالی

کہیں جیب ہوگی جب سینہ بھی ہوگا [illegible]
اے جنوں کا ہو گا نکلے ہے کہ یہی گریبان خالی

چھوڑوں دامن کو تری اب نہ گلی کو جاؤں
وہ نکما ہے جو ہو کام سے انسان خالی

مصحف رخ کی ترے ہے تفسیر کتاب دل میں
نہیں آیا تیری صورت سے تو قرآن خالی

تھا کبھی قیس کبھی میں تھا کبھی تھا فرہاد
نہ رہا ایک بھی دن کوچۂ جانان خالی

عمر گذری کہ دل تنگ میں ہے تیرا خیال
نہیں رہتا کبھی یوسف سے یہ زندان خالی

ہے بلند اگر پرواز میرا طائر روح
کہیں کر دے نہ قفس مرغ خوش الحان خالی

اوٹھ گیا الفتہ سا استاد جہان سے شعلہ
کر گیا بلبل خوش لہجہ گلستان خالی

غیر سے آپ بگڑ مائل گفتار ہو بیٹھے
لوگ کیوں بزم میں چپ صورت دیوار ہو بیٹھے

آپکے قد کو کہا سرو گنہگار ہو بیٹھے
ہم بھی سولی پہ چڑھا نکلے سزاوار ہو بیٹھے

رشک سے مر گئے ہیں آپ طرفدار ہو بیٹھے
پھر کی خاک کے بھی پھول کہ جو [illegible] ہو بیٹھے

ہم ہیں تنہا فقط آپکے گنہگار ہو بیٹھے
آشیان تک نہ بنا تھا کہ گرفتار ہو بیٹھے

روز وعدہ ہو کے سو سو ترے اقرار ہو بیٹھے
ہم قیامت سے [illegible] ہو بیٹھے

سرخ آنکھوں سے ہیں کیا [illegible]
[illegible] ہو بیٹھے

ہم سے کب ہو سکے اس شوخ کی ابرو کے اشارے — آپ اتنا سمجھتے ہو جو بیزار ہو جیسے

ہم بھی ہو جاتے ہیں ہی شمشیر کے کشتہ — ایک ہی ہاتھ میں اس یار کی اوس یار کے

دیر و کعبہ میں پہنچی شیخ و برہمن اکثر — دام زنار میں گرفتار ہو جیسے

رہ گئے دل بھی تھا جس کا کہ تو پوچھے گا — شکر کیجئے گا ہم تیری رفتار ہو جیسے

جان سے اپنے کو اسیر کئے اشنا ہو جیسے — دل نہ بسا اپنے کو گیسو کا گرفتار ہو

زندگی اور اجل میں کبھی جھگڑا ہو گا — آپ اگر کہیں سخن بھی وہ رفتار ہو

شوق اس فکر میں خاموش ہو دونوں کے لئے
زندگی جس سے کیا جس سے کہ بیزار ہو جیسے

بیوفا ہی داغ ہے خم تغافل میں ہے — جنت میں بھی گیا جو خم تغافل میں

کیا کیا شوخ جمال وہ ہے خم تغافل میں ہے — کچھ بھی ہی جانتا ہے جو عالم تغافل میں

نظارہ کرتے ہیں تیرا سر سے پاؤں تک — دل ہے کہ آئینہ قد آدم تغافل میں

ہم مرتے بھی جیتے نہ رقیبوں کی رشک سے — دیکھا ہے گور کو تو اک عالم تغافل میں

پالا ہے سانپ آستیں آتش نار سے — کہنا ہے کون کہہ کے خوش خم تغافل

نادان فقیر ہے کہ بیں پی نہ عمر آزمایاں — یہ سمجھو دل ہے پاکوئی رستم تغافل

اسے کہا مرا رہا ہے جس کا رو سے ہے زندگی — اگر دل ہے سو ہی الا لق ہاتھ تغافل

پڑے پھولوں کے لب ہیں او دوسری توشش سے کچھ ہو گیا
اثنا ہی ہوئی ان سے پہلے ایک نوک کا مطلب

اوراق دل پہ صفحۂ خط آیا ہے رقم
الہی کتاب عشق کی ہر وصل نہیں

پھر وصلے ڈھیلے ہاتوں کی کچھ دل پہ جوش ہے
اب شعلہ کو کیا لوے ہے جو ہم سے قبول ہے

دل سے وحشت کی آرزو نکلی
زلف خود سر کی سر سے لو نکلی

تلخی مرگ کا مزا مت پوچھ
زہر کی گھونٹ تا گلو نکلی

اپنے دل ہی میں رشک آتا ہے
آنکھ کی کاوش عدو نکلی

تاب کیا عکس روئے زیبا کی
آئینے رخ سے روبرو نکلی

اوس گل کی جیب پیرہن پہ مرے
جس کا دامن نسیم چھو نکلی

سب گئی ہوش و صبر و تاب و تواں
حسرت دید ایک تو نکلی

رات آئی گئے بیچ کچھ آنسو
شک کچھ کر آبرو نکلی

حسن میں ہی ادا ہی ہیں وہم پری
سب بدن کی ایک خو نکلی

اور حسرت طلب ہی وصال کے بعد
دل سے کچھ ہی تیری جستجو نکلی

ہو چکا حشر کا ہم پاس شاہد
شعلہ پھر تیری ہاتھ سے ہو نکلی

خدا کے واسطے نالو نہیں تیغ تو نقصان مجھے
چھپا کا تیر پاس ہے کہتا ہے میرا امتحان مجھے

الٰہی میں پری ایسے تیر و سنان مجھے
نہ اپون مژگان دکھا کرو لی ہی پلکین چشمکمان مجھے

سمجھا تیر پاس ہے جو بن اخیا اجا فوطا مجرم کا
تھا جوش مستی ہے نہ یوں انگ گریبان مجھے

سمندر کیا ہے یہاں طوفان ہے تیر ہوئی ہیں انکھوں سے
اک آنسو کے ٹپکنے دیجے دریا روان مجھے

میں وحشی ہوں لیلیٰ کہہ ہی ہی مجنون انگر
لو نصرت مرگیا مجنون رہا ہی شہربان مجھے

حمد تو ہی کیا پروانگی کر دی محبت کو
لگا کہہ تا ہے شمع کی منہ میں زبان مجھے

دکھا دل سینہ پر زخم اپنا طفل خون کا
مجنون ہے مجلی ہی پہ جو شخط بوستان مجھے

جو لکہہ کہ ایک غزل شعلہ نے دیوان کا صاحبا
زمین شعر پول اوہی کہ ساتون آسمان مجھے

کمر کا سر پاش ہر زخم ملاحت ہوئی
پہر ہے ناخن سے کی سی لیے او ہی لذت ہوئی

سوئے جا لبی پہ لیا او ہی ہمت ہوئی
کر اجل میں ہی تمہاری ہی ہی عادت ہوئی

جنبو ہمسر و بعد وفد والا کو ہو تا معلوم
اے شب ہجر تو ہی کاش قیامت ہوئی

خون بہا لینے کو کیا حشر میں دیہہ کو
کہ قیامت ہی تمہارے قد و قامت ہوئی

شہ تبا ہو پر جمال بے اچھا ہی ہوا
[illegible] وقت ہوئی

حسرت [illegible] مرگئے میں کہ ہی اوبا
[illegible]

ی

تو جوانی میں خدا [illegible] کیا ہو سکتا / پیرو [illegible] وقت کہ [illegible] کو [illegible] ہوتی

دوست احباب ہوں سب جمع یگانہ آ کے / اونکو آنے میں یہاں کس سے خجالت ہوتی

شغل خستہ دلی لاشہ کا اوسکے نام سے تھا / لاتے تشریف تو سب ہی یہ ضیافت ہوتی

ہو اگر [illegible] کر [illegible] کی [illegible] / عاشقی تو یہ نہیں ہے جو ندامت ہوتی

دوستی کا تو [illegible] فرض [illegible] ہم کو [illegible] / اور جو کہتے ہی تو کیا ہم سے شکایت ہوتی

ایک اور [illegible] کہ وہ [illegible] میں [illegible] سے ہاں / مفت بیٹھا یہ دل [illegible] ہے یہ محبت ہوتی

منتظر کسکے ہوا شوق ہی اور [illegible] / آپ آتے وہ اگر اونکو محبت ہوتی

وہ پہونچا اسکو [illegible] گوشہ دامن [illegible]
ہاتھ کو چاک گریبان سے جو فرصت ہوتی

تمہیں نے رو رو بے وفائی کی / وہ [illegible] جدائی کی

ہاتھ نے جیب تک رسائی کی / ضعف نے طاقت [illegible] کی

اب یہ خدا [illegible] / بات جاتی ہے جبہ سائی کی

ہاں [illegible] جب وہ [illegible] / کوئی صورت نہیں صفائی کی

[illegible] / [illegible] خدا [illegible]

آپ اپنے وگرنہ پھر وصال
اپنا او خمار وحشت جنون
سحر صبح سے سو گئیں ظاہر
نہ سہی آپ اچھے ہم بھی سہی
نثر لیتی ہیں لوک کی کیا کیا

[illegible] الی کی
[illegible] پائی کی
[illegible] پائی کی
[illegible] الی کی
[illegible] کیا صفائی کی

شعلہ [illegible]
اے تری وضع پارسائی کی

روشنی کا نور ہے ظلمت کدہ ویرانہ ہے
بلبل دل اپنا وہی گلزار پر دیوانہ ہے
خفتگان خاک کیسی یاس سے ہو کر تیرے اوٹھے
اوس جہان نیرنگ [illegible]
جو [illegible]
وہ [illegible] دیکھا یا الہی خیر ہو
[illegible] کیا سنگ کوئی [illegible]
[illegible]

گویا خال چہرہ زنگی چراغ خانہ ہے
کاش [illegible] جہان کا سبزہ بیگانہ ہے
صور اسرافیل ہی کیا نعرہ مستانہ ہے
سر [illegible] تقدیر دانہ دانہ ہے
جنکو [illegible] نیند آئی وہ مرا افسانہ ہے
دست ساقی میں ہماری عمر کا پیمانہ ہے
کیا کیا [illegible] دل دیوانہ ہے
[illegible] مرا اک افسانہ ہے

[illegible]

[illegible]

حیرت نما تجلی ہے آئینہ [illegible] یار کی
[illegible] آئینہ [illegible] کی

[illegible] چشم یار کی
[illegible] چھپا [illegible] مزار کی

[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible] امیدوار کی

[illegible]
[illegible] گریبان [illegible] تار کی

[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

پیدا ہوں [illegible]
ملتی نہیں [illegible] شہسوار کی

داغ جل جل کے جلائے ہین مجھے
چشم ہمنشین کی رولاتے ہین مجھے

لاغری لطف فنا دیتی ہے
لوگ پہرون نہین پاتے ہین مجھے

ہجر مین کیونکہ تہ و بالا نہ کرون
بیٹھکر غیر اوٹھاتے ہین مجھے

مہربانی ہین یہی خاطر سے ستم
ٹھوکرون سے وہ جلاتے ہین مجھے

سب سمجھتا ہون پہ ہون کیسے بگاڑ
آپ ناحق کو بناتے ہین مجھے

کبھی باتون سے کبھی پانو سے
کھیلتے ہین کہ مٹاتے ہین مجھے

حال دل کہیے تو کس سے کہیے
سنکے لاکھون وہ سناتے ہین مجھے

کیون ابھی آپ ہین گرم خرام
اہل محشر تو جگاتے ہین مجھے

غیر کے ہاتھ سے لیتے ہین وہ جام
زہر پھر پھر کے پلاتے ہین مجھے

دل یہ کہتا ہے کہ سب دیکھی جھلک
اب پھر کس سے چھپاتے ہین مجھے

شعلہ کرتے ہین کیا دیدۂ تر
دل لگی ہے جو بجھاتے ہین مجھے

یہ دیکھیے کیا ہے زمانہ جو انقلاب مین ہے
ضرور زیر زمین کوئی اضطراب مین ہے

خیال کچھ دل سوزان مین ہے تو کس کا
نمک نہین ہے تو پھر کیا مزا کباب مین ہے

پڑھا یہ جو اسما کی جلیل بچپن سے شوقی
کہانی کیا سنو کہ شوقی شہر سے خراب مین ہے

ابہی تو کہلی ہے بدخواہ کی غلط فہمی
بہری ہوئی کوئی دم کی ہوا حباب میں ہے

یہہ کون بال کہلائے آ رہا ہے تربت پر
دہواں چراغ لحد کا جو شمع و تاب میں ہے

وہ پردے سے خدا کو کہ ہوئی باتیں کچھہ الہی
جواب خط کا مرے نامہ کو جواب میں ہے

گناہ گنتے ہی گذرے قیامت ہو ہی گئی
ہنوز میرا فرشتوں کے مرے حساب میں ہے

کہا لگا حشر قیامت کہ پہر اٹھو نہ کبہی
شہید عارض تاباں ابہی آفتاب میں ہے

شب فراق کی بیداریوں میں جان گئی
ہنوز آنکھہ کہلی آرزوے خواب میں ہے

ہوا کچھہ ایسا ہجوم نگاہ عارض پر
کمان ہے سب کو کہ چہرہ ترا نقاب میں ہے

سبک مزاج تو بیٹھے ہی آشنا ہی نہیں
دکہا وسمہ کہاں دیدہ حباب میں ہے

الہی خیر ہو فتنہ کہیں نہ چونک اوٹھے
میں بوسہ لیتا ہوں آنکہوں کا اور وہ خواب میں ہے

غضب کا جوش ہے طوفان اوبہری
بلا کا زور تری عالم شباب میں ہے

ہمیشہ سیر سفر ہے سوار ابلق
جو ایک پانو زمیں پر تو ایک رکاب میں ہے

تو ادہی عہد جفا کا رہے ہمت میری
کسی کو ٹکڑے دل میں بہری پیری حسرت میری

لیے دم قتل خبر کان بلا حسرت میری
[illegible]

[illegible]

[illegible] ہون [illegible] کہا [illegible]
تیری قدرت سے ہویدا ہی کرامت میری

اہل محشر سے الگ ہوکہ کہون ہی حال اپنا
اسکی باتو کہ ہی موقوف قیامت میری

آئینہ خانہ ہو کی شوق میں حیرت [illegible]
تیری صورت میں نظر آتی ہے صورت میری

[illegible] بلبل ہیں سرگوشی گل [illegible]
مثل تصویر خموشی ہے فصاحت میری

سجدہ پا [illegible] تو خدا ہی [illegible]
ناز کرتی ہے گنہ ہوں پہ اطاعت میری

[illegible] گور [illegible]
ضعف کہتا ہے کہ آپ دیکھو طاقت میری

طالب بوسہ کے اقرار [illegible]
جسقدر سہل ہوئی بڑھ گئی دقت میری

[illegible] بالی ہے [illegible]
لخت دل رو کیا کرتے ہیں [illegible] میری

[illegible]
باتوں باتوں میں پلٹ جاتی ہے [illegible] میری

وہ میں آوارہ ہون [illegible] لیلی [illegible]
ڈھونڈتی مجکو ہی وحشت [illegible]

[illegible]
ایسی دم تک ہی فقط [illegible] قسمت میری

[illegible]
[illegible] گھر سے [illegible]

[illegible] حالی [illegible] اور [illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible] رونمائی [illegible] میری

[illegible]
ایسے دم مرگ زیادہ [illegible] میری

کیا کہوں مشغول ہے [illegible] انکو

کس سنبھالی [illegible]

بزم میں ہلچل پڑی وہ جو اٹھا نقاب انکو
حشر ہو گا [illegible] انکو

اشک کے [illegible] خون ناب انکو
شہر ہوا اضطراب سے دل میں انقلاب انکو

زلف و رخ کھولے ہوئے وہ جو اٹھا نقاب انکو
[illegible] انقلاب انکو

[illegible] اضطراب انکو
[illegible]

[illegible] انکو
[illegible]

[illegible] خیال ابرو [illegible]
[illegible] انکو

حسرت و امید میں خون ہے سوال
دیکھیے کیا ہو جو ہے لب پہ جواب انکو

شہر ہوا حسن [illegible] اجل [illegible]
موج [illegible] خون [illegible] تاب انکو

دیکھو عکس رخ سے [illegible]
آئینہ [illegible] تاب انکو

[illegible] دو [illegible] انکو
اونکے [illegible] خانہ خراب انکو

گریہ [illegible]
[illegible] طوفان آب انکو

دور ہے [illegible]
کیوں ہوا [illegible] حجاب انکو

کوئی [illegible]
[illegible] انکو

سنگ کیون ہین نالۂ سینہ طپید پردہ دار ہون | زندگی کیون ہے مری صورت سی حجاب انکو

شعلہ ہم ہی آہ بھرتے ہین چمکی ہے جو برق
رونے ہم ہی بیٹھے ہین گر سحاب انکو ہے

گوشۂ دل مین خیال نے نقاب انکو ہے | ذرہ کی خلوت سرا مین آفتاب انکو ہے

کیون ہین کون عاشق پر اضطراب انکو ہے | اس تنی لستی مین ہی کچھ انقلاب انکو

ہین ہنگام سحر وہ بے نقاب انکو ہے | دھوپ سے پہلے ہی ہے گھر آفتاب انکو

بیخودی چھائی ساقی سے حجاب انکو ہے | نشہ سے بدلے مری انکھون مین خواب انکو

منتظر کیا وہان تو پر رخ پر نقاب انکو ہے | سو رہو کہ شوق اگر انکھون مین خواب انکو

وہ سے ساقی گر جام شراب انکو ہے | اٹھو تاکون ہاتھ ہم تک آفتاب انکو

رخنہ بندی کی ہو بہ بجا ہین سینہ صدہا کی | دل مین در پردہ وہ شوخ ہے بے نقاب انکو

چھانگی ہے کیون عروسان چمن پر خوشی | چپ ہے بلبل دیدۂ نرگس مین خواب انکو

شوخ کیسا ہم ہی اپنے دل مین بیقرار تھا | رحم کیجے دو ہی رفت جواب انکو

نالۂ سینہ سے نکل آیا دل توڑ کر | آج پہلو سے لو بیٹھ پھر حجاب انکو

[illegible] | [illegible]

ساقی [illegible] آیا [illegible]

[illegible]

رہے ہو گئے پھر تو رخ کب تلک چھپا ہوگا / [illegible]

پھر کی باد صبا کسے اوڑائی ہوئے / کہ خاک بھی ہیں [illegible] ہوئے

خودی میں آؤ کہ عاشق پہ بیخودی حالی / [illegible] ہوئے

کہ تو تو ہی وہی تھی مری گناہوں تک / ترا کرم ہے مگر آسرا [illegible] ہوئے

نگاہ کی طرح چھپکے سے نکلے جاتے ہو / کہیں تو چین نہیں آنکھ میں [illegible] ہوئے

پھر اونکو حشر کا کیا ڈر جو ہیں زمانہ میں / تمہاری طاقت دیدار آزما ہوئے

تمہاری یاد میں بی دیتے ہیں لاکھوں داغ / اس ایک غنچے سے کیا کیا ہیں گل کھلا ہوئے

عدو کے آتے ہی کیا بات جی میں ٹھہر گئی / اوٹھاتے جاتے ہیں جو [illegible] ہوئے

تمہیں کہو کہ ستم کا تمہیں سلیقہ تھا / یہ ناز و غمزہ ہیں کس کے کہو سکھا ہوئے

تمہاری جنبش دامن پہ جب تلک ہو گی / اوٹھینگے حشر میں کیا خاک [illegible] ہوئے

جگر کو دیکھ لوں سینہ میں دل کو پہلو میں / [illegible] ہوئے

چھپا ہوا ہے زمانہ میں رنگ پامالی / ترا نقش ہیں اک پانو کے مٹا ہوئے

نگہ جو پھر گئی [illegible] کسی شہید کا ہاتھ / خدا کی [illegible] دامن ذرا اوٹھا ہوئے

شب فراق سے محشر کو کچھ نسبت / [illegible]

لگا ہاتھ مجھ سے عدو سے فنا کی باتین
برائی مجھ سے قتل عدو سے کرا کی ہوتا

پھٹا لیا ہے گریبان کو چاک سینہ سے
سکر تا میری میں وہ پیرہن پردہ اوڑھا ہوتے

نہ شب ہوا گریہ سے کیا کیا نکلے ایک گل
نہ شکایت رنج کی نہ تیری رو لا ہو

پھر کیا ہو جو ہو غلمان ہو حور ہو مہ ہو
بتا شن کیا تمہیں ہم ہوشیا ہو چکا

ہمارا نجم ہے اب شعلہ آتش بیان
قلم کی چال سے چلتے ہیں سر جھکا ہوکر

فغان کا طرز جو رنگینی سخن میں ہے
چھپی ہوئی مری فریاد پیرہن میں ہے

گلوں کا چاک گریبان نہ کیوں چمن میں ہے
مزا جو ہی سے کہ خود رنگی وطن میں ہے

الٰہی فرق نہ داغ تو کہیں میں ہے
چمن کا پھول اثر کہہ ہی اس چمن میں ہے

اٹھو اٹھو کی صدا جب ہر ایک سخن میں ہے
تو کیوں نہ حشر کا ہنگامہ انجمن میں ہے

فنا کے واسطے آرائش بدن میں ہے
حباب کیسے کہ کیا خاک پیرہن میں ہے

دل اسیر تیری گیسوؤں سے کیا سلجھے
جو بال بال میں الجھی شکن شکن میں ہے

رہیں اڑتا ہے گی سر پر مری گرانجانی
بہم ہو چہرہ وہ ہو کہ روپا ہے ایسی میں ہے

عدو کی چشم میں رہا چاک گریبان معلوم
اثر ذرا ہی اگر آہ شعلہ زن میں ہے

لگا ہاتھ نہ وہ شمالیوں سے شمشیر
تیغ کوئی دست شمشیر زن میں ہے

جو نکہ کسی طرف اوکسی سے اٹھو اوپر ہے — تیر تیر سے اٹھا او بالک ...
پہنچی ہے گھر میں وحشت تو پاؤں پسارا — جنون بھی ہاتھ لپٹا ... جنون میں ہے
اسیر دام محبت کا لطف ہے ستم — قفس میں ہم ہے اور بال ... میں ہے

چھپا او پیشہ وری میں ہے مضمون کسی شعر لکھ کے شعلہ
ذرا انک کو ابھی ... سخن میں ہے

نگاہ چہرہ پہ دل زلف پر شکن میں ہے — قفس کا بستہ ہی نکلا ہوا چمن میں ہے
کھلو کبھی اک سی رنگت ہے چمن میں ہے — مٹا دو دن فرق جو داغ ہو کفن میں ہے
وہ ذکر وحدت باقی ہے کہ سخن میں ہے — مثال رشتہ کہ پیچ سو د بدن میں ہے
مرا ہے نام شہ لاشہ وہ سا کفن میں ہے — غم فراق ذرا لو جو تو بدن میں ہے
دکھاون سا شیشہ ... — مٹا دو شمع کو خلوت جو انجمن میں ہے
چلی ہے لوٹ قیامت وہ اک ... — گلے سے کوئی لپٹا ہوا کفن میں ہے
خیال ... دل میں ... — سر حسرت کوئی آغوش ... میں ہے
تم آج کی انکھ کو آئینہ میں ... — ذرا لو ... حیران ... میں ہے
کسی ... آغوش ... — ... سو ... میں ہے
... — ...

ہم ایسے دل ہیں سو جیسے دل پھینک دیا | ہم ایسے جان ہیں پر کیسے جان بدن

اداسی ہے مرا نام تو اے شعلہ و دھواں [illegible]

زباں میرا لفظ ہے اور زباں [illegible]

میرے ساتھ ہیں جو وہ کیا گل کر کے پھینک دیا
گرد بیچ صبا سنبل کتر کر پھینک دی

کم ہو گیا [illegible] ایک [illegible]
چونچ سے بلبل چمن میں گل کتر کر پھینک دی

ایسے صیاد [illegible]
جور کی گل سے پر بلبل کتر کر پھینک دی

سر کٹا ہوں [illegible]
شمع کا گل جیسے گل کتر کر پھینک دی

[illegible] جیسا [illegible]
ایسا ایک لعل ستم دل کتر کر پھینک دی

اپنے حال [illegible]
[illegible] کتر کر پھینک دی

[illegible] محشر [illegible]
تو اگر میری زبان یا گل کتر کر پھینک دی

[illegible] زبان [illegible]
[illegible] گل کتر کر پھینک دی

[illegible] خاموشی [illegible]
کر دن مینا [illegible] کتر کر پھینک دی

وہ اسیر [illegible] الف [illegible]
ایسا و ظالم کہیں کا گل کتر کر پھینک دی

[illegible] گلبرگ [illegible]
جس طرح کوئی پر بلبل کتر کر پھینک دی

[illegible]
[illegible] گل کتر کر پھینک دی

کس سے پامال کہاں ہاے جدا ہوا
اور مری خاک سے دامن کو بچایا ہوا

ایک دن جس کی ہزاروں میں تماشا ہوا
ایک میں لاکھ مری جان کو کھایا ہوا

اور یہی واسطے ویران کو بٹھایا ہوا
نہیں رکھتی میں فرشتوں کا ہی آیا ہوا

آگے اشو جنازہ کے اٹھایا ہوا
دیکھتا جا مجھے مشت پہ پہر سے کہا ہوا

کیا ہی سامان ہیں اک شمر و دیدہ کے لئے
کچھ مرے پاؤں میں چھینٹا سا ہوا

پاس کمے ہم سہی نشتر ہاتو بلاد آنکھیں
نہ سہی آپ مری جی کی چھورا ہوا

مرے نالوں نے کیا غیر نے جب ہم شکو
سچ سے ہوئی ہیں شہر کی آگ لگایا ہوا

دست رنگین مرے سینہ پہ جب سر اٹھے
اور لگی آگ ہاتھوں سے چھپایا ہوا

دو اجازت مجھے رونے کی تو طوفان آئے
دیدۂ تر ہیں سمندر سے بہایا ہوا

حال دل سنکو وہ کہتے ہیں بگڑ کر مجھسے
نہیں آتا ہی ہیں پاؤں کے تلے آیا ہوا

لے چلا یار کہہ سر پہ کہاں کا شعلہ
دیدۂ ہے نہیں جنازہ سے کہ اٹھایا ہوا

اور ہر تو پہنا دل نہیں ہے ہاتھ سے دیکھو جگر
کیا رہ سینہ میں لگی ہے اور سو میں ہی [illegible]

لگا اور بٹھالی تو پھر آیا جو بہر کو دیکھا پاس
وہ مکانی شمشیر کہہ لی ہے کہ تماشا [illegible]

نہیں ہے کچھ کہ دل عشق کی اسیر آ کے [illegible]
کیا تماشا وہ جو پاؤں کے [illegible]

اے ہما لاف ہے ایسا کہ ہتھی اسرار
[illegible] نقشا نکی [illegible] ایسی اونھوں کہ [illegible]
[illegible] یا [illegible] جو [illegible]

یہ شگفتہ بیاں کی روشنی ہے [illegible] بالو سحر [illegible]
کہاں کا محتشمی صورت کسکا بیان کسی کو [illegible]
[illegible] الہی [illegible] گذری کہ ان [illegible] گر [illegible]

یہیں ہوا ای شعلہ [illegible] خالی ہیں [illegible] ساکالم
چپ دل کو پہلو میں [illegible] ہوں لوپا [illegible] پھر [illegible]

جان دیتا ہے جو سر دل لگی کی
رونا اک بات ہی ہنسی کی

دیکھیں تنگ لگی کر کی جتی کی
پھر اونکو لاف ہے جوہری کی

ہیچ ہیں ہی اسکے بات [illegible]
سنتا نہیں بیان کوئی کسی کی

زخم والا ہے وہ شکار ان
دیکھو کہیں بات ہو نہ بسکی

وفرنج واعظ کو نہ کو جنت
الحمد کہ خوب منصفی کی

اسکا کرے بد عا نہ باو
بے خطر ہے جو مہر بگی کی

گر محل میکشان میں آ ہو
نہ سہی تنگ ہی شیخ جی کی

شعلہ جب تک کہ تھا نہ جوہر
ہوتی نہ شرر قدر آدمی کی

[illegible] کیا جو [illegible] سنو [illegible]
اوتو [illegible] وہ [illegible] اسکو [illegible]

پہر اچھا ہے یہی یا لو نکالو پیر کہو لو
ہیا ہے دل ہم کو ذرا [illegible] ہو کوئی

عدو سے کہتے ہیں کیا بات پہر کہو لو
نکالی آپ نے پہر کیا تھا منظور نہ تہا

وصال میں تیری انداز کیا کہوں تجھے
وہ کس طرح سے کہ پہر وفا اسنا ہو کوئی

یہ بات چاہیے وہ کسی بہری کہو یار کاہ
تمہاری ہی ہے جفا سنو تو ہوئی

سری کسی نے کہا اور کسی نے دیوانہ
تمہارے واسطے کیا کیا ستم اٹھائے ہیں

خدا کے واسطے دامن نہ ہاتھ سے جہٹکو
یہ کس سے وعدہ ہے جلدی اٹھا لو

جو ابن [illegible] تاریخ تو آسے دو مثلا
بھلا یہ دیکھیو [illegible] میں کیا اسلو تو ہمی

حسرت زخم سے پہر بھی ہوا دل خالی
گر گیا لا کہ نمکدان تیر البسمل خالی

کر کے پہلو کو چلا شوخ شمائل خالی
کیوں نہ حسرت میں کروں کس طرح دل خالی

ہم سے رخصت جان کہ میں جلدی اٹھ
ہلی روح کئی [illegible] محمل خالی

بوسہ خال کے وعدے پہ لیا تم نے
ہاتھ میں چھو نکہ وہ کیا لیکے کروں [illegible] خالی

تیری درگاہ سے محروم نہیں کوئی
تیری دروازے سے پہر [illegible] خالی

او کا ہاتھ [illegible] دل [illegible] پہر
کب ہوا شیشہ [illegible] میں داماں خالی

مہر قربان تمہارے نگہ [illegible] کے لئے
چاند سے رخ [illegible] خالی

آرزو ان کا ہے اب ہوا کبھی جی یا نہ ہوا
مر گیا پر نہ تمنا سے ہوا دل خالی

کیا نہ تھا دیکھنے کو جی آیا ہی تیرا نظارہ قریب
ہو سکے جا سے نہیں جو نا لو سے کیا دل خالی

ہر نفس آیا و شد لب پہ ترے ذکر میں ہا
چھوٹتا دانہ تسبیح ہوا دل خالی

اسکو کیا روؤں کہ آتا نہیں آسان اور نکلا
دل کیا ہائے یہاں رو رو کے بمشکل خالی

یاد تیری ہے ترا ذکر تصور تیرا
مشغلے سے کبھی رہتے نہیں عاقل خالی

ہر نفس پر غم کدہ رشک ہے گھڑی ہر پہر
کرنے دو شیشہ ساعت کی طرح دل خالی

جسم سے فرقت جان کو بھی نئی بات نہیں
ایسے لاکھوں سے کئے اس لیلی کی محمل خالی

پھوٹ کے ہستی کی ظرف سے کیا کیا رویا
نظر آیا جو حباب لب ساحل خالی

شاہد حسن ہوا عین تقابل میرا
تیرے جلوہ سے نہیں پردہ حائل خالی

ہائے اندھیر ہے خنجر چلا جنکو
حکم ہوتے ہیں کہ ہو شمع سے محفل خالی

تپش دل نے تہ تیغ نہ دیا
مجھ پہ سو بار گیا خنجر قاتل خالی

کام کیا آئینگے پر دست و زبان اے شعلہ
کیا کیا کرتا ہے بیٹھا ہوا غافل خالی

جنون کا سلسلہ در پردہ نکلا حسن پنہان سے
حجاب یار ہو آخر سے چاک گریبان

چلیں ہیں پاؤں یا لو پر دو گردون گردان
تری جوشی کا ہی کہیں آگیا تنگی میدان

دل و جان و جگر دل میں سب کچھ ہے تم پر وارے
پہ ہاں اپنا ہاں [illegible]

چھوڑا ہے یہی خون کشتگان ناز دامان
چلو دیکھیں ہم [illegible] کی میدان

سحر او ٹھے ہی اوسکے ہو گئی چاک گریبان
مرا داغ جگر میں خواب تھا خورشید تابان

جلا سارا بدن اے شمع و پہان ہوش چاک
لگی ہے آگ اس گھر میں چراغ [illegible] داماں

سیہ خانہ ہو کب روشن طلوع مہر تابان
سحر بیہودہ ہے دست و گریبان شام ہجران

جنوں نے بے سر و سامان نہ رکھا ہم
کفن کی کام آیا جو بچا کپڑا گریبان

نظر کا ٹہرنا آسان نہیں رخ پر کوئی ہو تو
عجب نظارہ کی دشوار ہو آنکھ چشم حیران

عدم والوں کو بھی دکھلا سنگی جینے کی کیفیت
بچا کر کوئی دن کی زندگی پھر لے گئے پہان

نظر پہنچی کہو یہ جدا اب خط نکل آیا
کسی سے کو کبھی اونچا نہیں رکھتے ہیں قران

رہا عیش وصال یار پہان حسرت ہی حسرت
ملا ہے مجھکو لطف زندگی مرنے کی ارمان

تصویر ہو وہ ہائے چشم پر تصویر کبھی سے
بنائی ہے عجب کلک بہ تصویر کو مژگان

نہیں کھلتا ہوا کیا وحشت وحشت تیری [illegible]
نکالا کھینچ لیتا عاشق کا تنگی گریبان

علاوہ ہے یہ کہ خوف خونبہا سے گھر [illegible]
گریبان پاکدامن تنگی خون شہیدان

سوا حسن آتا ہے کوئی او دیدہ مجنون
تماشائی نقش پا سے ناقہ لیلی بیابان

مثال اوس کے گل چھو لی نہ ہم سے الفت [illegible]
ہوا اسیر [illegible] پابند ہاں اگر او [illegible] آن

جراحت ڈالتے ہی شیریں کلامی سے تم کر
ہوے ہیں تنگ ہم کیسی چہرہ شور نمکدان سے

دہم شمشیر خط کیا کیا جراحت نامہ بھیجے ہے
ورق سادہ ہی رہتا ہے ولیکن ختم قرآن سے

خدا کیو اسطی اب چاک سینہ کی اجازت دو
دل وحشت زدہ گھبرا گیا تنگی میدان سے

اوٹھا لے دست رحمت سے نظر کر اپنی بخشش کی
دبا جاتا ہوں میں زندہ زمین میں بار عصیان سے

وہ خنجر لیکے آیا اور بیابان میں اوٹھہ کر
لگا ہے کچھ زیادہ تر گران ہچکی جان سے

سپر وحبابہ کیو ... کی تاثیر اولٹی ہے
محبت ہو گئی گھر کی طرح یوسف کو زندان سے

اٹھالو آرزو کی لاش کہکر دوش ارمان سے
کفن دو حسرت مردہ کو عاشق کے گریبان سے

تغافل اسقدر کیا کوئی نشان دلبری ہے
نہیں کچھ فایدہ بہی ہے مری بینائی جان سے

کہلا جاتا ہے راز عشق کیا کرتے ہو اے اشتغال
او دیکھو تو رونے کی قسم تو چشم گریان سے

پھیر یہ چشم عنایت کیسی
یہہ اشارت یہہ کنایت کیسی

خوب کہتے ہو ہمی سے جب میں
شکر کی جا ہے شکایت کیسی

تیز خنجر سے ذرا کام تو لو
چشم و ابرو کی حمایت کیسی

طور پر ہم سے تو بیٹھے جلوہ مگن
بات سچ ہو تو روایت کیسی

جو نکلتا ہے قیامت قد سے
ان بتونکی ہے ولایت کیسی

قتل ناحق کا تو تقصیری تہی
خون کے حق مین رعایت کیسی

جور ہوتی ہین کرم کے بدلے
پہر گئی چشم عنایت کیسی

سن تو لو میری شب ہجر کی بات
قصہ کیسا ہے حکایت کیسی

اشک آتا ہی نہین آنکہون مین
گہر گیا دل مین سرایت کیسی

مصحف رخ پہ نکل آیا خط
پہر گئی اور یہ آیت کیسی

کچہہ کہلی جاتی ہین آنکہین آخر
حسرت مرگ نہایت کیسی

حضرت ناصح لو مین رہنے دو
دل نہ دینے کی ہدایت کیسی

نہ کہون مین تو تمہارا کیا زور
نہ سنو تم تو شکایت کیسی

وعدہ اک وقت کا کرجائیگا
ابتدا اور نہایت کیسی

شغل کیون کرتے ہو تکفیر کی
دل کے دینے مین کفایت کیسی

ٹیڑہی اونچی چال نوک مژگان چاہیئے
گہر وہین لینے کو ہر پہلو مین پیکان چاہیئے

دل کو پہلو مین بہی کچہہ وحشت کا سامان چاہیئے
سینہ کے اندر بہی چہوٹا سا بیابان چاہیئے

وصف دست و پا مین ذکر قید ہاتان چاہیئے
مصرعہ موزون کا ہر اک لفظ چسپان چاہیئے

عاشقون کو کیا خیال کفر و ایمان چاہیئے
بت بنا کے لیے نا اک مسلمان چاہیئے

سخت حیرانی ہے ایسا شیخ حیران جائیگا
عمر سا کٹنا بہت مشکل ہے گو آسان ہو جائیگا

تم کو بیچ لاؤ ہم بیٹھ بیٹھے بیچ شہر
دیکھنا اس کی کہیں کوئی دربان ہو جائیگا

خود بخود سب دیکھ لینا تم ترو تازہ ہو جائیگا
حشر میں ملنے کا کسکو عہد و پیمان ہو جائیگا

کب سے دیدار یار کی ہی عہد ہے بے حجاب
آنکھ میں کوئی رنگا ہوا نگہبان ہو جائیگا

باعث آسودگی ہے خانہ ویرانی مری
دہی جب گھر سے نہ نکلے کو دربان ہو جائیگا

ہر نفس چلنا پڑا ہے کاروان روح کو
ہر گھڑی مشکل بہر سن بیان ہے افشان ہو جائیگا

بت پرستی جب تلک ہو تب تلک ہو زندگی
صورت زنار گردن میں رگ جان ہو جائیگا

ہر جلوہ پردہ پردہ آئینہ خانہ سے
دیدہ بینا تری صورت پہ حیران ہو جائیگا

بیچ کیا گریہ کا نوح کی کشتی کہاں
اک نہ اک دن ہر روز میرے سر پہ طوفان ہو جائیگا

بوسہ لب کیوں نہ دو وقت قتل ہو اب قضا
پھر اسکی چشم سے پیالے نمکدان ہو جائیگا

تا سخن سنجی ہیں ہم بھی شعلہ ہیں مضمون گرم
کچھ لگی ہونٹوں سے اور پیرایہ سوزان ہو جائیگا

اس سے قامت سے جنون اطرف بیابان ہو جائیگا
ہاتھ میں رومال ہے گریہ کا گریبان ہو جائیگا

آنکھ لگتی ہی خیال زلف پریشان ہو جائیگا
[illegible]

خط ہی نہ ... صفا بیابان ہو جائیگا
کچھ نہ کچھ ملنا ہوا صورت سے حیران ہو جائیگا

فصلِ بہار آئی ہے پیالہ شیشہ [illegible]
کوئی اب دامان [illegible] شعلہ کا ساماں چاہیے

رنگ لایا ہے لالہ [illegible] داغِ جنون
داغ ہم آغوشی چاک گریبان چاہیے

آپ ناحق کیوں بنا ہے ہیں اسیرِ زلف
کون کہتا ہے کہ یہ دربان چاہیے

حسرتِ لطفِ نگاہِ مژگان کی نہ رہی
آنکھ میں دل چاہیے اور دل میں ارمان چاہیے

کبھی آیا ہے پیمان تک اور نہ آئی ہے اجل
بے وفا کوئی تو وعدہ ہی پشیمان چاہیے

ہر [illegible] قیامت [illegible]
ایک مصرعہ دوسرے مصرعہ پہ چسپاں چاہیے

اپنے [illegible] ہاتھ [illegible] میں [illegible] خنجر
زخم کس کو چاہیے کس کو نمکدان چاہیے

ہاتھ خالی چل دئے کیا ہے کہ [illegible]
ہر سفر میں ایک دو منزل کا ساماں چاہیے

دل ہے کیا غم جنون کو [illegible]
دستِ وحشت کے لیے خالی گریبان چاہیے

شعلہ کچھ تم بھی پڑھو بزمِ سخن سنسان ہے
اس چمن میں کوئی تو بلبل خوش الحان چاہیے

سرو قد موزوں کہیں پر آ گیا ہے
کس کا نقشِ کفِ پا آ گیا ہے

عشق [illegible] چاہی [illegible]
اس سے لب اے خدا آ گیا ہے

[illegible] دل کو [illegible]
[illegible] آ گیا ہے

وہم [illegible] تھا [illegible] قسمت
پان [illegible] آ گیا ہے

گو نہیں ملک عدم کا رستا — منزل روح فزا آگیا ہے

دل کہاں خواب سے چلا سو دو قدم — دیکھتا ہی ہے کہ کیا آگیا ہے

قصۂ شورش دل سب سن لو — اس کہانی میں مزا آگیا ہے

تاب واماندگی عشق نہ پوچھ — خاک مجنون میں ہوا آگیا ہے

جوشش شوق نے مایوس کیا — کہ اثر سے ہی دعا آگیا ہے

تیر کیا ہو کے نہ تھی ہو پہلو میں — اور بھی اس سے ذرا آگیا ہے

رو چکے خون جگر آنکھوں سے — پھر بھی رنگ حنا آگیا ہے

یہاں یہ لب پہ نہ وہاں کان تک — گویا نالہ سے صدا آگیا ہے

تیری دربار میں کچھ فرق نہیں — بادشاہوں سے گدا آگیا ہے

حسرتیں ہم نے اپنی تا اوج رواں — بیکسی اہل عزا آگیا ہے

اور کیا بیکسی وحشت ہو — اے جنون جیب قبا آگیا ہے

بیخودی میں ہی رہا ہے شعلہ
بیخبر دار فنا آگیا ہے

کہاں سے پھول نہ تاب جا لیے کیا کر لیے — نمک جو زخم میں ہوتا تو ہاں مزا کر لیے

بتوں کا عشق نہ کرتے تو کیا کیا کر لیے — جو ایک کو نہیں تھی خدا خدا کر لیے

یہ شکوہ کاہے کو کاہے کو یہ گلا کریے
[illegible]

لیے تجھے دل کی عوض ہم بھی نظر کو کیا
حساب یہ دل کا تھا دل میں کچھ پیار آکریے

یہی تھی خبر کہ ہم سے نہ قابل پرسش
وگرنہ حشر میں کیا جانی جاں کو کیا آکریے

کوئی جگہ نہیں دیتا بغل میں دشمن کو
جو دل ہی کام کا ہوتا تو کیوں جدا کریے

بگاڑی حضرت شعلہ نے آپ کی عادت
سکھاتے طرز وفا اور نہ بیوفا کرتے

دل کی الحرف و حکایات ہے یہ بھی نہ سہی
گر مری بات میں کچھ بات ہے یہ بھی نہ سہی

عید کو بھی وہ نہیں ملتے ہیں مجھسے نہ ملو
ایک برس دن کی ملاقات ہے یہ بھی نہ سہی

دل میں جو کچھ ہے تمہارے نہیں پنہاں مجھسے
ظاہری لطف و مدارات ہے یہ بھی نہ سہی

زندگی ہجر میں ہے یوہیں گذر جائیگی
وصل کی ایک ہی تو رات ہے یہ بھی نہ سہی

میری تربت پہ لگاتے نہیں ٹھوکر نہ لگاؤ
یہ ہی بس انکی کرامات ہے یہ بھی نہ سہی

کاٹ سکتے ہیں گلا خود ہی نہ کیجیے پہ قتل
آپ کے ہاتھ میں اک بات ہے یہ بھی نہ سہی

عوض خون جگر بادہ گلرنگ تو ہو
اور پیمانوں ہی مساوات ہے یہ بھی نہ سہی

قتل قاصد پہ کمر باندھی ہے شعلہ اوسنے
خط کتابت کی ملاقات ہے یہ بھی نہ سہی

کہا یار نے کہ تیرے پیش ہے مدعا کس لئے
ہر لحظہ عشق کو کیوں فا ہے شفا کے لئے

ٹھہر جا سے جاوں میں دم نالہ رسا کے لئے
خدا سے مانگ رہا تھا میں دعا کے لئے

نشان خاک نشیمن ہے بے نشان ہونا
بہم خبر کہ جو پردہ میں تھی کلیم کی بات

جو چھیڑا تا لگا جا نسو سار حسن ہوا
جدھر کو جا سے نکلا ہی ہیچ نالہ سے

اگر سنی نہ ہی میں وفا شعار نگر
کہیں کسی کی جو نہ آتا ہے گلستان [illegible]

زمانہ کہتا ہے کہ دن قیامت آئیگی
اوسیکو فکر جا ہی ہی مضمون ہوگی

چلے ہیں جان و دل لب پہ رکھیا نالہ
سنے نہ حشر میں دعوے کی ناصحو [illegible]

[illegible] ہوا دل ہمارا نگہ لطف [illegible]

نظر ہیں اونسے جو دل میں سر و چشم بہ ماں
ہو خوشی لیلی ہے اوسے ہو پردہ میں نہاں کیلیے

الٰہی جو ہو امید برگ بہی نہ سہی
کہ اپنے شوق بچہ میں عدو سے مرتی آگے

ذرا تو جھپٹ کے دیکھو مری یہ حسن بھی
ہیں ساز نغموں طوطی بخوش نوا کے لیے

یہی نہ دل میں اگر شوق السے ہی و دیکھو
اوٹھے ہیں سحر دم خاص کبریا کے لیے

بیان وہ ہاتھ نہیں جو اوٹھیں دعا کے
لب خموش کیلئے کسی اوٹھا ... لیے

نہیں ہے دم کی لیے ... [illegible]
حباب او بہرا ہے دریا میں بیچ اوٹھے

جنون میں ... [illegible]
ہے برگ گل ... [illegible] کے لیے

ہاتھ میں کیا کیا تھا ... [illegible]
زمین عرش سے اونچی ہے کربلا کے لیے

... [illegible]
چراغ طور کو پیدا کرو خدا کے لیے

ہزار فتنہ سماے ہیں فتنہ گر ایسے ہیں
... کیاں ... [illegible]

دل ... [illegible]
... [illegible]

... کیا ... ایمان ... [illegible]
بچا ہے ... ایمان کو خدا کے لیے

... دشمن عدو کو دوست ... [illegible]
لگا ... سلسلہ ... خدا کے لیے

... جہان ... [illegible]
اجل ... [illegible] کے لیے

مجھے چھپا لیے ہیں کس پردہ دار حباب
یہ کون آیا کہ پردہ تشنی قضا کے لیے

وہ سوال جو حیرت سے چھپا گئی مجھ پر
تمہارے بوسہ تمہیں آئینہ دکھا کے لیے

ہمارا چاک گریبان ٹوٹا دامن سے ہے
اب ہاتھ کا شب ہے ہمیں تیری قبا کے لیے

ہیں اور ہم میں کیونکہ تمہارے علم نجیر
کہ دست شمع میں پروانہ ہے صبا کے لیے

وفا ہو نہیں لطف انتظار تو ہے
ابھی بیٹھے سر [illegible] ہیں ہم [illegible] خنجر ادا کے لیے

وہ تبسم شمع ہوں منقار سے نکل آئی
زبان بلبل سدرہ کی مدعا کے لیے

کسی کی تیغ کے اقبال نے اڑایا سر
بیاں جگہ بھی نہیں سایہ ہما کے لیے

کہ کو صاف لکھا ہے نشان وصل تحریر
وہیں کو چھوڑ دیا غیب کی ندا کے لیے

تری ادا میں ہوئیں شیخ و برہمن میں فرق
ہے ایک جلوہ ترا غیر و آشنا کے لیے

ہوئی ہے شوق سے مشغلہ کہاں کا اقوری کو
شرار سا رنگ ہے ناموس پارسا کے لیے

وہ شب میں [illegible] ہے گر مری تیری ہو جا
شاخ آہو جیسے کہ [illegible] ہری ہو جا

ہوں [illegible] کہ [illegible] دل تو تری ہو جا
ہے پھولوں کی ہر اک شاخ ہری ہو جا

[illegible] پری ہو جا
اک تماشا ہے [illegible] پری ہو جا

[illegible]
[illegible] کی ہر شاخ ہری ہو جا

ہونٹوں اگر ... [illegible] ... | رونا ... [illegible] ...

سرو سہی کیا تھا جو اشہر ہو شعلہ
کو دل کی ... [illegible] ... کو وہ مری ہو گا

شانہ ساں ... [illegible] ... | الجھے ہو زلف کو ... [illegible] ... کی

آیا کوئی دامن کو ہنسا کے ... [illegible] | تعویذ ... [illegible] ... کرتا ہے ... [illegible] ... کی

کیوں ... [illegible] ... بالوں ... [illegible] | ہم بھی ... [illegible] ...

... [illegible] ... کوئی مری ... [illegible] | ... [illegible] ... نالہ ... [illegible]

شعلہ کی ... [illegible] ... آنکھوں میں ... [illegible]
... [illegible] ...

دل کو جلا کے ... [illegible] ... لا کے | ... [illegible] ...

... [illegible] ... بچا بچا کے | دامن کو جھلو ذرا ... [illegible]

... [illegible] ... | ... [illegible] ...

... [illegible] ... اک آخر | تو ... [illegible] ... چلی ... [illegible] ... ہوا ... [illegible]

... [illegible] ... | ... [illegible] ... آنکھ ... [illegible]

... [illegible] ... | ... [illegible] ... سرمہ سا ... [illegible]

ساقی ... [illegible] ... لا کے لب ... [illegible] | ... [illegible] ... منہ لگا کے

مرنا ہوا ہے اک تماشا ستا
تم ہی ساتھ آو کر قضا کے

[illegible]
تم کہو کو سینہ [illegible] کیا کے

اپنے یار گناہ کم سے سبکدوش
کر لیو ننگے جنازہ یار اوٹھا کے

ان سبزہ خطوں کو دل نہ دیجیے
مشغول ہو رہئے زہر کھا کے

ہے کلائی کے لچکنے کا تمہارے ڈر مجھے
میں گلا خود کاٹ لونگا لائی خنجر مجھے

کیا خیال ہوئی نکلیں نے رکھا مضطر مجھے
دل کے زخموں نے رولایا خوب ہنس ہنس کر مجھے

داغ کھانے پھر کہا ہے عشق نے نوکر مجھے
میری آقا نے دیا ہے خلعت زر مجھے

تھا اگر عشق بتاں میری مقدر کا لکھا
دل کے بدلے ہی ملا ہوتا کوئی پتھر مجھے

ساقیا طرز تکلف دو گستاخی معاف
ایک ہی ہوتا ہے کیا دو چار دے ساغر مجھے

اسقدر مشغلہ بنا ہی شوق پیر روکی تھا
ہے اوڑا تخت سلیمان کی طرح بستر مجھے

جو دیکھ کر نے پہ آمادہ میری تو ہو جائے
ہر ایک عضو مثل رگ گلو ہو جائے

[illegible]
جو داغ سینہ [illegible] ان میں نگ [illegible] ہو جائے

اگر ہو کم [illegible] میری [illegible]
جگر ہو خشک [illegible] بہار لو ہو جائے

یہ عشق ایسی بلا ہے کہ جس سے نہ آسکا سنبھل
جگر کے ٹکڑے ہوں پہلو میں دل لہو ہو

کون ہے تاب تجلی جلوہ رخسار کی
دھوم ہی دھوم فقط حشر میں دیدار کی

مجھے سوجھے کشش ابروی خمدار کی ہے
دل یہ کچھ چوٹ اوٹھی ہوئی تلوار کی

اور کس دل میں جگہ زلف سیہ کار کی
میری گردن ہی کو قدر شب تار کی

خواہش مرگ بجا مرگ طلبگار کی ہے
وہی اچھا ہے جو خوشی تیرے بیمار کی ہے

کیا اوٹھیں حشر میں ہم منزل ہستی کی
وہ چلے جا نکلے طاقت نہیں رفتار کی

دل ہے داغ میں ہے کوچہ جانان کا خیال
یہاں دم سیر ہوا خانہ گلزار کی ہے

نغمہ سنجی اجمن دام میں کام آگئی
قدر صیاد کو مرغان گرفتار کی ہے

دل نادان بہت بیمار ہے امید وصال
ایک بوسہ ہی تو قیمت ترے ... کی

بھر لیا دامن نظارہ کو جا تا حسن نے
لوٹ لی لوٹ نظر کی دولت دیدار کی

داغ کو بھی ہے یہان مرتبۂ کمال
دل یہ لکھو ہیر تیری ... کی

شغل کیا فکر گناہوں کی تجھے روز جزا
اوسکی رحمت ہے کہ مشتاق گنہگار کی ہے

غزلیات ناتمام

گلشن حمد میں گلبانگ ہے مضمون میرا	بلبل خلد ہے نالۂ موزون میرا

ولہ

ہم میں فقر سے ... تکلف ... کیا عجز	دو ہاتھ جب ملا کے اک جام ہو گیا

ولہ

نقش دیوار میں ہوا در ... گیا	اشک نقشہ نما ننگے ... گیا
پاس سے ہے دامن ... گیا	ورنہ کیا انتظار ... گیا
شیریں یا شہنشاہ ہے میرا خط	کیا کیوں نما ننگے ... گیا

ولہ

[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]

ولہ

[illegible]	[illegible]

پردہ داری میں تمہاری کتنی رحمت [illegible] | [illegible]

[illegible] لاش [illegible] اگر وہ تب [illegible] لگا | [illegible]

وله

[illegible] الفت اسیر [illegible] | [illegible]

اوس [illegible] کی [illegible] بات [illegible] | [illegible]

وله

مژدہ [illegible] جان [illegible] آیا | [illegible] آیا

پہونچی جب [illegible] خوشان میں وطن [illegible] | دیکھا جب [illegible] یاد آیا

حیف ای [illegible] کہ آخر [illegible] امید [illegible] | [illegible] یاد آیا

وله

اسیر [illegible] جان [illegible] ہوگا | [illegible] ہوگا

قافلہ روح رواں کا جب رواں ہوگا | [illegible] رواں ہوگا

اسیر [illegible] ہوگی [illegible] | [illegible] گراں ہوگا

ظلم [illegible] سپہر فلک [illegible] | آسمان کیا [illegible] ہوگا

وله

اسے دیکھ جھولن پایا ہے کیا گریبان ہوتا
سنتے ہیں کہ جنت میں بیابان نہ ہوتا
اس شہر میں دیکھے کا ہی سامان نہ ہوتا
پھر دل کا لگانا ہی تو آسان نہ ہوتا

ولہ

فرقہ کچھ … ہے منور آفتاب
… ہو گیا … ہے آئینہ شکل آفتاب
… ہوا … ہے پر ایک دلبر آفتاب
کون … کہ انکا … ہے

آ گیا ہے کیا سو انبر کے اوپر آفتاب
ہے مقرر اپنے طالع کا سکندر آفتاب
آسمان پر ایک ہی او بیان ہے گر آفتاب
چھپا رہتا ہے صبح سے مہر اگر آفتاب

ولہ

آیا بالا ہی … اس عالم سامان آج
دل ہی لو … دیا کیا تو یوسف کی قسم

اٹھی تک چولی کا ایک کا کل سجان آج
در بیان گویا ہے آپ کی قرآن آج

ولہ

میں او … دو نو کا خدا اور
… تو …

تم ہو بھی مجھا دیکھ کیا اور جز اور
اس … جہاں کیا اپنا خدا اور

ولہ

اشکوں ان ہمیں آیا سینہ پر داغ کی لہو — آنکھوں نے سبب بہکو لیا اس سبب ان کا بار

اور شکل گل ہے رخ پہ تماشا خندہ ای کی گلنار — اپنا سینہ بہا کیا ہی چمن کیا چمن کا رنگ

اسے روح چہوڑا الفت تن وان پہ آتش ہو — بکلی ہی دہر کو دہر کی نذر دا کی کفن کا رنگ

اپنا ہی ہاتھ اکہا اس لو دیکھنا — اپنا کل کہلا بیکا مری دیوانہ سر کا رنگ

ولہ

رات بہر لپٹیں رہا کر غم پنہان مجکو — صبح تا شب جینے نکلی شب ہجران مجکو

ولہ

تم ذرا آ دیکھو مجھی دیکھ بہال لینی دو — تو بہر جا او ذرا دل سنبہال لینے دو

نکالوں جسمیں دل کی بلائین لیکر — مجہکو ہاتھ میں زلفو نکی بال لینی دو

اپنی ادا ہا تنگ رکہ سینہ قفسہ کشتہ — اس کو ہاتھوں میں دامن بہال لینی دو

وہ کہتا ہم [illegible] راہ [illegible] — اور ذرا پہر لو ذرا دیکھ بہال جینے دو

ولہ

زبان خدا وحشت پر جو یہ قیس لیلا کو — جنوں فصل بہار آ ہی گریبان بند صحرا کو

جو آئے اشک مژگان پر نکلو نکلو افشان — بہہ وہ قطرہ ہی جو آنکھو نسی گر کر گر دریا کو

وله

حالت ہے یہ لیس ہر گرسنہ تہی وانگی جلن کی
ہے شمع کا فانوس کہ چادر ہے کفن کی

وله

[illegible] تلوار [illegible] گیا
دل میں جب آ گئی پھر انکے سما پیدا کیا

وله

کس سے یہ ہمراہ کو دل اپنے کو جان خالی
یہہ کون آیا کہ ہونے لگے مکان خالی
ہیں مردمک سی مری چشم دُر افشان خالی
جو مال بیچ چلے کر گئے دوکان خالی
پئے کسی سینے تو انگیا سے پستان کی کیسے
ہوئی ہیں کسکی تواضع میں خاصدان خالی

وله

اجازت دو ان جو نالوں کو مکان لا مکان تک
اوٹھاؤں گر زمین سر پر تو کاخ آسمان ٹوٹے
عذاب جان ہوتا ہے مجھے کانٹا نگہ جانا
بھلا مردہ کہاں لیٹے کہاں اور کہاں اٹھے

وله

جکو پیٹی جو گلے سی مری خنجر او ٹھے
خون پیئے میرا اگر سینے سے پیکان نکلے
کرے زاہد جو کہ حرم سے ہو بتوں سے شعلے
تم تو دل ایہ عجب مرد مسلمان نکلے

وله

چشم تر سے جھڑی لگائی ہے | [illegible]
دل میں اک آگ نے لگائی ہے | دیدۂ تر [illegible]

وله

جب اشک سے ہوئی [illegible] گل گئے | [illegible]
دیکھی تمہاری گیسوئے پیچاں کی [illegible] | سنبل کے پیچ [illegible]

وله

اونکا ہاتھ اٹھا دیکھا جو دن کو کیا تماشا | [illegible]
قفس جسم کی پابند ہے نہ روح رواں | [illegible]
کروں [illegible] سایہ میں [illegible] شعلہ | [illegible]

وله

ہم [illegible] میں ہی دل داغدار لیکے چلے | [illegible] لیکے چلے
بہار ہی آمد و شد مثل گل ہی دنیا سے | [illegible] لیکے چلے

رباعیات

کب تک قبول ہاں دعائی جاتا | مرنا ہی [illegible] جاتا
کرنا پریشان کی پریشانی کا [illegible] | [illegible] جاتا

ولہ

ہر درد میں پائی جان نوازی تیری
ہر زخم میں دیکھی چارہ سازی تیری
رحمت نے گناہوں کی بڑھا دی ہمت
نازاں ہیں ہوا [illegible] بے نیازی تیری

ولہ

میں سے تو چاہوں تیری نگاہوں کو یہاں
پوچھے گا نہ کوئی پھر گناہوں کو وہاں
محشر میں نہیں ہے جب حساب رحمت
پھر کون گنے گا ان گناہوں کو وہاں

ولہ

خالی کبھی فلک بخشش و کرم سے نہ ہوئے
ہم سیر کبھی تیرے کرم سے نہ ہوئے
وہ کونسی جرم ہے جو تو نے نہ کیے
وہ کون گناہ ہے جو ہم سے نہ ہوئے

ولہ

بیداد و جفا ستم شعاری کب تک
یہ جور و گنہ کی روا کاری کب تک
آنکھوں کی بیت دلوں نظارت دیکھی
اے لطف تیری [illegible] داری کب تک

ولہ

اسباب شکایت غم شادمانی ہو گی
پیری ہو گی نہ نوجوانی ہو گی
کیا آج ہے [illegible] اور [illegible] مشتاق
کیا تیری [illegible] زندگانی ہو گی

ایسے شگوفہ سر و پیش میں کھلتے ہیں کبھی | [illegible]
پیری میں شباب کیسی حسرت افزا | ایسے [illegible] کھلتے [illegible]

ولہ

یوں مینہ کو چھپا چھپا کے دیتے ہیں جھولا | اس پردہ میں [illegible]
اور بہ شکل وہ آیا ابر رحمت | ناحق توبہ کے رو کر دینے میں حصول

ولہ

[illegible] اب لو پا [illegible] | اس [illegible]
دل دیکھتے ہیں دلبروں [illegible] کی امید | [illegible]

ولہ

ہے جرم نہیں اگرچہ ہیں خوار ذلیل | ضامن ہے [illegible]
کیا فکر ہے پہ سزا ہے عصیاں کی | رحمت ہے تیری [illegible] گناہوں کی [illegible]

ولہ

جب جلوہ خدا کا ہے یہاں پیش نگاہ | کہتے ہیں [illegible] ناحق گمراہ
وہ نور ہے آنکھیں کہ دیکھا نہ کبھی | وہ [illegible] آنکھیں کہ جہان الٰہ

ولہ

بخشش کی امید ہے گنہگاروں کو | وہاں ملتا ہے [illegible] طالب [illegible] گنہگاروں کو
حضرت ہیں [illegible] گنہ [illegible] | [illegible] گنہگاروں کو

وله

بے شمع کی فکر نے عصا کے پابند
احباب عزیز کا سہارا تا چند
آنکھین کئے بند کیا چلے جاتے ہین
سیدھا ہے رہ عدم یہان پست و بلند

وله

ہستی کا نشان مٹا چکا ہی کب کا
دنیا سے قدم اوٹھا چکا ہی کب کا
کاندہون پہ جو دہر کے یہ چلے ہو تابوت
او پیادون سوار جا چکا ہی کب کا

وله

زحمت ہوگی توکل پہ رحمت ہوگی
رحمت ہوگی توکل پہ زحمت ہوگی
جو اورونکو بخشنے لگا بخشے گا مجھے
کیا سب سے الگ مری قیامت ہوگی

وله

یہ ذلت و خستگی و خواری کب تک
اے ہوس کی ہائے بیہودہ واری کب تک
دل خون ہوا فکر عقبیٰ کے لئے
اے شعلہ تری شرر انجاری کب تک

وله

کیا غفلت مین ہوگی شب ہستی ایسی
ہر روز کہ ہو روز ... ایسی
ہرچند بہا ہے جوش کوثر لیکن
جنت مین کہان شراب مستی ایسی

ولہ

ای شعلہ بنا ہی خوب دنیا اب تک
کیا غم ہے جی میں جو فلک عقبی اب تک
دل لگا ہی ہی طلب جو دنیا ہی مدام
سمجھتی گا وہی کہ جیسے بخشا اب تک

ولہ

پروانہ کی رات بھر حکایات ہی کہی
جل جانے کو عشق کی کرامات ہی کہی
ای شعلہ جلا ہون میں ہی پر سوز [illegible]
ہے مجھ سے تو کہی شمع یہ کیا بات ہی کہی

ولہ

غفار ہے یہ بول مت کرامت اپنی
مت چہوڑ اے مرے لئے تو ہمارا دستا اپنی
میں کیا ہون کہاں منہ جو محشر میں [illegible]
مت دیکھ مجھے تو دیکھ رحمت اپنی

ولہ

غفلت ہی ہمہ ہی تو کیا ہی بخشش کی [illegible]
ہر بات میں [illegible] ہے اک کام میں [illegible] دل
ناکامی دو جہان ہی دل کی خواہش
ای شعلہ مری ہی ہوس نکی کی [illegible]

ولہ

یارب غم دل مٹا اور الا الله [illegible]
[illegible]
کیا فکر گناہ کہ ہے بخشش [illegible]
[illegible]

نہیں جیب پر اپنے ... پھر ہمارا اشنا ... وہاں کوئی

ہم ہیں ایسا کہ ہیں اک اسکے بیچ کی
منہ دکھاتے ہیں وہ جی ہیں کس سے ہی ہو گیا
پھر ایسا کہ ہو کے عاشقی سے ہم
شاقی ہی دل میں ایسا لگی کسی کو ہم

پھر یار کریں کہہ سکے لا بیا جی سے ہم

تعویذ لیتا ہیں کیا سے چمن کے جز اسعد
اور ہم ہیں کیا مرا ہی کہ گیو دت تم و
صاحب کو تی فقدو یار کوئی خنطا
ہے نہ بولو ہم اسی کیا کہتے ہیں بھلا

انصاف کہہ پوچھتے ہیں آپ ہی سے ہم

سینہ میں دم اوچھتا سے کچھ دل کا ہے بالصنو
ٹکڑے ہوئی جیب کو دیتے ہیں کہا ہی داور
لا سکا نہ ناگ لگے ہی دل دیوانہ ہیں ضرور
کیا گل کھایگا دیکھتے ہیں فصل گل پیار

اور سو کرو شتہ بیا لگے ہیں کچھ ابھی سے ہم

آیا تھا کون ہار تو کچھ پڑھا گیا
جان حزیں پکارتی ہے خدا خدا
پہلو میں آج اور ہی کچھ ہے معاملا
کیا دل کو لگ گیا کوئی ستگاہ آشنا

کیوں اپنے جی کو لگتے ہیں کچھ اجنبی سے ہم

تھا کون سا وہ روز جو ہم بیکسی ہوا
اور کب ہماری واسطے کی تم نے خفا
پہلو وفا کرے ہیں ملاتا رہا سدا
منہ دیکھنے سے ملے ہی کس دن وہ آشنا

[illegible] پروانہ تو ہوا ہے انہیں آتش کی [illegible]

کیا جان ہے لوگوں پہ [illegible] جان
ای شعلہ جو عدو کے لئے [illegible] دل

ان آنکھوں سے جو نہ کہوں ہے آنکھ والے کو
ہے نام آرزو کا تو دل کو نکال دین

مومن نہیں جو ربط رکھیں بدعتی سے ہم

مخمس بر غزل رند لکھنوی

ہے لطف کیا کسی سے ہو ہم سر کو دل
اور سو رہی ہے پہلو میں کچھ یادی دل

پھر سے ذرا تو چھیڑ کے صد سو اوٹھائی دل
آنے دے سب مری جان کسی آیا دل

کچھ شوق ضرور ہے آخر جدائی دل

کہتا کہ کیا ہوا انہیں کسی کا تھا انتظار
[illegible] دل [illegible]

پیدا کیجیو اور ٹھہا کیجیو شہر ہمارا یار
آیا کسی [illegible]

کیا [illegible] دل [illegible]

جیسے کہ وہ واسطے ہی ہیں دنیا سی [illegible]
[illegible]

تیری ہی دل ہے مری جان [illegible]
[illegible]

تو آرزو کی جان ہے تو ہے کوئی دل

گلچین کا کچھ خطر ہے نہ کچھ خوف باغبان
جی کہول کہول روئی خالی گلستان

نالے وہ کہینچے کہ چمن سے اوٹہے دہوان
آغوش عندلیب ملکے کہین اہ و فغان بیان

تو ہاے گل رنگ مین جلاؤن ہاے دل

شعلے سے ہم سے پہلے ہی دیکہو کہا تہا
حسرت یہ خون رولائیگا دل ہی کا ماجرا

ہم ہی کہو کہ ایسے سوا اور کیا ہوا
اشکون کی ساتہ یہ بہی لہو ہوکے بہہ گیا

اب رند دیکہہ لو یہ ہوی انتہاے دل

قطعات

جلتے پہرتے نہ آسیہ پا سے کہین
گہر مین بیٹہے کمال کرتے ہین

پاؤن اوٹہتے نہین نزاکت سے
کیا لوہن پائمال کرتے ہین

دیگر

مضمون وہ نہین جو کسی مضمون سے بنا ہو
یون لطف سخن قبلہ حاجات نہین ہے

اعجاز سخن جب ہی ہے پڑی جان سخن مین
قالب کا بدل دینا کرامات نہین ہے

مرقع ناز سراپای شوخ طناز

مشاطہ عروس سخن ہوشیار ہو
آئینہ لیکے حسن چمن ہوشیار ہو

او بوسے پا سیتی چمن میں پشیماں ہو — او چمن تازگی ہمسری میں ہو پشیماں ہو

او گل چمن سیں بزم سخن میں مہک سکے آ
او عندلیب شاخ قلم پر چہک سکے آ

او کلک فکر تاں رگ ابر بہار ہیں — او طبع روی معنی کی آئینہ دار ہیں
او آب و رنگ لفظ رخ گلعذار ہیں — او صورت خیال سراپا نگار ہیں

نظارہ سوں شاہد مضمون شتاب آ
پردے سے او عروس سخن بے نقاب آ

او فتنۂ قیامت ہر پا سوں سکے او ٹھ — او شور حشر مصر چمن کا پانوں ہت سکے او ٹھ
او شاہد خیال سراپا نکہہ سکے او ٹھ — او چشم شوق دامن نظارہ ہت سکے او ٹھ

او گلچیں بیٹھ سکے صحن چمن سکے پھول
بلبل سکے ہنس بیٹھ چہرے میں ساخ کر پھول

منظور ہے کسی کا سراپا رقم کروں — مہر سکے کمال حسن میں کچھ بیش و کم کروں
تجلی سیتی جو جلد کی گردن کو خم کروں — افسون پری کا تخت سلیمان پہ دم کروں

جلوے دکھاؤں عکس سیتی جمال کے
اک قد او مِ آئینہ رکھدوں نکال کے

قامت ہے وہ کہ جس سے قیامت ہے نمودار
اٹھتا ہے حشر جس کے قدم چھوکے بار بار
طوبیٰ کا نخل بھی دم گشت ہے شمار
پیادہ جو چلیں بن میں سرو ہو شمشاد بیدار

از بس کہ اونکی اس ادا پہ نہال ہے صدقے اوتارے سر کے
قمری کا ذوق پیچ شمشیر سے وارے سر کے

بالوں کی پیچ میں رہ ظلمات مانگ ہے
یا شب میں کہکشاں کی کرامات مانگ ہے
کیوں مانگ کو دلوں کی یہ دشمن ات مانگ ہے
بن بن کے روز نکلی ہے کیا بات مانگ ہے

افشاں بھرا جو مانگ میں پھر لوٹ ہو گئی
وہ کہکشاں ہی بیچ سے شب دو ہو گئی

کہتا ہے شانہ وصف ہوں چوٹی کا کیا رقم
جس سے نکل سکا نہ کالے کے پیچ و خم
جوڑا گندھا ہوا ہے کہ لٹکا ہے میرا دم
لپٹا ہوا ہے سانپ کا جوڑا لگا کے ہم

صورت بلا کی ہے اوڑھنی لی ہے قہر کی
ظالم کی ناگنیں ہیں لٹیں پیاسی زہر کی

زلف خمیدہ سنبل تر ہے خیال میں
سو سو بلا کے پیچ ہیں اک اک بال میں
کیا کیا سیاہ بچے نظر آئے جال میں
کہتی ہے موج بال [illegible]

سیہ بر کا

اس لیے

سیہ بختی اور بات ہے کہ گیسوئے

سنبل کو سروری کا ہے دعویٰ خدا کی مار

وہ آپ اپنی زلف کو

آئینہ خانہ گویا پری کی خار

رخسار یار ہیں کہ چاند سے بہتر ہیں آفتاب

یا آفتاب شہر میں ہیں

دیکھی کسی چمن نے یہ پھول خواب میں

جلوے میں نور حق سے زلیں آفتاب میں

بلبل کہیں نظارۂ گل سے لگا رہو

مر جائے جو دیکھے طور کا جانا یار ہو

ایسے کھلے جو رخ پہ تو حیران نظر ہوئی

مشاطۂ خیال سے صورت دگر ہوئی

اس ہم میں نہ دیکھی نہ شب کی خبر ہوئی

شانہ نے زلف کو جو ہٹایا سحر ہوئی

آئینہ یار کی شرم سے بے تاب ہو گیا

پانی میں ڈوب ڈوب کے سیماب ہو گیا

[illegible] کی گھر کر

بسے گئے ہیں دل میں تو تعویذ باہم جان کو

سرمہ سے نیے او تیز کیا آن بان کو

ہیں بالے میں اوس خوشجمال کے

اتنا سا ہے سبزہ گھاس کا شیریں غزال کے

وہ ناک جسسے ہوں نقطہ دم ناک میں کیا	وہ کان سب کی کان ملاحت جسم کا
اون وہ کان ہیں کسکو ہوا مکان صفت کا	وہ نازکی وہ تازگی چہرہ کی سے خوشنما

گل کو پھر نئی اور گل کے لوٹی کمان

ہیں وہاں صبا ... مرد کمان

[illegible] وہ اب ہیں نازک ... بے نظیر	یا برگ گل ... ہیں [illegible]
[illegible] دو لو مگر [illegible]	عیسیٰ کی قم بادلی ... ہیں [illegible]

[illegible] وہ جو عشق کمر ہیں [illegible]

پری کی [illegible] پھول کی [illegible]

آتا ہیں [illegible] وصف دہن کچھہ خیال ہیں
اوطبع تر ہے کیوں عرق انفعال مین

[illegible]
آپ ہے [illegible] حرف دیکھو [illegible]

مضمون وہان تنگ کو [illegible] ہے
ساری کتاب اک ایسی نقطہ میں [illegible] ہے

اوسکے دہن میں [illegible] غنچوں کو وار
[illegible] اپنا سامنہ لیکے لاکہ بار

[illegible]
[illegible] تنگ [illegible]

[illegible] کہ [illegible] ہے
اس چھوٹے [illegible]

[illegible] لعل میں [illegible]
ہیرے میں [illegible] موتی میں آب [illegible]

[illegible]
[illegible] ہوئی میں میان وہان [illegible]

[illegible] میری خندہ [illegible] ہے
آئینہ اک دکان جواہر فروش ہے

[illegible] بہشت کا میوہ [illegible]
اور دل [illegible] بہشت [illegible]

خوش [illegible]
اور [illegible]

کیا ڈھونڈتے پھرو ہو تم اس سری کو ساتھ میں
گم ہیں کارواں سے کارواں ہیں ایک چاہ میں

ساتھ میں وہ ڈھلی ہوئی گردن نور کی
اندھیر تو نہیں جو کہوں شمع طور کی

ہے سینہ پری ہوئی ہے صراحی بلور کی
یہ ہی جگہ ہے خون دل ناصبور کی

خنجر یہ کیا کوئی دامن پہ رکھ گیا
سیر الہو سے یہ کہ جو گردن پہ رکھ گیا

شانوں کی شان دیکھ کہا میں خدا کی شان
بازو وہ گوری گوری کہ کہلیاں ہی تن پائے

نازک ہے وہ کلائی کہ ممکن نہیں بیان
دیکھنے لگے جو عاشق شیدا کو آنکھ

پنجے سے آفتاب کو ناخن ہلال ہے
دونوں میں ایک ہاتھ میں کیسا کمال ہے

اوپر زمین سحر حسن ہیں دو آب حباب
یا مست ہی اولٹ کے دیہر کے ساغر شراب

اوٹھا ہے سینہ کا سا یہ بدن کا بیان شباب
ایک ایک کا جواب ہے دونوں لاجواب

نازک بدن کو جالی کی محرم پسند ہیں
سونے کی چڑیا چاندی پنکہ چکبر ہیں

اوس صاف تیرا ... سے اوس کا ...
مخمل ہے نرم نرم تو قاقم ہے گدگدا

اچھی ... اور ملو ... انگیا ...
چکنا ہے برگ گل سے ...

کیتا ہے پھرنے کی وہاں لالی ہے نظر
میں کیا ہوں یہاں ولی کی پھسل جاتی ہے نظر

موئی میان یہ بھی کیا موشگافیان
اثبات ہے نفی کا نہ ہے وہم کا گمان

چلتی نہیں ہیں فکر کی باریکیاں یہاں
مضمون کا ہی نام نہ ... وہم کا ...

یا تو کسی نے میری نظر کو چرا لیا
یا قد نازنین نے کمر کو چرا لیا

ہر چند ہر اک شے نہیں دکھلاتی ہے کمر
مضمون ناف ایسی بتلاتی ہے کمر

تار نظر سے لوچ میں بل کھاتی ہے کمر
چڑھ جاتی ہے گرہ جو پیچ کھاتی ہے کمر

باریک بات آئی ہے اپنے خیال میں
موتی پرو دیا صانع قدرت نے بال میں

آئی فکر اتنی ہی گیا ... بدھا
یوں ہو گیا سخن کا یہاں تنگ قافیہ

ہے شعر کی جگہ جو ... کھلا
گر ... ہو ... کیا

پوچھو کیوں بدن کو ... کریں ہے ...

دامن سے کسی کے جو اُلجھ جاؤ تو کیسے بیٹھیں

وہ گوری گوری بانہیں [illegible] ‌‌ وہ پیاری پیاری [illegible] حسن بھی
وہ چکنی چکنی ساق اور پنڈلی [illegible] ‌‌ وہ چھوٹے چھوٹے پاؤں [illegible]

اس پر بھی ہوئی [illegible] تماشا میں ہے
شوخی بھی ہوا رنگ کی [illegible] میں ہے

انداز ناز غمزے کرشمے بلا کے ہیں ‌‌ طرز جفا ہے دوست میں دشمن وفا کے ہیں
وہ ناز و ادا اس کے انتہا کے ہیں ‌‌ جتنے جہان میں ہیں ستمگر ہوئے اسی کے ہیں

پامال اک زمانہ ہے طرزِ خرام میں
ناکام آپ سے ہیں گئے دل عالم کے کام میں

ایسے شعلہ حسن پہ [illegible] ‌‌ اپنے خیال میں نقشہ جما سکے
پوری [illegible] ‌‌ اور [illegible] رنگ کلک مصور اڑا سکے

کہنے کو یہی نگاہ [illegible] ہی جھلکی ہوئی ہیں
تصویر دل اوسی [illegible] کھنچی ہوئی ہیں

فقط

نوحہ جہانگیر از حضرت شمیم ماہ بالا قلعہ ولی

دنیا سے نوجوان سپہ کا اٹھ گیا آج
[illegible] کا [illegible] سے [illegible] آج

یکا یک جہاں سے شامل اہل عزا ہے آج
میدان کربلا میں ماتم سرائی آج

اکبر نازنین کی لاش پہ غم کا ہجوم ہے
محشر کا شور نالہ و شیون کی دھوم ہے

گل شمع بزم ہو گئی اندھیر ہو گیا
[illegible] اندھیر ہو گیا

دست خزاں کا باغ میں ہاتھ پھیر ہو گیا
[illegible] فلک کا [illegible] ہو گیا

کیسی چھری جگر پہ کہ دل تک اتر گئی
نکہت گل کی ہوا لے کے واں سے اڑا گئی

کیا جلد جلد یاس کے گل [illegible]
باد خزاں نے لوٹ لیا [illegible]

لو شہ [illegible] کی [illegible]
[illegible]

[illegible]
دھوکا دیا جوانی خانہ خراب نے

آیا عجب نہیں جو ابھی لو ہم سر پنکھ دل
اے ... نہیں ہے اور سر نیلے دل کا
ابھی کمر ابھی بال رنج پکھر پنکھ دن
... بھی ذکار ... سے ... دن ہیں

کس گل کا حسن آخری آیا ہے جوش پر
نکہت اوٹھا کے آئی ہے تابوت دوش پر

کیون خم کہاں ہے زلف معنبر کو کیا ہوا
کیون مند گئی یہ چشم فسونگر کو کیا ہوا
کیون زرد ہے یہ روئے گل تر کو کیا ہوا
کیون سرد ہے یہ جسم سمن بر کو کیا ہوا

اعجاز لب کہاں گیا کیا قہر ہو گیا
آب حیات چاہ ذقن زہر ہو گیا

تیور ہیں جسم ناز کی حرکت کہاں گئی
شوخی کہاں گئی وہ شرارت کہاں گئی
کیون آنکہہ لوٹتی ہی مروت کہاں گئی
منہ لوٹتی ہی بیٹھنے کی عادت کہاں گئی

گردن تو ہے جھکی ہوئی اب بھی حجاب سے
منہ ڈھکنا کیسا پھول گئے بے نقاب سے

اب سر کو جو اٹھاتے ہو وہ رنج و کاہ و
سر پٹکتا ہے شانہ بھی زلف کو بناو
رو رو کے ہاتھ رنگ حنا پاؤں میں لگاو
سرمہ ملا ہے آنکھوں میں دیکھو نظر اوٹھاو

اکبر ہو جو میرے شکوہ بجا ہے کسی سے

او ... پردہ اوٹھا ... ہو وفا [illegible]

دیکھو تو اک نظر مجھے کیون ہو گئی خفا
جھلانا بات بات پہ میری کہان گیا

بولو تو مجھ سے ایسی بہی کیا ہے شرم [illegible] ہو گیا
ایسا مزاج بگڑا ہے اک دم کہ واہ وا

جب ایسی ہو رہی ہے کہ کچھ جانتی نہین
انکہین کہلی ہین اور مجھے پہچانتی نہین

جنبش اگر زبان کو ہو یاری جواب
اے چشم اشتیاق کے تاری جواب

سمجھا نہین ہین اب کے اشارے جواب کے
او شاہراہ ہستی کے راہی جواب دے

اکبار تو اوٹھا کے نظر دیکہہ لو مجھے
انکھون سے اپنے خاک بہ دیکہہ لو مجھے

کیون کہل [illegible]
کیا رنگ [illegible] کیا آج [illegible]

وہ تو کہان [illegible]
کیا ہو گئی وہ [illegible]

یہ تو کہو کہ کیسے شتاب [illegible] ارادہ ہے
رخصت تو ہو لو مجھ سے جو جانے کا قصد ہے

کیون جامہ حیات یہ ہستی قبا کیا
او جلد یہ سا شور قیامت بپا کیا

کیون بیوفا یہ عمر کا وعدہ [illegible] کیا
خلوت سرا کی [illegible] کیا

مٹی کا ہو ازل سے یہ بلبل ہی گلشن میں ہے
یوسف فدا ہے یوسف کنعان کفن میں ہے

مہاسنے ہو ہائے چھوڑ کے تنہا کہاں چلے
بہو سے ہو سکی یا دین ای مہربان چلے
جھنڈے تک لگا کے ہی وہ آسمان چلے
کرتے ہو اپنی یاد سے کیوں رائیگان چلے

مرنے سے پہلے مرا جنازہ اوٹھا کے جاو
جانے سے پہلے مجھکو ٹھکانے لگا کے جاو

موت آئی تم کو ای نہیں قضا مجھے
اسے زندگی جواب دی بار خدا مجھے
ای گردش ستمگر خدارا اوٹھا مجھے
ای شوق شرع پہر وہی صورت دکھا مجھے

ہاں صبر اسقدر کہ جہاں تک میں کر سکون
تمنا کا انتظار کہاں تک میں کر سکون

یاد و تپش آپ کا سر ایا غم ہوا
یا ہر لوح صورت صبر و قلم ہوا
مونس تمام عمر کا رنج و الم ہوا
خوش فکر جسکے وصف میں اوستاد ہی ہوا

راحت کدہ تہا دل کہ جو غم آشنا ہوا
ظلمت کا خوش مکان تہا وہ ماتم سرا ہوا

کس کے کہا میں کیا ہی کہاں آئی آگ لگ
اتنا ہی میری نالون نے برسائی آگ لگ

شعلہ رخ لگا دے پھر کہاں دل گیر ہیں — اس وقت ... ماتم ... [illegible]

گلچین چمن کے فکر میں مشغول ہو چکے
نازک بدن کے جسم کے پھول ہو چکے

اک نوجوان ہے کہ مرگ میں ماتم نشین ہو گئے — ایسا ہوا ... جہاں ... [illegible]
پامال درد و یاس و غم یار میں ہوئے — پاتھو انتظار روح ... [illegible]

اے مرگ انتظار کہاں تک شتاب آ
اے موت انتظار کہاں تک شتاب آ

اے شعلہ مرثیہ کے سر غم کہاں تک — پھر ہائے ہائے کر کے ہو روؤں پھر درد و غم کہاں تک
جو راحل ہے نالہ ہے ہم کہاں تلک — بے وقت مرنے والے کا ماتم کہاں تلک

کیا ایک دن ہے جان سے کیجئے واسطے
باقی تمام عمر ہے رو نیکی واسطے

قطعہ تاریخ کتاب منظوم قالع راجکمار وائی آمیر مولوی ... [illegible]
باکمال منشی کیوں کشن صاحب مرحوم متخلص خالص ... [illegible]
سابق راج سوائی جی پور ... [illegible]

ز فکر رسا و طبع موزون	شد ختم تو وصیہ نگارین
ہاتف فرمود از سر خویش	گلدستۂ گلشن مضامین
	١٨٦٥

قطعۂ تاریخ وفات منشی جواہر لال صاحب عم مصنف

شد چو سوی جنان جواہر لال	یادگار گذشتگان چہار
یوم شنبہ بست و ماہ پھاگن بود	کہ ز قالب سپید جان چہار
حیف این مہتم برادر کرد	ختم نام برادران چہار
چو دل را شکستم و گفتم	بی پدر گشتہ خاندان چہار
	١٩٢٨

تاریخ کتخدائی جگت نراین خلف منشی ہر سکھ رائی مالک مطبع کوہ نور

مہر و قمر نشستہ جب ہو گیا	گل سے پہلو سے قمر ہو گیا
دو بنگاہ شمع کے منہ پر نقاب	رخ شب روکش سحر ہو گیا
تخت پہ پیدا ہے شعلہ سے گہا	گل سے ملا وقت سحر ہو گیا
سال یہ ہاتف نے مجھ سے کہا	گلدستۂ نجتئی گہر ہو گیا
	١٩٢٨

التماس ادا شعرای جدید تناسبها و عوالم [illegible]

شیوا بیان نامه جمال شیوه گوی لال [illegible]

به جا شوق نایب فوج ادراج سوای [illegible]

از مشعله کلام شد آگاهی	آرد لب شنید خوش بیاید
زان شعله که [illegible] بچشید	زین شعله شرار تازه بیند

بنام سرو شنید گوید بدستان آفرین گفتار آموز که بگذشت آفریده اش [illegible] نغمه زد —

چون نوای فاخته بشنید بسرو بیدکران نالان را ناز و بیچکید — ای دل [illegible]

زبان گشاده گرفته لب [illegible] بیش داد که در جوش است — [illegible]

باد و بیان چه شرانه [illegible] از سر هلال و خروش — هوشی این بیان [illegible]

از کدامی باده باشد [illegible] این مست هوشیار را چه رود دست داده [illegible]

چنان بی بالد [illegible] راه بی است که بری سگالد — ما امروز نوای [illegible]

و سر وارد و شاهزادگانی و سپرد (ع) دل گواه است [illegible]

آن جهان انگیز [illegible] دیده تنگ و نشر ده [illegible]

های جدا است [illegible] روشنگ تکلیف آرزومند (ع) [illegible]

و لیدا ریگی گفتار ست اشعار کسی را ستایش کردن که گفتار از دودمان است و شیوا ایما
را ادوی با برگرفته ساز ـ سپاس سخن را اوان ز و زبان سخن زاد دوان ـ شنگ عرفی طالب
نوعی سودا و فهم غالب جهان بینشی پژواک آل صاحب شعله تخلص تا
حصاری سرو طا ـ داد دوازده دفتر و سه کتاب شست و نشئی پشتها گردآورد تا بنشر
نامه چون بدینجا رسید سخن دیگر شمه از احوال این دودمان عالیشان نشان
دهاد ایکیه صدق اوی پیر دود قدیم از خانواده اطناب سر کران بهند شعر راست بگویم
دبیروان نه پیشه چیزیست حرفیا است سرودن روش اهرمن است
منشای این تبار باد قارا ز خاک پاک پیشاور است ـ که الحال از مضافات
ریاست پتیالیه است ـ بعد ... کرده از حصار فیروزه بابل ...
دریگستان مرو است ... آباد است ـ و باستانی زمان را ...
باد ـ پیشین گاهان بهائی راجپوتان که از قوم چهریان همی النسل شاهی از
شرف خاندان است که امشگاه بود ـ ازینجا علو شانی و آبا و اجدادش اقتباس شده
شود ـ و چون شاه نشین بود خواندش لوقلمون و روی رو نمود ـ ... قال ال
تاریخ راتقالست نام آور ... حال اولی الابصار ... است از گروش
روزگاران پیام آید ... که ... الوالش ... از نیا ... پیداست

و اهل پارسا که هم گذاشتند و نام نیکو برداشتند [illegible] چون سلطان
محمود غزنوی در سنه [illegible] هجری [illegible] اول لشکر [illegible] هندوستان برای [illegible]
بپیشاور رسید راجه جی پال [illegible] ساخته [illegible]
کارش تمام کرده و هرچه یافت ببرد و لشکر [illegible] هندوستان آرامش [illegible]
پیشین [illegible] بدل کرده و شمار [illegible] قتل [illegible]
وطن را برداشتند [illegible]
بازگشتند [illegible] کسی [illegible] که خواست [illegible] ساختند [illegible]
[illegible] انداخت [illegible]
[illegible] آمد [illegible] برداشتند [illegible] وطن [illegible]
امیر تیمور گورکان با لشکر بی‌شمار [illegible] هندوستان [illegible] ملتان [illegible] نواحی [illegible]
[illegible] گرفت [illegible]
زبان [illegible]
[illegible]
حیوانات [illegible]
یافت [illegible]

[illegible] راجه [illegible] این زبان [illegible] روان

دران وقت [illegible] [illegible]

[illegible] این [illegible] سال [illegible] این [illegible]

[illegible] شاه [illegible]

[illegible] بنیاد [illegible]

از [illegible] سلطان [illegible] شاه [illegible] شیرشاه افغان [illegible] کشور هندوستان [illegible]

[illegible] و [illegible] این [illegible] است — و ایشان [illegible]

[illegible] [illegible] ایشان بود

[illegible] راجه [illegible] که [illegible] راجه [illegible]

[illegible] ایشان [illegible]

[illegible] راجه [illegible] خدمت [illegible]

[illegible]

[illegible] ایشان [illegible] — [illegible] راجه [illegible]

[illegible] ایشان [illegible]

[illegible] راجه [illegible]

سوهن لال پسر رای [illegible] خوشنود [illegible] که [illegible] بهادر والا [illegible]

بود و آغاز روزگار خدمت نظارت فوجداری ضلع حصار را انجام داده [illegible] چنین [illegible]

برافراخت که در سنه ۱۸۳۶ مستر گریم صاحب بهادر جج عدالت ضلع سهارنپور

وی را طلب داشت و بر کار نظارت عدالت دیوانی برگماشت [illegible] حضور [illegible] گماشته

داشت — و ملکی [illegible] لاله [illegible] و هوشمندی سی سال خدمت [illegible]

تحسین بر خود [illegible] و چنین اخلاقی را [illegible] تا این دم [illegible]

آویزهٔ دل است — و بر دعوی ما سبق [illegible] کامل [illegible] ساله خدمت [illegible]

چاکری قدیم الخدمتی که پنشن یافته [illegible] در [illegible] اقامت [illegible]

و به ماه فروری سنه [illegible] عیسوی رخت به خلد برین کشید و روانش [illegible]

و جانش در بهشت جاودان باد — از این [illegible] یادگار [illegible]

مهین پور [illegible] را [illegible] صاحب تخلص خالص [illegible]

نگار بود [illegible] والا [illegible]

[illegible] نام [illegible] اهل [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] الیق [illegible] را روزگاران دل داده [illegible]

بکمالات [illegible] واشناه [illegible]

[illegible]

[illegible] است و طالع را [illegible]

[illegible] زبان پا بجوانی است که [illegible] صفائی و دلکش لامع است و [illegible]

[illegible] الصدق فرمان [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] زبان جبلی نظم و نثر [illegible] زبان است [illegible] روزگار آن [illegible]

[illegible] پنجاب چون [illegible] فرمان روایان انگلشیه [illegible]

[illegible] لاهور [illegible] گشت [illegible] خدمت سررشته داری [illegible]

دیوانی و فوجداری [illegible] ترقی [illegible] همین سال [illegible] راولپندی و کوه مری [illegible]

[illegible] الور [illegible] شعر [illegible] نمود [illegible]

[illegible] زبان [illegible]

[illegible] انگلشیه [illegible]

شیردالی [illegible] خود [illegible]

و دیگر [illegible] و در ساه [illegible] به سالها [illegible]

رای سوهن لال صاحب [illegible] صاحب [illegible]

[illegible] بود رفت - و بازرسته [illegible] رونق داد [illegible]

فهمی و قابلیت و افزون [illegible] خود را به نظر [illegible] و سرمایه [illegible] بسیار پیدا کرده [illegible]

اهل و الوس [illegible] مرحبا [illegible] - [illegible] و قابلی [illegible]

[illegible] و [illegible] بسر خود - و [illegible]

پیوست - و [illegible] - [illegible]

است که [illegible] زمان دوران و گردش گردون [illegible]

کامران [illegible] - [illegible] نیکوی [illegible]

فرمان فرمایان [illegible] - اکنون [illegible]

[illegible] است - [illegible]

[illegible]

خصال منشی [illegible] لال صاحب [illegible] الشعرا [illegible]

[illegible] است [illegible] سرمایه [illegible]

به پیرایهٔ اشعار آبدار است — درباره او این پاره اساتذه منش و دادی سخنها بلکه بی تواتر

و صیت الامی تشنه او بوده المبارک چهره ببرید اسرار السرو سهار بخود شتافت هستی در بحر نگرفت

به قبضهٔ خلوص زمانه عیش لذتها سپری ایدون از عمر گرامی از جنس شصت و سه سال

است — و صیت را سر نوشته سپرده دولت جمال است — باشد بالا و اوسط اندام

سرافرازی تن و گندمی رنگ دارم نتیجه بهشتی رو — رنگین طبع و بیاران خوش شیرین سخن

حلیم زبان — صحیح زمین شیدا بیان — غمگساران افسرده دلان را بلطافت ظرافت بخنده

آورد — فرخنده گوهر قلزم معنی را شناور — تا اوایل رسیدن بسن زندگانی

بتحصیل پارسی زبان شوق غالب بود تکمیل کمالات را طالب — و در اوان پنج سال

بطرف شاهی لطافت نهاد و موزونی طبع خدا داد رسیده سخن سنجی و نکته گویی قدم نهاد —

بیشتر چون شوق او بود کوشش اشعار اسما فرسود — اما از آنجا که این درد دل و سوز جگر

الشمس فی [illegible] الیه بوده مستور ماند — و جمال لیلای معنی و سلمای سخن را حجله دل کاغذی

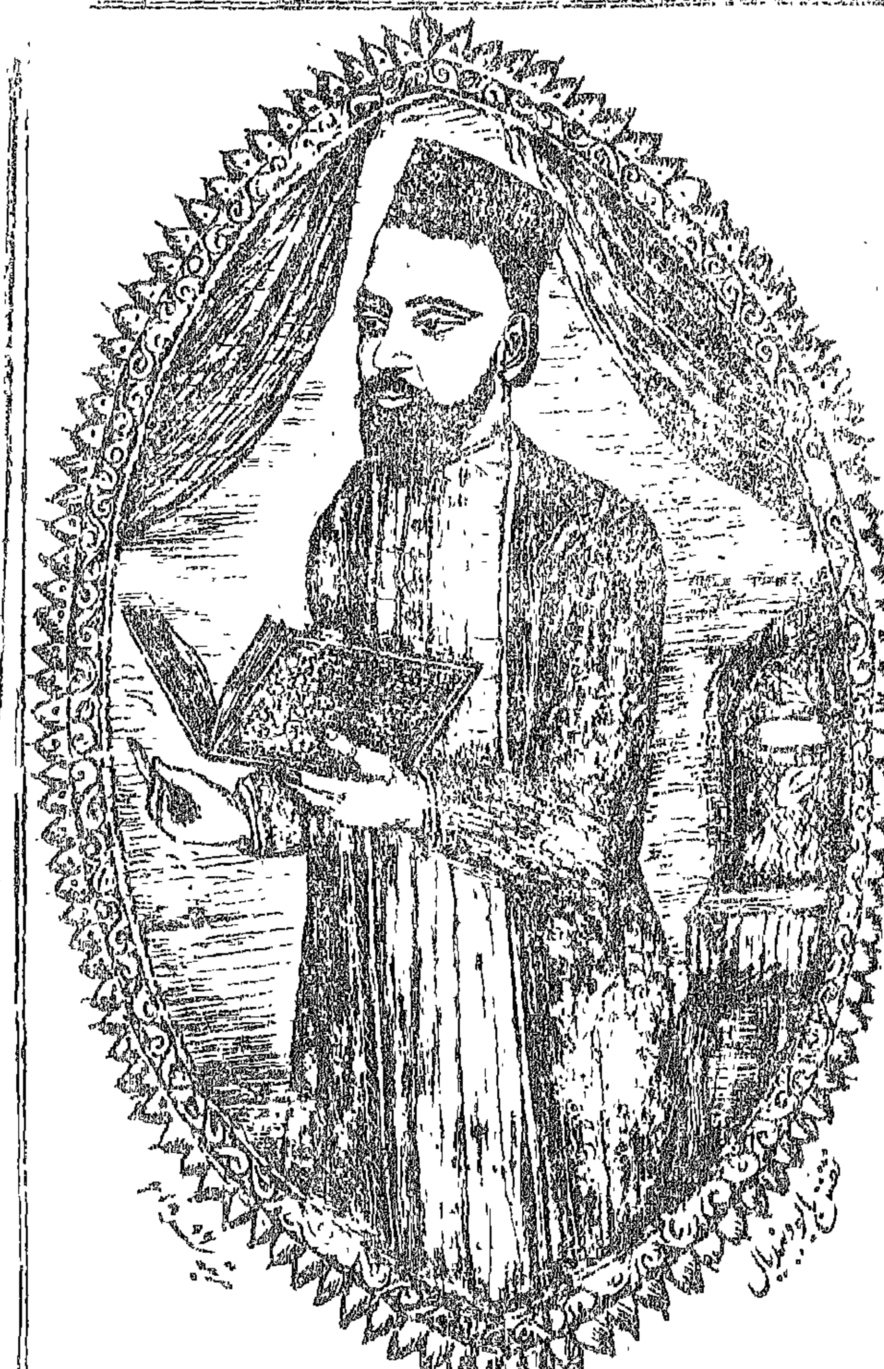
نقاب مستور ماند — تا کمر جلوه حسن پرده گیان معنی برملا افتاد — صاحب نظران بنظر

[illegible] بگریستند — و بیدرد مردان خون از دیده بگریستند — از آن [illegible] مرحمت آباد و افزود

[illegible] از زبان آن [illegible] شاعره که [illegible] بود

[illegible] از زبان او [illegible] کامل [illegible] طبع با دلیلای قابل

[illegible]



[illegible] | [illegible]

و با شیوائی زبان اصلاح سخن را شعر جلالی طبع او و نگارش او را [illegible] اما [illegible]
سخن از طبع صاحب طبع بلند شی بال کند به عبیر کالسیوه شاگرد [illegible]
به عبیر استنساخ سخن از فخر دهلی میرزا نوشته غالب بوده و دو سال [illegible]
سهیا شیوه متعلم ازان حضرت کمالات ابوطالب بود ازان از [illegible]
سکندر آبادی که به فن شاعری طوطی رشک [illegible] بود [illegible]
آه ازان بخت بیگم باکه او مشق سخن از کسی یادگار بود و [illegible] از میان [illegible]
دیر [illegible] علی گده تبدیل شد [illegible] به دست عمل سرکاری [illegible]
پس از کامیابی امتحان وکالت اکنون عهد [illegible] دیوانی را طراز است و [illegible]
روزگاران فصل خصوصیات را از وی بزرگ ساز آزادانه روش و لطافت [illegible] شعر
چنانکه طبع را شعر و سخن را میل داشته همچنین بالیستگی [illegible] شایستگی [illegible]
قوی با هم [illegible] از آغاز تقریر [illegible] علی گده [illegible]
[illegible] خواندم آمرزم [illegible]
دیوانی که تازه چاپ شده [illegible] تحریر تقریظ [illegible] است [illegible]
[illegible] مسطور است [illegible]
کمال [illegible]

رنج [illegible] آید - [illegible] کلام و انواع سخن [illegible] حاصل - و دعوی سخن [illegible]
و جادو نوائی پیش او باطل - با شراح طرز سخن گذاران دهلی و لکهنؤ معنوی [illegible]
داد - و سود [illegible] سخن را [illegible] جان نواز و پیش [illegible] پیشینیان اگرچه
[illegible] گوئی [illegible] آن [illegible] سبب [illegible] بخش خداداد که
[illegible] از اسلاف [illegible] که و پیر مانده
از [illegible] کهن [illegible] دیگر در نظم اردو ترجمه [illegible] اسکندر [illegible] ست
[illegible] از زبان [illegible] آن جادو بیان [illegible] است - و غلغله رنگینی و سحر
[illegible] عالم [illegible] دلفریب [illegible] جلوه گر
خواهد [illegible] برق [illegible] خواهد [illegible]
[illegible] تاریخ طبع
دیوان [illegible]

قطعه تاریخ

[illegible] دیوان [illegible]	[illegible] شعله شد
از [illegible] دل [illegible]	[illegible] جوش صفات شعله شد
[illegible]	از دود [illegible] شعله شد

ہوئی تھی کہ وہ الفاظ او ہیں

گفت عاشق از پی تاریخ طبع
انطباع کلیات شعلہ شد

۱۳ ۳

قطعہ تاریخ

گر بہ بینی گوہر نطق خوش آب — ایں زبان خوش بیان شعلہ بین
دل ببرد از دست و دست از کار دل — جادو بیانی زبان شعلہ بین
بشگفاند دل چو گلزار خلیل — سحر کاری عیان شعلہ بین
دل چہ بندی باکسی باغ بہشت — نوبہار گلستان شعلہ بین

سال طبعش عاشق دلدادہ گفت
ایں جادوئی ارمغان شعلہ بین

۱۳ ۸۶

قطعہ تاریخ طبع از نتائج افکار برگزیدہ روزگار سخن سنج شعر سنج زبان دان منشی امام سہائی صاحب متخلص بہ تسلیم دہلوی کے کلام بہار و شعلہ رد القلوب

حضرت شعلہ کا کیا دیوان چھپا — محو ہے ہر شاعر نازک خیال

پیر فلک ناظر سخن [illegible] شعر انتخاب — [illegible] ہے ابھی [illegible] کمال

پھر کوئی مجنس ہے ہمانا یاب [illegible] — پھر وہ دولت ہے نہیں جسکو زوال

حرف کہوں کیا بجز لفظ سکوت — بات جو منہ سے کہیں کیا مجال

الغرض [illegible] — تھا وہ دو رسا [illegible] فرخندہ فال

جب [illegible] تاریخ [illegible] — سوچی [illegible] میں لکھوں تاریخ سال

آئی ہاتف کی ندا [illegible] ہے — [illegible] العجائب مطبوع بے مثال

قطعۂ تاریخ طبع [illegible] تاریخ [illegible] از سخن طراز منشی جمنا پرشاد صاحب متخلص عیش تلمیذ جناب شعلہ

عیش اوستاد کا چھپا دیوان — [illegible] کریم مرحبا ہے اب

[illegible] کلام — خود سخن ہی سخن سرا ہے اب

[illegible] کہہ نہیں سکتا — آئینہ صورت آشنا ہے اب

[illegible] ہوں [illegible] اور [illegible] — بوستان سخن کھلا ہے اب

قطعۂ تاریخ طبع [illegible] از طبع نادر خیال منشی نند لال صاحب [illegible] سہا بیخود تلمیذ جناب شعلہ

چھپوا جو دیوان سخن نسیم نے با اہتمام
آئی ندائے ہاتف یوں اس طرح کہہ

[illegible]
[illegible] صاحب [illegible]
۱۳۰۳ [illegible]

قطعۂ تاریخ طبع نازک خیال الاستاد سوہن رام صاحب

متخلص قمر منصرم بندوبست ضلع لدھیانہ پنجاب مدظلہ

اک مدت سے تھی ہر اہل سخن کی آرزو
فکر سال طبع تھی مجھکو کہ ملہم نے کہا

چھپ چکا استاد کا دیوان [illegible]
[illegible] سر اندیشہ لکھ [illegible] باغ
[illegible]

قطعۂ تاریخ طبع من نتائج افکار سخن سنج جادو بیان

منشی رام نرائن صاحب متخلص بہ شفیق تلمیذ رشید

قیس سلمہ تولوی

حضرت قیس نے چھپوایا جب اپنا کلام
[illegible] سال طبع یوں اس طرح لکھا شفیق

[illegible]
[illegible]

قطعہ تاریخ از ... منشی ... شیو ... صاحب ... متخلص بہ ... کاکوروی ... مختار ضلع لکھنؤ

شعلہ جو دیوان شعلہ طبع کا چھپا	از پئے سال اس کے ... تحقیق ندید
قطعہ اس کا از ... نظم ... گفتن	گفت دیوان شعلہ طبع جدید
	۱۳۰۳ ہجری

قطعہ تاریخ طبع از فکر رسا منشی احمد ... صاحب مختار کاکوروی علیگڈھ

کیا چھپا دیوان شعلہ طرز جدید	از ... انتخاب ... خوش گفتار
بہر سال ... ہاتف نے کہا عجب	سرورق دیوان کا ہے غیرت گلزار
	۱۳۰۶

قطعہ تاریخ طبع از نتائج فکر لالہ کرشن ... صاحب متخلص بہ معشوق

طبع ... ہوا دیوان ... کہا	فکر تاریخ کے واسطے ... حیران
یار ... معشوق	خسرو ملک سخن کا چھپا عمدہ دیوان
	۱۳۰۶

[illegible]

صاحب دیوان رئیس علیگڈھ [illegible]

حمد و سپاس اوس آفریں کو ہے کہ جسنے گلشن بہار سے موزون طبیعتوں کی خیابان
[illegible] کو سراپا عجب [illegible] گل و رنگ [illegible]
عروض کی چمن روش سے [illegible] رنگین [illegible]
[illegible] بیان خوش الحان [illegible]
میں رنگین [illegible] اور ثنا [illegible] دیوان [illegible]
[illegible]
دیوان سخن سنج اوستاد سخن [illegible]
علیگڈھ حلیم طبع [illegible]
[illegible] گلشن جمال کا نظارہ کیا [illegible]
محبوب کی مانند انتخاب جو غزل کی شوخی میں غزال [illegible]
چمن [illegible] مصرعہ رباعی کا [illegible] دوست کو ذکر [illegible]
[illegible] رباعی کی متانت [illegible]

اوسپر بنا روداوات ہیں وفور حسن بلاغت ہین یا بالقول شخصے شنیدہ کے
بود مانند دیدہ میری کہنے کی تصدیق دیکھنے سے مردم دیدہ خود کرلینگے ـ
مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار گوید ـ سچ تو یہ ہے کہ یہ مصنف دیوان اپنے
زمانہ کا لاجواب ہے محاورات روزمرہ شستہ و صاف و مضامین بیہودہ سے مبرا و سخن
ہین آئینہ کی طرح شفاف مصنف کا فوٹوگراف ہی قابل دید ہے خدا
و نہال قامت مصنف و دیوان کو بور اقتدار اوتارے غالب ہے کہ طالبان
رنگین طبع اس نسخہ شربت دینار کو تفریح خاطر کے لیے برگ حنا کی طرح ہاتھون
ہاتھ لینگے اور ناظرین نکتہ بین اس سواد سویدا کو بصد میل طبع آنکھون
سے لگا لینگے چہ قدر توصیف اوسکی ہو کم ہے گویا حرف حرف جادو رقم
اسی خیال مین تہا کہ ایک غیب سے صدائے صد تحسین آئی و تاریخ حلیم
علامہ نے اپنی زبان سے فرمائی ـــ

قطعہ تاریخ

شکر دیوان حضرت شعلہ	ہوا مرغوب طبع خاص و عام
سر الہام سے یہ آئی ندا	بشنو لکھدو بہار باغ کلام
	۱۳۰۰

قطعه تاریخ طبع از فکر شاعر خوش [illegible]

خوب او عمده چھپا ہے کیا کلام خوش خیال	شعر [illegible]
مصرعۂ تاریخ ہجری لکھو مجنوں اس طرح	شعر [illegible]

خاتمة الطبع

[illegible] که خاطر میخواست آمد آخر [illegible]
هزاران هزار سپاس بدرگاه ناظم عالم موجودات و شکر [illegible]
[illegible] بایام خجسته التیام کلیات شعرای [illegible]
شاعر سخن سنج نازک خیال [illegible] سودا [illegible]
[illegible] گلستان سخن بلبل [illegible]
باده پیمای انجمن تحقیق و [illegible]
[illegible] اشتمال جناب منشی [illegible]
[illegible]
[illegible]
مطبع [illegible] باهتمام
منشی [illegible]
تاریخ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]